SENATE OF PAKISTAN

SENATE DEBATES

Tuesday, December 22, 1992

The Senate of Pakistan met in the Senate Hall (Parliament House) Islamabad, at fifteen minutes after four of the clock in the evening, with Mr. Chairman (Mr. Wasim Sajjad) in the Chair.

Recitation from the Holy Quran

بسم اللّٰہ الرحمان الرحیم

وما خلقنا السموات والارض وما بینھما الا بالحق ط وان
الساعۃ لاتیۃ فاصفح الصفح الجمیل O

ترجمہ : ہم نے آسمان اور زمین کو اور جو مخلوقات اس میں ہیں اس کو تدبیر کے ساتھ پیدا کیا ہے اور قیامت تو ضرور آ کر رہے گی تو تم ان لوگوں سے اچھی طرح سے درگذر کرو۔

QUESTIONS AND ANSWERS

جناب چیئرمین : (وقفہ سوالات) سوال نمبر 1 جناب عبدالرحمٰن جمالی -

*1. Mr. Abdur Rehman Jamali: Will the Minister for Defence be pleased to state whether there is any proposal under

SENATE OF PAKISTAN

SENATE DEBATES

Tuesday, December 22, 1992

The Senate of Pakistan met in the Senate Hall (Parliament House) Islamabad, at fifteen minutes after four of the clock in the evening, with Mr. Chairman (Mr. Wasim Sajjad) in the Chair.

Recitation from the Holy Quran

بسم اللّٰہ الرحمان الرحیم

وما خلقنا السموات والارض وما بینھما الا بالحق ط وان
الساعۃ لاتیۃ فاصفح الصفح الجمیل O

ترجمہ : ہم نے آسمان اور زمین کو اور جو مخلوقات اس میں ہیں اس کو تدبیر کے ساتھ پیدا کیا ہے اور قیامت تو ضرور آ کر رہے گی تو تم ان لوگوں سے اچھی طرح سے درگذر کرو۔

QUESTIONS AND ANSWERS

جناب چیئرمین : (وقفہ سوالات) سوال نمبر 1 جناب عبدالرحمٰن جمالی -

*1. Mr. Abdur Rehman Jamali: Will the Minister for Defence be pleased to state whether there is any proposal under

consideration of the Government to re-start Boeing service for Sukkur, if not its reasons?

Syed Ghous Ali Shah: PIA is presently operating three flights per week with Boeing 737-300 aircraft between Karachi and Sukkur. PIA has plans to increase the frequency to 7 flights per week with effect from March 1993 and also provide link up with Lahore and Islamabad as per details given below:-

Karachi-Sukkur-Karachi	4 flights per week
Karachi-Sukkur-Lahore-Islamabad	3 flights per week

جناب چیئرمین : ضمنی سوال -

سید فصیح اقبال : جناب والا ! جس وقت وزیر اعظم صاحب نے سکھر کا دورہ کیا تھا تو انہوں نے یہ ڈائریکٹو جاری کیا تھا کہ سکھر میں یونگ سروس دوبارہ شروع کی جائے- آیا اس ڈائریکٹو پر عمل درآمد شروع ہو گیا ہے یا نہیں ؟

جناب چیئرمین : غوث علی شاہ صاحب تشریف نہیں رکھتے، ان کی طرف سے کون جواب دے رہا ہے -

سید فصیح اقبال : جناب والا ! سوالوں کے ساتھ پھر وہی بے اعتنائی برتی جا رہی ہے -

جناب چیئرمین : جناب لیڈر آف دی ہاؤس بتائیں کہ غوث علی شاہ صاحب کدھر ہیں ؟

جناب محمد علی خان : جناب والا! آج سینٹ اور نیشنل اسمبلی دونوں کے اجلاس ہو رہے ہیں-

سید فصیح اقبال: جناب والا ! جب صدر صاحب کی تقریر ہوگئی تھی تو پھر انہیں آجانا چاہیئے تھا ....

جناب چیئرمین : ان کے پیچھے آدمی بھیجیں ، اگر دو سیشن ہو بھی گئے تھے پھر بھی انہیں آنا چاہیئے تھا ، اگر ادھر اجلاس ہو رہا ہو تو اس کا یہ مطلب نہیں کہ ادھر ذمہ داری نہیں ہے - اگر دونوں طرف اجلاس تھا تو پھر بھی انہیں اس کا انتظام کرنا چاہیئے تھا - ان کے پیچھے آدمی بھیجیں - لہٰذا ان کے آنے تک اس سوال کو موخر کیا جاتا ہے - (سوال نمبر 1 ، موخر کیا گیا)

جناب چیئرمین : سوال نمبر 2 ، جناب اقبال حیدر صاحب -

*2. **Syed Iqbal Haider:** Will the Minister for Information and Broadcasting be pleased to state:

(a) the total amount paid or to be paid by Network Television Marketing (NTM) to Shalimar Television Marketing (STM) or to Government under their existing contract; and

(b) whether it is a fact that the contract with Network Television Marketing (NTM) is being further extended for a period of 3 years without inviting open bids, if so, the basic terms and conditions and the amount on which this contract is being renewed?

Mian Abdul Sattar Laleka: (a) The total amount to be paid by Network Television Marketing (Pvt.) Limited to STN/Shalimar Recording Company Limited is Rs. 288,000,000.00 for the three years of contract.

(b) Yes, it is a fact that the contract for 3 years with NTM

has been extended from 1st November, 1992 which will expire on 31st October, 1995 for the three stations at Islamabad, Karachi and Lahore.No open bids were invited as the Board of Directors of Shalimar Recording Company Limited did not consider it advisable in the business interests of the Company. The contract has been finalized on the following basic terms and conditions:-

(i) Contract shall be valid for a period of 3 years with effect from 1st November, 1992.

(ii) NTM would be responsible for providing the programmes for the entire transmission for which they will bear the cost.

(iii) The amount of Rs. 8 million shall be paid by NTM in advance on the 1st of every month.

(iv) The amount on which new contract has been finalized is 33% more than the previous amount, i.e. from Rs. 72 Million to Rs. 96 Million per annum.

جناب چیئرمین : ضمنی سوال ؟ کوئی نہیں - اگلا سوال نمبر 3 ڈیفر کیا جاتا ہے- سوال نمبر -4

جناب چیئرمین: سوال نمبر 4 میر عبدالجبار صاحب- چوہدری عبدالغفور صاحب ! آپ کے ڈیفنس منسٹر کدھر ہیں ؟

چوہدری عبدالغفور: جناب والا آج قومی اسمبلی کا بھی اجلاس ہو رہا ہے-----

جناب چیئرمین: وہ کبھی بھی ایوان میں موجود نہیں ہوتے-

چوہدری عبدالغفور : جناب والا ! اس سوال کو آپ ڈیفر کر دیں - ابھی چوہدری امیر حسین صاحب آ رہے ہیں وہ اس کا جواب دیں گے -

جناب چیئرمین : ٹھیک ہے - (سوال نمبر 4 کو ڈیفر کر دیا گیا)

میر عبدالجبار : جناب والا ! میرے خیال میں محترم وزیر ریلوے بلور صاحب بھی تشریف نہیں رکھتے -

جناب چیئرمین : بلور صاحب کی جانب سے کون جواب دے گا ؟

میر عبدالجبار : جناب والا ! آج صدر محترم نے بھی اپنی تقریر میں ارشاد فرمایا ہے کہ وزرا صاحبان کی پارلیمنٹ ہاؤسز سے غیر حاضری ہے وہ اس طرف توجہ فرمائیں ان کے لئے کیا یہی بات کافی نہیں تھی اور انہیں کم از کم آج تو موجود ہونا چاہیئے تھا لیکن متعلقہ وزرا صاحبان آج بھی موجود نہیں ہیں تو میں اب ضمنی سوال کس سے کروں -

جناب چیئرمین : بلور صاحب کی جانب سے کون بولے گا ؟

چوہدری عبدالغفور : دراصل اس وقت نیشنل اسمبلی کا اجلاس ہو رہا ہے -

جناب چیئرمین: دیکھیں کہ اگر ان کی آج نیشنل اسمبلی میں مصروفیت تھی تو وہ کسی اور سے گزارش کر لیتے کہ میری طرف سے جواب دے دیں یا پھر انہیں خود یہاں موجود ہونا چاہیئے تھا - اگر آپ کہتے ہیں تو گمشدگی کا اشتہار دیا جائے کہ دو وزیر غائب ہوگئے ہیں -

جناب عالم علی لالیکا : جناب والا ! مجھے تو یہی بات سنتے ہوئے آج پانچواں سال ہو گیا ہے اور اس بات پر کوئی حتمی فیصلہ نہیں ہو سکا اور مجھ جیسے کم عقل آدمی کا بھی یہ خیال ہے کہ ایک وقت میں دونوں اجلاس نہیں بلانے چاہیئیں - وزرا کتنے بھی اہل ہوں ، کتنے بھی مستعد ہوں ، کتنے بھی چوکس ہوں ، کتنے بھی مقنن ہوں ، دونوں ایوانوں کو بیک وقت اٹینڈ نہیں کر سکتے - یہ بات ناممکن ہے اس بات پر ایک فیصلہ بھی کر لیا گیا

تھا - ایک سوچ سامنے آ گئی تھی - ایک بات دماغ میں آ گئی تھی کہ دونوں ایوانوں کو اکٹھا بلانا مناسب نہیں، نا معلوم کونسی حکمت ہے ، کونسی مصلحت ہے ، کونسا ایسا بڑا فلسفہ ہے جس کو ہم ابھی تک طے نہیں کرسکے ہیں ، کونسی ایسی مصیبت ہے جو ہم سے حل نہیں ہو رہی ، کونسا ایسا سمندر ہے جس سے ہم گذر نہیں سکتے -

جناب چیئرمین : میں یہ کہوں گا کہ یہ ناممکن نہیں مشکل ضرور ہے لیکن اگر کوئی وزیر مصروف ہے تو وہ اپنے کسی اور دوست سے گزارش کرلے کہ میرے سوالات آپ ہینڈل کرلیں

جناب عالم علی لالیکا : اس میں پھر وہی بات آ جاتی ہے کہ وزیر متعلقہ کو ادھر سے بھی سوالات کی بوچھاڑ ہو جاتی ہے - اس نے جوابات کی تیاری کرنی ہوتی ہے اگرتو ہاں ، ناں میں جواب دینا ہے تو پھر تو بڑی آسان بات ہے اگر تیاری کرکے جواب دینا ہے تو پھر یہ نا ممکن ہے -

جناب چیئرمین : لالیکا صاحب یہ بھی تو ہو سکتا ہے کہ اگر آپس میں کو آرڈینیشن کر لی جائے - آج جن منسٹریوں کے سوالات ادھر ہیں تو اس طرف کوئی اور منسٹرز رکھ دی جائیں - اگر چوہدری صاحب ادھر مصروف ہیں تو پھر بلور صاحب ادھر کام کریں - ایک ہی بات ہے -

جناب عالم علی لالیکا : یہ میرے اپنے شعور سے بلند تر ہے - اگر آپ کروا لیں تو بڑی اچھی بات ہے -

جناب چیئرمین : یہ تو گورنمنٹ کا کام ہے کہ اس چیز کو کوارڈینیٹ کرے - یہ مشکل ہے لیکن ناممکن نہیں - ہوسکتا ہے - جی جناب جبار صاحب-

میر عبدالجبار : یہ بڑی آسان چیز ہے سر - آپ متعلقہ محکموں کے ایام مختص کرتے ہیں اور اسی طرح غالباً نیشنل اسمبلی مختص کرتی ہے اور غالباً دونوں کی کوآرڈینیشن سے ہوتے ہیں - تو جس دن یہاں سوالات کے جوابات دینے ہوتے ہوں تو اس دن وہاں نہ ہوں - ہمارے جو سوالات یہاں ہو رہے ہیں وہاں نہیں ہیں -

جناب چیئرمین : اس میں دیکھیں اب منسٹریز ہیں - اگر پانچ یا آٹھ منسٹریز کے ادھر ہیں تو ان وزارتوں کے سوالات ادھر نہ ہوں کسی اور کے ہو جائیں - اس کے بعد آ جاتے ہیں پریولج موشنز - پریولج موشن میں آپ جانتے ہیں کہ ایک وزیر ، جو کہ ٹیکنیکل ہوتا ہے ، ایک وزیر اسے ہینڈل کر سکتا - اس کے بعد ایڈجرنمنٹ موشنز آ جاتے ہیں - ایڈجرنمنٹ موشنز بھی جس کے متعلقہ ہوں گے ، وہ ہینڈل کرے گا باقی وہاں پر کام کریں گے - کوئی مشکل نہیں ہے - ایسی بات نہیں ہے - کوآرڈینیشن کی بات ہے - کوآرڈینیشن ہو جائے تو ہو سکتا ہے -

جناب بوستان علی ہوتھی : میں جناب آنریبل چیئرمین سے پوچھوں گا کہ اگر یہ بات طے کر لی جائے کہ صبح قومی اسمبلی ہو تو شام کو سینٹ ہو گی - سینٹ صبح ہو گی تو شام کو قومی اسمبلی ، تو اس میں کیا قباحت ہے؟

جناب چیئرمین : یہ بھی ہو سکتا ہے - کوآرڈینیشن کی بس ضرورت ہے -

جناب بوستان علی ہوتھی : جناب یہ وزرا حضرات بیٹھے ہوئے ہیں ان سے پوچھیں ناں-

جناب چیئرمین : تو بہرحال بلور صاحب کا سوال بھی ڈیفر کرتے ہیں - آ جائیں گے تو پھر دیکھیں گے- next پوچھ لیتے ہیں -

حافظ حسین احمد : جناب چیئرمین! گزارش یہ ہے کہ یہ جو ابھی کہہ رہے ہیں کہ مصیبت ہے - لیکن گزشتہ اجلاس میں بھی تو ہمارا یہی حشر تھا - اس وقت کون سا قومی اسمبلی کا اجلاس ہو رہا تھا -

جناب چیئرمین : صحیح ہے جی - چلیں نمبر 6 پوچھ لیں - یہ منسٹر صاحب موجود ہیں - میر عبدالجبار صاحب -

*6. **Mir Abdul Jabbar:** Will the Minister for Information and Broadcasting be pleased to state:

(a) whether it is a fact that during his visit to Quetta Press Club the Minister announced a special grant of one hundred thousand rupees to the Club with promise to increase the same by 100% later; if so,

(b) whether the grant has been paid to the Club?

Mian Abdul Sattar Laleka: (a) Yes. During his visit to Quetta Press Club in November, 1991, the Minister announced a special grant of Rs. 100,000 to the Club. There was no promise or commitment to increase the annual grant by 100%.

(b) The payment of special grant of Rs. 100,000 was made on 9-4-1992.

جناب چیئرمین : ضمنی سوال؟

میر عبدالجبار : جناب، جناب وزیر صاحب نے جواب تو بہت ہی معقول دیا ہے - غالباً پانچ ماہ قبل جب میرا سوال آیا تھا اس کے بعد غالباً یہ ادائیگی کی گئی تھی - کیا میرا اندازہ صحیح ہے -

جناب لالیکا صاحب! میں وزیر صاحب سے پوچھوں گا کہ رقم کی ادائیگی میرے سوال کے بعد کی گئی تھی؟

جناب چیئرمین : انفارمیشن منسٹر -

جناب عبدالستار لالیکا : ان کے اس سوال کا ادائیگی سے کوئی تعلق نہیں ہے جی - یہ گورنمنٹ کی ایک کمٹمنٹ تھی اور ہم نے اسے پیسے بھجوا دیئے -

میر عبدالجبار : جناب ادائیگی نہیں ہوئی تھی ، تب ہی سوال کیا گیا تھا -

جناب چیئرمین : بہرحال فائدہ ہو گیا - اب ادائیگی ہو گئی - جناب ہوتھی صاحب-

جناب بوستان علی ہوتھی : جناب سپلیمنٹری یہ ہے کہ وہاں جا کر منسٹر صاحب نے سو فی صد گرانٹ بڑھانے کا وعدہ کیا تھا - وہ بڑھائی یا بڑھانے کا ارادہ ہے؟

جناب چیئرمین : جی جناب -

جناب عبدالستار لالیکا : جناب پریس کلب کے لئے ، منسٹری آف انفارمیشن کے پاس کل 26 ہزار روپے کی گرانٹ ہوتی ہے - سارے پریس کلبز کے لئے - تو ناممکن ہے سو فی صد گرانٹ بڑھانا - اس لئے ہم نے انہیں ون ٹائم گرانٹ کے ایک لاکھ روپے دیئے ہیں -

جناب چیئرمین : شکریہ جی - اب بلور صاحب آ گئے ہیں - سوال نمبر 4 ہے میر عبدالجبار صاحب کا - اس پر آپ سپلیمنٹری پوچھنا چاہیں گے-

میر عبدالجبار : جی جناب! گزارش یہ ہے کہ جب روس کا بحران ہوا اور روس شکست و ریخت کے عمل سے گزرا تو اس وقت یہ وہاں کی مسلمان ریاستیں بھی آزاد ہوئیں- تو ان دنوں عجیب و غریب باتیں سننے میں آ رہی تھیں مشرق وسطیٰ کے مسلمانوں کے بارے میں جو عجیب و غریب ، ہمارے ارباب اقتدار کے ٹی وی پر اور اخبارات میں بیانات آ رہے تھے کہ ہم وہاں پر ریلوے لائن بچھائیں گے، ان کے ساتھ ثقافتی اور تجارتی تعلقات قائم کریں گے ، ہم وہاں جائیں گے اور ان کو یہاں بلائیں گے اور ایک مربوط مواصلاتی نظام قائم کریں گے - ان دنوں کے اخبارات بھرے پڑے ہیں ایسی خبروں سے - کیا اب بھی ایسی کوئی بات ہے، پروگرام ہے ؟ اب وزیر صاحب نے نفی میں معلوم نہیں جواب کیوں دیا ہے؟

جناب چیئرمین : ریلوے منسٹر -

حاجی غلام احمد بلور : میرے خیال میں اس وقت یہ بات نہیں کہی گئی تھی کہ ہم ریلوے لائن بچھائیں گے - انہوں نے صرف قازقستان کا پوچھا ہے - قازقستان کے ساتھ پاکستان کی کوئی سرحد نہیں ملتی - پہلے افغانستان ہے - افغانستان کے بعد ازبکستان ہے ،

ازبکستان کے بعد قازقستان آئے گا یا ادھر سے جائیں گے تو ترکمانستان سے نکل کر - تو پہلے تو افغانستان تک ریلوے لائن بنے گی پھر ازبکستان آئے گا پھر قازقستان تک جائے گا - تو اس میں جب تک سب لوگ انٹرسٹڈ نہ ہوں اور سب لوگ ملیں ناں تو بہت بڑے اخراجات ہیں - اس کے لئے بھی فیصلہ نہیں ہوا نہ کوئی ایسی بات ہوئی ہے - تو ایسا کوئی مسئلہ نہیں ہے - نہ کوئی اخبار میں ہم نے ایسا بیان دیا ہے کہ ہم قازقستان ریلوے لائن لے کر جا رہے ہیں - ایسی کوئی بات نہیں ہے -

جناب چیئرمین : جی جناب -

میر عبدالجبار : جناب چیئرمین ! اخبارات میں یہ واضح طور پر آیا کہ تاشقند اور ازبکستان کو ملانے کے لئے وہاں تک ریلوے لائن بچھائی جائے گی - اس کے بارے میں کیا فرماتے ہیں ؟ افغانستان تو بعد کی بات ہے - اس وقت بھی ہم وہاں گئے تھے، وہاں جا کر شکرانے کے نوافل پڑھے اور فاتح کابل بنے - میں عرض کرتا ہوں کہ اس وقت یہ کہا گیا تھا کہ تاشقند تک بھی ہماری ریلوے لائن بچھے گی - اس کے بارے میں کیا فرماتے ہیں ؟

جناب چیئرمین : جی جناب بلور صاحب -

حاجی غلام احمد بلور:یہ مسئلہ سیاسی طریقے سے ڈسکس کریں تو الگ بات ہے۔ یہ تو کوئی ایسی بات نہیں ہے۔ ابھی تک تو ہماری ریلوے لائن اپنے ملک سے باہر افغانستان میں بھی نہیں ہے۔ پہلے افغانستان میں بنے گی پھر اس کے بعد ترکمانستان، قازقستان تو کہیں چوتھے نمبر پر آئے گا جی۔

جناب چیئرمین: فی الحال کوئی پروپوزل نہیں ہے۔

حاجی غلام احمد بلور : یہ ایک اکنامک ایشو ہے - اس میں کوئی پولیٹیکل مسئلہ نہیں ہے -

میر عبدالجبار : ایسی کوئی پروپوزل ہے جناب ؟

حاجی غلام احمد بلور : ایسی کوئی پروپوزل نہیں ہے - وہ تو میں نے پہلے ہی

کہہ دیا -

میر عبدالجبار : کسی بھی ملک کے ساتھ ملانے کی کوئی پروپوزل حکومت کے زیر غور نہیں ہے ؟

حاجی غلام احمد بلور : ایران کے ساتھ تو ہماری ہے - افغانستان کے ساتھ بات ہوئی لیکن قازقستان کے ساتھ ابھی کوئی بات نہیں ہوئی -

میر عبدالجبار : اس وقت کے اخبارات لائے جائیں تو پھر کیا جواب دیں گے جناب -

حاجی غلام احمد بلور : لے آئیں ، پھر بات کر لیں گے -

جناب چیئرمین : Next question جی نمبر 7 سہراب خان کھوسو صاحب -

*7. Mir Sohrab Khan Khosa (on his behalf): Will the Minister for Interior be pleased to state :

(a) the number of persons recruited in F.I.A. from December, 1990 to November, 1992 indicating also their grade-wise breakup and the procedure of recruitment; and

(b) the number of persons belonging to the Province of Balochistan so recruited indicating also their names, place of domicile and addresses?

Ch. Shujaat Hussain:

(a) (i) During December, 1990 to November, 1992 three persons were recruited.

(ii) Grade-wise breakup is as under :-

(1)	Director (BPS-20)	=	1
(2)	Inspector *ad-hoc* (BPS-16)	=	1
(3)	A.S.I. *ad-hoc*. (BPS-9)	=	1

(iii) Procedure of recruitment is at Annexure 'A'.

(b) Nil.

Subject:--PROCEDURE OF RECRUITMENT

The posts in FIA are filled in accordance with the following methods/criteria prescribed in Rule-3 of FIA (Appointment, Promotion and Transfer) Rules, 1975:-

(a) By promotion of eligible persons serving in the Agency on regular basis in the lower ranks.

(b) By direct recruitment departmentally or through Federal Public Service Commission, as the case may be.

(c) By transfer on deputation from other departments as per rules.

2. As per Rule-5 of the said rules (reproduced below) posts in BPS-19 (now upgraded to BPS-20) shall ordinarily be filled by promotion of officers of BPS-18 of the Agency:-

"Posts in Grade 19 shall ordinarily be filled by

promotion of officers of Grade-18 serving in the Agency on regular basis. Provided that if no suitable officer possessing the requisite qualifications and experience, if any, is available for promotion in the Agency, the posts may be filled by transfer or direct appointment as may be appropriate".

3. According to the proviso to rule reproduced above if no suitable officer possessing the requisite qualifications and experience, if any, is available for promotion in the Agency, the posts can be filled by transfer or direct appointment as may be appropriate.

4. Regarding two ad-hoc appointments made in FIA, item-E of the new Recruitment Policy, is reproduced below:-

"No ad-hoc appointment will be made in any Basic Pay Scales. In unavoidable circumstances, such appointments will be made with the specific permission of the Prime Minister. No such appointment shall be regularized under any circumstances."

5. The appointment of Inspector (BPS-16) and ASI (BPS-9) made on ad-hoc basis are covered under the provisions of the above Recruitment Policy.

جناب چیئرمین : ضمنی سوال؟ راجہ افضل خان صاحب -

راجہ محمد افضل خان : میرا سپلیمنٹری یہ ہے کہ وزیر صاحب نے فرمایا ہے کہ ڈائریکٹر پے سکیل نمبر 20 ، انسپکٹر ایڈہاک BPS-16 اے ایس آئی ایڈہاک BPS-9، ایک ، ایک ہی ہے ، جو انہوں نے بھرتی فرمایا ہے - میں اصل میں یہ پوچھنا چاہوں گا کہ آیا یہ ویکینسیاں ہی اتنی تھیں یا یہ اے ایس آئی اور انسپکٹر کی ایک ہی ویکنسی تھی - یا ویکینسیاں زیادہ ہیں اور بھرتی صرف ایک ایک کیا ہے اور یہ کس پروسیجر سے کیا ہے؟ آیا اس کی کوئی اخبار میں ایڈورٹائزمنٹ دی گئی یا یہ کس طریقے سے بھرتی کیا گیا ہے؟ جو ہمیں بتایا جاتا رہا ہے وہ تو یہی تھا کہ یہ خالص میرٹ پر ہو گا - تو یہ انہوں نے کس طریقے سے بھرتی کیا ہے ؟

جناب چیئرمین : منسٹر فار انٹیریر -

چوہدری شجاعت حسین : جناب والا ! ریگولر اپائنٹمنٹ کے لئے جو پروسیجر ہے وہ اینکسچر اے میں لگا ہوا ہے - لیکن ایڈہاک اپائنٹمنٹ صرف پرائم منسٹر کی اپرووَل کے ساتھ ہو سکتی ہے - اور یہ دونوں ایڈہاک اپائنٹمنٹ ہوئی تھیں - ان میں پرائم منسٹر کی اپرووَل تھی لیکن اوپر جو 16 گریڈ میں ہے اس کے لئے ضروری ہوگا کہ یہ بعد میں پبلک سروس کمیشن کے سامنے پیش ہوں اور ریگولرائز ہونے کے لئے اسے بعد میں پیش ہونا پڑے گا -

جناب چیئرمین : جی جناب عبداللہ شاہ صاحب -

Syed Abdullah Shah: Will the honourable Minister state whether this post was advertised in the newspaper that is of grade 20 and why this recruitment was not made through the Public Service Commission when the rules say so; whatever rules have been given in the annexure, they say that grade 19 and above they will ordinarily be filled through Public Service Commission. Why it was not done?

چوہدری شجاعت حسین : جناب انہوں نے صرف گریڈ 20 کا پوچھا ہے - یہ آرمی کے ریٹائرڈ افسر ہیں جنہیں ہم نے پرائم منسٹر کی اپرووَل سے لیا تھا -

جناب چیئرمین : یہ جواب ٹھیک ہے - کیا فرمایا ہے آپ نے ؟

سید عبداللہ شاہ : میں نے سنا نہیں - یہ فرما دیں دوبارہ -

چوہدری شجاعت حسین : ریٹائرڈ آرمی آفیسر میجر جو ہیں وہ پرائم منسٹر کی اپرووَل سے گریڈ 20 میں لیا تھا -

Syed Abdullah Shah: Are there different rules for taking up the people of the army and if yes; what are those rules?

چوہدری شجاعت حسین : جناب والا ! ایڈہاک اپائنٹمنٹ ، جیسا کہ میں نے پہلے بھی کہا ہے - باقی جو دو تھے ان کے لئے ریکروٹمنٹ کا جو طریقہ کار ہے وہ سارا اس کے ساتھ لگا ہوا ہے -

(مداخلت)

جناب چیئرمین : وہ باری باری پوچھیں - یہ سارے سوال ہو سکتے ہیں -

سید عبداللہ شاہ : جو رول دیا ہے آپ نے اس میں لکھا ہوا ہے -

".....in unavoidable circumstances such appointment shall be made with the permission of the Prime Minister. What are those unavoidable circumstances that you appoint a person directly without referring to the Public Service Commission? No advertisement and I would like to know qualifications of this man. What are the qualifications?

چوہدری شجاعت حسین : جناب والا ! یہ دو سوال ایک وقت میں کر رہے ہیں- یہ کس کے متعلق پوچھنا چاہتے ہیں - ہر ایک کا علیحدہ علیحدہ کرائٹیریا ہے - 20 کا علیحدہ ہے ، 16 کا علیحدہ ہے ، 9 کا علیحدہ ہے - یہ کس کا پوچھنا چاہتے ہیں ؟

جناب چیئرمین : گریڈ 20 کا پوچھ رہے ہیں - وہ کیا بات تھی جس کی وجہ

سے آپ کو پرائم منسٹر کی خصوصی اجازت لینی پڑی -

چوہدری شجاعت حسین : پرائم منسٹر کی اجازت نہیں لینی پڑتی - ریٹائرڈ آرمی افسر ہے - ظاہر ہے کہ ہر ڈیپارٹمنٹ میں کئی طریقہ کار ہیں - ان کا کوٹہ بھی ہوتا ہے - پرائم منسٹر جس کو چاہیں ریٹائرڈ افسر کو کسی جگہ تعینات کر سکتے ہیں- اس میں قطعاً کوئی ایسی بات نہیں ہے کہ اعتراض کیا جا سکے- rules relax کرکے تعینات کر سکتے ہیں-

جناب چیئرمین: Rules relax کرکے تعینات کر سکتے ہیں - جی پروفیسر خورشید احمد صاحب ، سب باری باری سوال پوچھیں -

پروفیسر خورشید احمد : میرا سوال بھی اسی سے متعلق تھا کہ یہ جو رولز انہوں نے ہمیں دیئے ہیں، اس میں یہ ضروری ہے کہ وہ ہمیں unavoidable circumstances بتائیں اور یہ بھی بتائیں کہ ad-hoc appointment کتنے period کے لئے ضروری ہوتا ہے - غالباً ad-hoc appointment چھ مہینے کے لئے ہوتا ہے -

چوہدری شجاعت حسین : جناب چیئرمین ، یہ سوال دوبارہ کریں - جی -

پروفیسر خورشید احمد : سوال یہ ہے کہ unavoidable circumstances کیا ہیں - یہ لازماً سامنے آنے چاہئیں اور یہ بھی بتائیں کہ ad-hoc appointment کتنے period کے لئے ہوا ہے -

چوہدری شجاعت حسین : جناب والا ! اگر یہ اس کی تفصیلات چاہیں تو وہ بعد میں مہیا کی جا سکتی ہیں لیکن unavoidable circumstances یہ بھی ہو سکتے ہیں --- میں چھوٹے گریڈ کی بات کر رہا ہوں ، کیونکہ یہ بات clear نہیں کر رہے ہیں ، کبھی 20 گریڈ کے متعلق پوچھا جاتا ہے اور .....

پروفیسر خورشید احمد : میں 20 گریڈ کی ہی بات کر رہا ہوں -

چوہدری شجاعت حسین : 20 گریڈ میں ریٹائرڈ آدمی کو بھرتی کرنے کے اختیارات وزیراعظم صاحب کے پاس ہیں ، جس کو چاہیں وہ لے سکتے ہیں - دراصل بات یہ

ہے کہ یہ جو نیچے لکھا گیا ہے unavoidable circumstances یہ زیادہ تر 9 اور 11 کے بارے میں ہے جو ہم نے بھرتی کئے ہیں - اس لئے عرض ہے کہ کوئی ایسی صورت حال پیدا ہو جاتی ہے کہ کوئی ایسا لڑکا ہے جو یتیم ہو ، غریب ہو جس کے بارے میں وزیراعظم کسی موقع پر بھرتی کے بارے میں کہہ دیں - اسی طرح کسی ایسے پولیس افسر کا بیٹا ہو جو ہلاک ہو چکا ہو اور اس کے بارے میں وزیراعظم صاحب کہہ دیں کہ اسے بھرتی کیا جائے - ایسے حالات کو unavoidable circumstances کہتے ہیں لیکن میں پھر بھی عرض کروں گا کہ اس سارے دو سالوں کے عرصہ میں اگر وزیراعظم نے ان تین آدمیوں کو بھرتی کیا ہے تو پچھلی حکومت کے زمانہ میں 26 ہزار ملازمین کو بھرتی کرنے کے مقابلہ میں کچھ بھی نہیں ہیں ، ان میں تو بڑا ہی فرق ہے اس کو تو سراہنا چاہیئے - یہ ہم نے کلیئر کر دیا ہے کہ جب یہ گورنمنٹ بنی ہے ہم نے تین آدمیوں کو بھرتی کیا ہے اس لئے اس میں اتنا زیادہ اعتراض کرنے کی کیا ضرورت ہے -

پروفیسر خورشید احمد: سوال یہ تھا" Number of persons appointed in F.I.A" پوری گورنمنٹ مشینری کی بات نہیں ہو رہی ہے - یہ جو انہوں نے ماضی سے کمپیئر کیا ہے - غلطی آپ نے کی یا انہوں نے کی ، غلطی ، غلطی رہے گی خواہ ایک کے لئے کریں یا پانچ کے لئے کریں - وہاں سوال جو تھا وہ خاص طور پر ایف آئی اے کے بارے میں تھا اور آپ کا جواب یہ ہے کہ ہم نے ساری مشینری میں صرف تین اشخاص بھرتی کئے ہیں اس لئے آپ کی یہ بات صحیح نہیں ہے-

چوہدری شجاعت حسین : میں نے ساری مشینری کی بات نہیں کی ، صرف ایف آئی اے کی ، کی ہے -

پروفیسر خورشید احمد : تو کیا انہوں نے ایف آئی اے میں 26 ہزار آدمی بھرتی کئے تھے ؟

چوہدری امیر حسین : میں نے صرف ایف آئی اے کے بارے میں بتایا ہے -

جناب چیئرمین : سید فصیح اقبال صاحب-

سید فصیح اقبال : میرا ضمنی سوال حصہ (ب) سے متعلق ہے ، حصہ (الف)

ہوں satisfied ہے -

The number of persons belonging to the province of Balochistan so recruited indicating also their names' and

اس میں جواب ہے - nil ابھی فیڈرل سروس کمیشن نے اشتہار دیا ہے ایف آئی اے کے بارے میں ، اس میں 46 اسامیاں بتائی گئی ہیں لیکن اس میں بلوچستان کا کوٹہ nil بتایا گیا ہے - اس سے بلوچستان میں بڑے رنج و افسوس کی لہر دوڑ گئی ہے ، تعجب ہو رہا ہے کہ بلوچستان کے لئے ایف آئی اے میں ایک شخص کا کوٹہ بھی نہیں رکھا گیا ہے - میں یہ اس لئے عرض کر رہا ہوں کہ پچھلے دو سال میں کوئی بھرتی بھی نہیں ہوئی ہے اور ابھی جو اشتہار آیا ہے اس میں بھی بلوچستان کا کوٹہ نہیں رکھا گیا ہے -

چوہدری شجاعت حسین : جناب والا ! میں اس کی بالکل وضاحت کرنا چاہوں گا کہ ایسی قطعاً کوئی بات نہیں ہے ابھی جو ایف آئی اے اور دیگر محکموں کے بارے میں اخبارات میں اشتہارات آئے ہیں وہاں پر یہ درخواستیں دے سکتے ہیں - ہر صوبہ ان میں درخواستیں دے سکتا ہے - ابھی تو صرف درخواستیں ہی مانگی گئی ہیں ، ظاہر ہے کہ ابتدائی طور پر ان کو ایک امتحان سے گزرنا ہے اور بعد میں باقاعدہ بھرتی ہوگی ، جو پاس کرے گا اسے ہی رکھا جائے گا - چاہے وہ بلوچستان کا ہو یا پنجاب کا -

سید فصیح اقبال : اس میں صرف بلوچستان کا کوٹہ نہیں بتایا گیا ہے ، باقی سب کو لکھا گیا ہے - تینوں صوبوں کا کوٹہ بتایا گیا ہے لیکن بلوچستان کا نہیں بتایا گیا ہے -

جناب چیئرمین : آپ ذرا یہ چیک کر لیں -

سید فصیح اقبال : اس اشتہار میں 46 آسامیاں ہیں ، انسپکٹر اور اسسٹنٹ ڈائریکٹرز کی ہیں لیکن ان میں بلوچستان کا کوٹہ نہیں بتایا گیا ہے جب ہر صوبے کے بارے میں کوٹہ بتایا گیا ہے جیسے کہ 26 پنجاب ، 15 سندھ وغیرہ وغیرہ -

چوہدری شجاعت حسین : ٹھیک ہے جی اگر ایسی صورت ہے تو اس کو درست کیا جائے گا -

جناب چیئرمین : ٹھیک ہے یہ تو ایسی کوئی بات نہیں - جی ، راجہ محمد افضل

خان صاحب -

راجہ محمد افضل خان : میں ان کے سارے جواب سے مطمئن ہوں - کیونکہ یہ ٹھیک ہے کہ Chief Excecutives جو ہیں وہ رولز کو relax کر سکتے ہیں ، رولز ان کے تابع ہوتے ہیں - صرف ایک گزارش کرنا تھی کہ انہوں نے کہا ہے کہ ایک ایکس آرمی میجر کو گریڈ 20 میں لیا گیا ہے حالانکہ ہوتا یہ ہے کہ ایک میجر کو نارمل گریڈ 18 میں لیا جاتا ہے ، لیفٹیننٹ کرنل کو گریڈ 19 میں لیتے ہیں اور اسی طرح بریگیڈئر جو ہے اس کو گریڈ 20 میں لیا جاتا ہے کیونکہ وہ اس گریڈ کے equivalent ہوتا ہے لیکن یہ جو میجر ہے اس کو گریڈ 20 میں کیسے لیا گیا ہے -

جناب چیئرمین : یہ senior میجر ہو گا -

راجہ محمد افضل خان : ٹھیک ہے جی ، باقی چیزیں تو ٹھیک ہے کہ رولز ریلیکس ہو گئے (lapse) ہوگئے ---

چوہدری شجاعت حسین : جی ، ان کو بعد میں بتا دیں گے -

جناب چیئرمین : جی ، یہ کوئی senior میجر ہو گا ،کرنل بننے والا ہو گا- چوہدری شجاعت حسین صاحب ، (قہقہے)

چوہدری شجاعت حسین : چیئرمین صاحب! آپ نے خود ہی بتا دیا ہے ، راجہ صاحب مجھ سے اس کی تفصیلات پوچھیں گے تو میں ان کو بتا دوں گا -

جناب چیئرمین : اچھا جی -

جناب منظور احمد گچکی : جناب ، اس میجر کا نام کیا ہے -

جناب چیئرمین : جی ، اس میجر کا نام کیا ہے -

چوہدری شجاعت حسین : میجر عامر عزیز -

جناب چیئرمین: میجر عامر عزیز۔

Jam Kararuddin: I want to ask the honourable Minister whether all these three officers belong to Punjab or to any other province?

جناب چیئرمین : جی ، جناب یہ کہاں کے ہیں -

چوہدری امیر حسین : ایک صوبہ سرحد کا ہے اور دو پنجاب کے ہیں -

جناب چیئرمین : ٹھیک ہے جی ، میر سہراب خان کھوسہ۔

میر سہراب خان کھوسہ : جناب ولا! یہ میرا ہی سوال تھا لیکن میں تھوڑا لیٹ ہو گیا تھا ، تاہم میرا ضمنی سوال ہے کہ اس میں کوئی بلوچستان سے نہیں ہے - اس کے علاوہ لکھا ہوا ہے کہ "ایڈہاک" لیکن ہمیں بتایا جاتا ہے کہ میرٹ ہی میرٹ ہے ہر جگہ ، تو یہ پھر کہاں کی میرٹ ہے ----

جناب چیئرمین : ایڈہاک کو بعد میں ریگولرائز کرنے کا کوئی طریقہ ہو گا -

میر سہراب خان کھوسہ : ہم تو سب کے پاس جاتے ہیں کہ ہمارے علاقے کے کچھ لوگوں کو نوکریاں چاہئیں ، لیکن کہتے ہیں کہ چونکہ اب میرٹ کا سلسلہ چل نکلا ہے نوکری میرٹ پر ملے گی - اب پتہ نہیں ہے کہ یہ ایڈہاک کو کس طرح ریگولرائز کریں گے۔ یہ تو وہی جانتے ہیں جو نوکریاں دیتے ہیں - تاہم ہمارے علاقوں کا بھی حق بنتا ہے ، یہی میری گزارش تھی اور اسی لئے یہ سوال کیا گیا تھا کہ میرے صوبہ سے کتنے شخص بھرتی کئے گئے اور پھر بھرتی کا کیا طریقہ کار اختیار کیا گیا ہے کیونکہ ہر پارلیمانی میٹنگ میں یہ بتایا جاتا ہے کہ ایڈہاک ازم ختم کر دیا گیا ہے اور سب نوکریاں میرٹ پر ہی ملیں گی -

جناب چیئرمین : اس کا جواب آ چکا ہے کہ یہ تو صرف تین ہیں ، باقی 46 پوسٹیں اخبار میں آئی ہیں، ان میں آپ کا جو حق بنے گا وہ آپ کو ملے گا -

میر سہراب خان کھوسہ : ان کو بھی یہ ایڈہاک پر رکھیں گے کیونکہ سب بسم اللہ ہی ایڈہاک سے کی گئی ہے -

جناب چیئرمین : بہرحال وزیر صاحب موجود ہیں ، انہوں نے کہا ہے کہ ہم بلوچستان کا حق ان کو دیں گے -

میرسہراب خان کھوسہ : جناب ہمیں بھی اسی طرح ایڈہاک میں کوٹہ دیں -

جناب چیئرمین : ایڈہاک میں آپ کو چاہئیں -

میر سہراب خان کھوسہ : کیونکہ ایڈہاک میں نوکریاں ملنے سے تو امید بنتی ہے ورنہ ہمارے لئے تو کچھ بھی نہیں ہو گا -

جناب چیئرمین : بہرحال ، جی دیکھ لیں ، وزیر صاحب نے بتا دیا ہے - جی بہرہ ور سعید صاحب -

اخونزادہ بہرہ ور سعید : جناب والا! میں یہ پوچھنا چاہوں گا کہ ہم جس وزیر کا دروازہ کھٹکھٹاتے ہیں وہ ہمیں کہتا ہے کہ جی ban ہے - مگر جب بھی وہ چاہیں ریکروٹمنٹ کر رہے ہیں ، یہ کیا وجہ ہے - ہمارے لئے ban ہے اور باقیوں کے لئے نوکریاں کھلی ہیں، اس کی وجہ کیا ہے - کیا ہمارا حق نہیں ہے -

چوہدری شجاعت حسین : سب کے لئے حق کھلا ہے جیسے کہ میں نے ابھی گزارش کی ہے کہ اتنی پوسٹیں ایڈورٹائز کی گئی ہیں - جن لوگوں نے درخواستیں دی ہیں ان کا امتحان لے کر بھرتی کیا جائے گا، اب اس سے زیادہ اور کیا کہہ سکتے ہیں -

جناب چیئرمین : کافی سوال ہو چکے ہیں ، سوال نمبر 8 ، خواجہ محمد آصف صاحب -

خواجہ محمد آصف : جناب وزیر دفاع نہیں ہیں -

جناب چیئرمین : وزیر دفاع نہیں آئے -

خواجہ محمد آصف : سر ، میرے تو چار سوال ہیں

and they all pertain to Minister of Defence.

جناب چیئرمین : آپ یہی سوال پوچھ لیں کہ وزیر دفاع کہاں ہیں -

خواجہ محمد آصف : میں یہی پوچھ لیتا ہوں ------ لا پتہ ہیں -

جناب چیئرمین : اس صورت میں یہ یہی کہیں گے کہ نوٹس چاہیئے -

خواجہ محمد آصف : جی کہیں گے کہ fresh نوٹس چاہیئے -

جناب چیئرمین : اگلا سوال نمبر 9 ، بھی انہی کا ہے ، 10 بھی انہی کا ہے ، 11 بھی انہی کا ہے -

خواجہ محمد آصف: جی اخبار میں اشتہار دیں کہ وزیر صاحب لا پتہ ہیں-

جناب چیئرمین: جی اسٹیبلشمنٹ کے سوالات کے جوابات کون وزیر صاحب دے رہے ہیں-

خواجہ محمد آصف : جناب ، یہ ایک suggestion ہے کہ وزیر دفاع کی یہاں ایک ad-hoc appointment ہی کر لیں تا کہ سوالات کے جوابات تو دیئے جا سکیں -

جناب چیئرمین : جی نمبر 12 ، سید اشتیاق اظہر صاحب -

Supplementary question.

Syed Abdullah Shah: But who is answering we do not

know. We have put them a question, nobody answered.

جناب چیئرمین : جی ، اسٹیبلشمنٹ کے سوالات کے کون جواب دے رہا ہے -

خواجہ محمد آصف : جناب میرے سوالات کا کیا بنا -

جناب چیئرمین : ابھی رکھے ہوئے ہیں ، وہ آ جائیں گے تو جوابات دیں گے کیونکہ یہ کہہ رہے ہیں کہ وہ آ جائیں گے - تو یہ ابھی رکھے ہوئے ہیں - ابھی dispose of نہیں کئے ہیں ، جی ، اسٹیبلشمنٹ ڈویژن کے بارے میں کون صاحب جوابات دیں گے -

میاں عبدالستار لالیکا : جی ، چوہدری امیر حسین صاحب نے جوابات دینے ہیں وہ ابھی آ جاتے ہیں -

جناب چیئرمین : چلیں ان کا بھی انتظار کر لیتے ہیں- چوہدری امیر حسین صاحب کا اگلا سوال ہے نمبر 13 ، سید اشتیاق اظہر صاحب -

13. Syed Ishtiaq Azhar: Will the Minister for Interior be pleased to state the action, if any, taken in corruption case FIR No.5/87 registered by FIA against CDA Employees?

Chaudhry Shujaat Hussain: Sanction for Prosecution agaisnt the accused CDA employees was accorded by the Ministry of Interior in December, 1991. However, one of the accused, Dr. Manzoor Ahmed filed a petition in the Wafaqi Muhtasib Secretariat against his prosecution. As the learned Wafaqi Muhtasib decided the matter in favour of the accused, a Representation agaisnt his Order was preferred by the Ministry of Interior to the President of Pakistan in June, 1992.

The decision on the petition is still awaited.

جناب چیئرمین : ضمنی سوال۔

سید اشتیاق اظہر : میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ سی ڈی اے میں ملازمین کے خلاف ایکشن ہوا تھا ، اس ایکشن کے خلاف ایک ملازم نے وفاقی محتسب کے پاس درخواست دی تھی اس پر وفاقی محتسب نے ایکشن لیا ہے لیکن یہ باقی کے بارے میں کیا فرماتے ہیں ۔

چوہدری شجاعت حسین : جناب والا! ایک ہی main آدمی ہے جس کے بارے میں کہا گیا تھا ، باقی بھی ان کے ساتھ ہیں ، ظاہر ہے کہ حکومت نے تو recommend کیا تھا کہ ہونا چاہیئے لیکن چونکہ وفاقی محتسب نے ان کے حق میں فیصلہ دے دیا ہے ۔ اب حکومت نے صدر پاکستان کے پاس اپیل کی ہے ۔

سید اشتیاق اظہر : جناب سوال یہ ہے کہ کتنے آدمیوں کے خلاف یہ ایکشن لینے کا فیصلہ کیا گیا تھا ۔

چوہدری شجاعت حسین : یہ جناب تین آدمی ہیں ۔

سید اشتیاق اظہر : باقی دو کے بارے میں کیا کارروائی ہوئی ہے ۔

چوہدری شجاعت حسین : باقی دو ملک محمد اسمعیل اور فضل حسین یہ دو سپروائزر ہیں اور ایک اسسٹنٹ ڈائریکٹر ہے ۔

جناب چیئرمین : میرا خیال ہے یہ معاملہ pending پڑا ہوا ہے کیونکہ محتسب کے پاس چلا گیا تھا ۔

سید اشتیاق اظہر : نہیں انہوں نے ایک ہی آدمی کے بارے میں کہا تھا ۔ باقی دو کے بارے میں نہیں کہا تھا ۔

جناب چیئرمین : میرا خیال ہے یہی ہوا ہو گا چونکہ ایک کے بارے میں ہوا تو باقی دو pending پڑے ہوئے ہیں کیوں جی منسٹر صاحب؟

چوہدری شجاعت حسین : بڑا مجرم ایک ہی تھا جی تو باقی اکٹھا کیس ایک ہی ہے جی -

پروفیسر خورشید احمد : یہ کیس کب ہوا تھا؟

چوہدری شجاعت حسین : 87ء میں جی -

پروفیسر خورشید احمد : اس کا مطلب یہ ہوا کہ پانچ سال سے pending تھا ہے جی؟

چوہدری شجاعت حسین : جی ہاں جی پانچ سال سے

جناب چیئرمین : جی اگلا سوال 14 ----- یہ بھی شعبہ کابینہ سے متعلق ہے وہ کہہ رہے ہیں کہ چوہدری امیر حسین صاحب آ رہے ہیں - چلیں ہم ان کا انتظار کرتے ہیں - جی اگلا سوال نمبر-15

سید فصیح اقبال : سوال نمبر 15 -

15. **Syed Faseih Iqbal:** Will the Minister for Information and Broadcasting be pleased to state:

(a) whether there is any specific advertisement quota for local weeklies, fortnightlies, monthlies, newspapers and journals, if so, its detail;

(b) the names of such weeklies, fortnightlies and monthlies newspapers who have applied but not placed on media lists for the last more than six months irrespective of the fact that they were approved by ABC; and

(c) whether there is any proposal under consideration of the Government to place on media lists of these newspaper and journals under the new media policy, if not, the reasons thereof?

Mian Abdul Sattar Laleka: (a) There is no specific advertisement quota for local weeklies, fortnightlies, monthlies, newspapers and journals separately. Rather the Government has allocated 25% advertisement quota for Regional Press, including newspapers and periodicals.

(b) The names of ABC audited weeklies, fortnightlies and monthlies newspapers who have applied since May, 92 but could not be placed on the Central Media List, are as per Annexure-I.

It may be mentioned here that ABC circulation audit is one of the pre-conditions for inclusion in the Central Media List. The Publications desirous to be placed on the Central Media List have to complete the following prescribed formalities:-

(i) Circulation audit by the Audit Bureau of Circulation.

(ii) No objection certificate from the Provincial Government concerned.

(iii) Positive assessment report from the Press Information Department.

(iv) Formal approval by the Ministry of Information and Broadcasting.

(g) The cases of these newspapers/periodicals are already under proce These would be placed on the Central Media List provided the required formalities are completed under the present policy.

Annexure-I.

FLIST OF ABC AUDITED NEWSPAPERS/PERIODICALS WHO HAVE APPLIED SINCE MAY, 1992 BUT COULD NOT BE PLACED ON THE CENTRAL MEDIA LIST DUE TO NON-COMPLETION OF REQUIRED FORMALITIES.

DAILIES

1. Awami Akhbar, Lahore.
2. Business News, Multan.
3. Muthida Muslim, Lahore.
4. Ailan, Rawalpindi.
5. Hayat-e-Nau, Lahore,
6. Sham, Islamabad.
7. Jehan Numa, Rawalpindi.
8. Commerce Times, Karachi.
9. Karkun, Faisalabad.
10. Nawa-i-Nauroze, Multan.
11. Abaseen, Lahore.
12. Sang-e-Meel, Rawalpindi.
13. Local News, Hyderabad.
14. Saadat,Gujranwala.
15. Jawab, Bahawalpur.
16. Pak Samachar, Karachi.
17. Maritime, Karachi.

WEEKLIES

1. Dhoom, Gujranwala.
2. Awaz-e-Bannu, Bannu.
3. The Finance, Karachi.
4. Business Week, Karachi.
5. Akhbar-e-Layyah, Layyah.
6. Ujagar, Lahore.
7. Employment News, Lahore.
8. Rahat, Fayyaz, Multan.
9. Awan-e-Behawalpur, Bahawalpur.
10. Film Screen, Lahore.
11. Nawa-i-Aama, Multan
12. Sada-e-Amn, Sialkot.
13. Ranjish, Faisalabad.
14. Pukar-e-Nau, Islamabad.
15. Akhbar-e-Azam, Karachi.
16. Mala, Karachi.
17. Janoob, Mansehra.
18. Shaffaf, Hasalpur.
19. Qaumi Tijarat, Sahiwal
20. Haalat, Nowshera.
21. Guardin, Multan.
22. Azmat, Gujranwala.
23. Azmat, Muzaffarabad.
24. Ejazat, Jhang.
25. Gohar, Multan.
26. Roze-e-Awal, Sargodha.

FORTNIGHTLIES

1. Al-Manzoor, Taunsa Sharif.
2. Sang Trash, Bahawalpur.
3. The Vigilant, Rawalpindi.
4. The Capital Post, Islamabad.
5. Shanawar, Lahore.
6. Parbat, Rajanpur.
7. Jehad-e-Kashmir, Muzaffarabad.

MONTHLIES

1. Aatish, Lahore.
2. The Busy World International, Peshawar.
3. Health News Monitor, Karachi.
4. Azure, Lahore.
5. Tawar, Mustung.
6. Zeba-e-Baluchistan, Jaffarabad.
7. Sind Card, Karachi.
8. Sada-e-Ummat, Lodhran.
9. Business Channel, Karachi.
10. Medical Forum, Lahore.
11. Fuji Times, Karachi.
12. Husan-e-Amal, Lahore.
13. Jan-e-Alam, Lahore.
14. Raee International, Lahore.
15. Adventure, Karachi.
16. Mystry Magazine, Karachi.
17. Such-Chee Khabrain, Mianchunnon.
18. Fanoos, Karachi.
19. Tijarti Karkun, Faisalabad.
20. Mujalla-e-Budaun, Karachi.

جناب چیئرمین : ضمنی سوال -

سید فصیح اقبال : جی ہاں کیا وزیر موصوف بتائیں گے کہ گورنمنٹ کے پاس جو صوابدیدی اختیارات ہیں ان کے تحت جو اخبارات نئے نکل رہے ہیں اسی دن آپ نے انہیں اشتہارات دیئے ہیں؟

میاں عبدالستار لالیکا : سر یہ اختیارات گورنمنٹ کے پاس ہیں لیکن normally یہ ان اداروں کے لئے استعمال ہوتے ہیں جو پہلے دوسرے سٹیشن سے اپنے اخبارات نکال رہے ہیں اور وہ اس قسم کے (National Dailies) ہیں جب وہ کسی اور سٹیشن سے اپنا ایڈیشن شروع کرنا چاہتے ہیں تو پھر ان کو non-ABC rates دے دیئے جاتے ہیں جو خاصے کم ہوتے ہیں -

سید فصیح اقبال : ضمنی سوال سر ! منسٹر صاحب نے بجا فرمایا 25 فیصد لیکن جہاں تک میرا خیال ہے اس گورنمنٹ نے 30 فیصد ریجنل پیپرز کے لئے پہلی پریس کانفرنس میں کہا تھا Regional dailies, periodicals and weeklies, کا 30 فیصد ریجنل کوٹہ ہے جبکہ اس میں لکھا ہے 25 فیصد ہے -

میاں عبدالستار لالیکا : سر ویسے اس کے لئے جو کوٹہ مخصوص ہے وہ تو 25 فیصد ہی ہے لیکن یہ کئی دفعہ اوپر بھی چلا جاتا ہے اور کئی دفعہ ایک دو فیصد نیچے بھی آجاتا ہے -

جناب چیئرمین : ٹھیک ہے جی - جی ڈاکٹر ریحان صاحب ....

ڈاکٹر محمد ریحان : ضمنی سوال - جناب یہ سوال اشتہارات کے متعلق پوچھا گیا ہے تو میں اپنے دوست وزیر لالیکا صاحب سے یہ پوچھنا چاہوں گا کہ پختون ویکلی جو پشاور سے چھپتا ہے، جس کی کافی سرکولیشن ہے اور اس کے بابت اے بی سی سے بھی کئی مرتبہ رابطہ کیا گیا، پریس انفارمیشن ڈیپارٹمنٹ والوں سے بھی رابطہ کیا گیا ہے اور پچھلے سال میں نے اس بارے میں سوال بھی کیا تھا تو بتایا گیا تھا کہ ان کو عنقریب ایڈورٹائیزمنٹ ملنا

شروع ہو جائیں گے - لیکن افسوس ہے کہ جو لسٹ دی گئی ہے اس میں بھی اس کا نام ابھی تک موجود نہیں ہے - براہ مہربانی وہ بتائیں کہ کیا مشکلات ہیں ؟

میاں عبدالستار لالیکا : سر جو لسٹ دی گئی ہے وہ تو ان periodicals کی ہے monthlies کی ہے - ابھی جن کے کیسز التوا میں ہیں سنٹرل میڈیا لسٹ میں آنے کے لئے ، بہرحال اس میں ایک requirement یہ ہوتی ہے جو کسی اشتہار کو sponsor کر رہے ہوتے ہیں وہ اس بارے میں ہمیں بڑی پابندی کرواتے ہیں کہ ان کا اشتہار should reach the target بہرحال ڈاکٹر صاحب نے نشاندہی کی ہے، کوشش کریں گے کہ ان کو بھی شامل کریں -

جناب چیئرمین: apply کریں - ان کو کہیں ناں ابھی تک انہوں نے apply نہیں کیا ہوگا ناں -

ڈاکٹر محمد ریحان : میں منسٹرصاحب کی خدمت میں درخواست کروں گا کہ وہ اس معاملے کی طرف خصوصی توجہ دیں اور نہ صرف اس کو بلکہ " شہباز " اخبار جو ہے وہ بھی اس قسم کی عدم توجہ کا شکار ہے -

جناب یوستان علی ہوتھی : محترم منسٹر مجھے یہ بتائیں گے کہ روزنامہ جنگ کے اے بی سی کے اندر کیا گڑ بڑ ہے کہ اس کے اے بی سی سسٹم کو بند کیا ہوا ہے ؟

میاں عبدالستار لالیکا : جناب جنگ کے کسی اے پی سی سسٹم ABC is the Audit Bureau of circulation وہ تو ان کا سرٹیفکیٹ ان کے پاس ہے -

جناب چیئرمین : جی جناب ڈاکٹر بشارت الہٰی صاحب -

ڈاکٹر بشارت الہٰی : جی چیئرمین صاحب !

I recently travelled from London to Islamabad three days ago. تو وہاں جب جہاز کے اندر گئے تو سارے اخبارات پڑے ہوئے تھے ماسوائے" جنگ" اور" نیوز" کے

and now coming from Lahore to Islamabad in the last evening

تو میں نے ان سے کہا کہ ذرا" نیوز" دکھاؤ ، کہ جی" نیوز" نہیں ہے تو میں نے کہا چلو " جنگ" لائیں تو جواباً کہا کہ وہ بھی نہیں ہے -

obviously it means that they have stopped the circulation of 'Jang' and 'News' -two institutions under the control of the Government, can the honourbale Minister elaborate on that?

میاں عبدالستار لالیکا: سر اس سرکولیشن سے ڈاکٹر صاحب کو غلط فہمی ہوئی ہے اس سے ہمارا تعلق کوئی نہیں ہے - یہ تو پی آئی اے سی نے پرچیز کرنے ہیں- They are at liberty.

جناب چیئرمین : مطلب یہ ہے کہ اشتہارات آپ دے رہے ہیں ...

(مداخلت)

جناب یوسٹان علی ہوتھی : جناب آنریبل منسٹر یہ بتائیں کہ پی آئی اے سی میں اخبار "جنگ" کی پابندی لگائی گئی ہے یا نہیں ؟

میاں عبدالستار لالیکا : نہیں جی ہم نے کوئی پابندی نہیں لگائی وہ تو PIA is a separate buyer.

جناب چیئرمین : یعنی اشتہارات آپ دے رہے ہیں -

میاں عبدالستار لالیکا : ہاں جی وہ تو ہم کسی کے بھی نہیں روکتے -

ڈاکٹر بشارت الٰہی : اشتہارات تو یہ دے رہے ہیں-
but the PIA is not purchasing 'Jang' and "The News".

Mr. Chairman: That is correct.

Mian Abdul Sattar Laleka: Sir, how does that concern me. The honourable Minister should explain to me, it does not concern me. It is the PIAC which has to purchase that papers.

Dr. Bisharat Elahi: And the PIAC is under the control of the Government or not?

Mr. Chairman: It is under the Ministry of Defence.

Syed Abdullah Shah: Sir, while the responsibility of th e Cabinet is joint why they should not be able to answer on behalf of the other Minister?

Mr. Chairman: No, no, I think that is expecting too much.

Syed Abdullah Shah: Sir, this is not expecting too much.

جناب چیئرمین: شاہ صاحب ! ذمہ داری اور چیز ہے لیکن سوالات کا جواب دینا دوسری کیونکہ منسٹر کو پالیسیز کے بارے میں بریفینگ کی جاتی ہے جنہیں پتہ ہوتا ہے وہی جواب دیتا ہے- unless he is briefed he will not be able to tell you لیکن آپ کی بات صحیح ہے کہ ذمہ داری ہے-

خواجہ محمد آصف: Domestic flights پر جنگ جو ہے---

جناب چیئرمین: available نہیں ہے-

خواجہ محمد آصف: ہے جی، میں نے خود پڑھا ہے-

جناب چیئرمین: میرا خیال ہے available نہیں ہے-آج ہی ڈاکٹر صاحب آئے ہیں، کہتے ہیں نہیں ہیں-

خواجہ محمد آصف: نہیں وہ تو انٹرنیشنل فلائیٹس کی بات کر رہے ہیں---

جناب چیئرمین: نہیں یہ لاہور سے ڈومیسٹک پر آئے ہیں- وہ نہیں ہے- بہرحال یہ دیکھ لیں- اچھا امیر حسین صاحب آپ Establishment and Defence دونوں کے جواب دے رہے ہیں-

چوہدری امیر حسین: جی ہاں جی-

جناب چیئرمین: سوال نمبر1 پر مزید ضمنی سوالات - سید فصیح اقبال صاحب -

سید فصیح اقبال : جناب میں وزیر موصوف سے پوچھنا چاہتا ہوں کہ ابھی وزیراعظم صاحب کے حالیہ دورہ سندھ کے دوران سکھر میں انہوں نے ڈائریکٹو دی تھی کہ پی آئی اے بوئنگ سروس سکھر اور کراچی کے درمیان restore کریں، آیا اس پر عملدرآمد ہو گیا ہے؟

چوہدری امیر حسین : سر مارچ سے 7 فلائیٹس ہو رہی ہیں - جواب میں بھی لکھا ہے جی -

سید فصیح اقبال : سر وہ جو معطل ہے بوئنگ فلائیٹس ، میں اس کا پوچھ رہا ہوں

چوہدری امیر حسین : سر وزیراعظم کا ڈائریکٹو ہوتا ہے اس کو وزیراعظم سیکرٹریٹ deal کرتا ہے - یہ چونکہ ڈیفنس کا سوال ہے اور ڈیفنس ڈیل نہیں کرتا - اور میں جواب بھی ڈیفنس منسٹری کی طرف سے دے رہا ہوں، اس تکے دن تو وہ میں بتا سکتا ہوں کیونکہ ڈائریکٹو جو ہے وہاں جاتا ہے -

(مداخلت)

جناب چیئرمین : فصیح صاحب آپ کے سوال کا جواب یہاں پر ہے - آپ

کراچی اور سکھر کی بات کر رہے ہیں ناں؟

سید فصیح اقبال : جی ہاں۔

جناب چیئرمین : جواب دیا ہوا ہے - 4 فلائیٹس فی ہفتہ ہو رہی ہیں اس وقت

سید فصیح اقبال : یہی پوچھنا چاہتا ہوں کہ وہ بند تھیں، ائیرپورٹ خراب تھا تو اسی پر تو انہوں نے directive دیا تھا کہ بحال کریں - ان کی 4 فلائیٹس ہیں۔ وہ چل رہی ہیں کہ نہیں؟ میں یہی تو پوچھ رہا ہوں۔

چوہدری امیر حسین : یہ لکھا ہے ناں کہ 4 تو چل رہی ہیں۔ یہ سوال کا جواب پڑھیں ناں operate تو کر رہی ہیں، ائیرپورٹ تو ٹھیک ہے تب ہی چل رہی ہیں -

سید فصیح اقبال : سر وہ بند تھیں یہ سکھر والے بیٹھے ہیں -

جناب چیئرمین : جی جام صاحب آپ کو پتہ ہے یا اور کسی کو پتہ ہے کہ چل رہی ہیں کہ نہیں؟

پروفیسر خورشید احمد : جناب چیئرمین! وہ یہ کہتا ہے کہ

PIA is presently operating three flights per week.

جبکہ جو شیڈول ہے وہ چار ہے -

جناب چیئرمین : نہیں آگے لکھا ہوا ہے

Prof. Khurshid Ahmed: Karachi-Sukkur-Karachi; 4 flights.

اور اوپر لکھا ہے -

presently operating 3 flights per week.

اس کا معنی ہے ایک فلائیٹ کم operate ہو رہی ہے -

جناب چیئرمین : نہیں 737 operating three flights i.e. چوتھی فلائیٹ فوکر کی ہو گی - کیوں جی کچھ وضاحت کر سکیں گے؟

چوہدری امیر حسین : بوئنگ کی چونکہ خاص کر پوچھی گئی تھی اس لئے وہ تین تو بوئنگ کی ہیں ناں جی سوال یہ تھا جی -

جناب چیئرمین : جی اگلا سوال نمبر -3

*3. Syed Iqbal Haider *(on his* behalf): Will the Minister Incharge of the Establishment Division be pleased to state:

(a) the total income and expenditure of the Benevolent Fund during the last five years with yearwise breakup.

(b) the expenditure incurred on administrative set-up and on the disbursements to persons eligible for the grant of Benevolent Fund, in each case;

(c) the amount annually received on account of rent from B.F. building; and

(d) whether the Government has any proposal to nominate any MNA/Senator as member on the Benevolent Fund Board?

Ch. Amir Hussain: (a) Total income and expenditure during the last five years is placed at Annex-A.

(b) The detail of expenditure, for the last five years is placed at Anexure B

(c) Nil. Because of dispute over sale of the building with Works Division.

(d) No such provision exists in the FEB & GI Funds Act, 1969.

Annex-A

STATEMENT SHOWING THE POSITION OF BENEVOLENT FUND FROM 1987-88 TO 1991-92

Year	Benevolent Fund Contribution	Disbursement of Benevolent Grant
	(Rs.)	(Rs.)
1987-88	57,329,167.73	46,371,921.90
1988-89	100,816,464.62	49,779,270.80
1989-90	136,774,030.39	62,265,842.97
1990-91	135,675,004.02	67,473,014.00
1991-92	170,611,751.22	78,210,291.41
Total :	601,206,417.98	304,100,341.08

Annex-B

EXPENDITURE INCURRED ON THE ADMINISTRATION SET-UP FROM BENEVOLENT FUND

1987-88	1,269,949.53
1988-89	1,460,959.10
1989-90	1,784,096.22
1990-91	2,154,115.83
1991-92	2,617,252.58
Total :	9,286,373.26

جناب چیئرمین : ضمنی سوال جناب جام صاحب -

Jam Kararuddin: Sir, I want to know from the honourable Minister whether these flights go from Karachi via Nawabshah to Sukkur or that is from Karachi to Sukkur?

Mr. Chairman: Can you tell whether they go via Nawabshah or directly?

چوہدری امیر حسین : سر میں گزارش کرتا ہوں کہ ایک فلائیٹ جو ہے

PIA is also operating Boeing sevices between Sukkur and Karachi, Lahore, Islamabad, originally.

جو اس میں تھا ناں وہ plan کیا گیا اور مارچ سے جو زیادہ ہو رہی ہیں فلائیٹس اس میں اس بات کو بھی consider کیا جائے گا-

جناب چیئرمین : تو نواب شاہ آپ کا بوئنگ جاتا ہے؟

چوہدری امیر حسین : نہیں جاتا ناں-

Mr. Chairman: Next Question No.3, Mr. Iqbal Haider Sahib.

*3. **Syed Iqbal Haider** *(on his* **behalf):** Will the Minister Incharge of the Establishment Division be pleased to state:

(a) the total income and expenditure of the Benevolent Fund during the last five years with yearwise breakup.

(b) the expenditure incurred on administrative set-up and on the disbursements to persons eligible for the grant of Benevolent Fund, in each case;

(c) the amount annually received on account of rent from B.F. building; and

(d) whether the Government has any proposal to nominate any MNA/Senator as member on the Benevolent Fund Board?

Ch. Amir Hussain: (a) Total income and expenditure during the last five years is placed at Annex-A.

(b) The detail of expenditure for the last five years is placed at Annex-B.

(c) Nil. Because of dispute over sale of the building with Works Division.

(d) No such provision exists in the FEB & GI Funds Act, 1969.

Annex-A

STATEMENT SHOWING THE POSITION OF BENEVOLENT FUND FROM 1987-88 TO 1991-92

Year	Benevolent Fund Contribution	Disbursement of Benevolent Grant
	(Rs.)	(Rs.)
1987-88	57,329,167.73	46,371,921.90
1988-89	100,816,464.62	49,779,270.80
1989-90	136,774,030.39	62,265,842.97
1990-91	135,675,004.02	67,473,014.00
1991-92	170,611,751.22	78,210,291.41
Total :	601,206,417.98	304,100,341.08

Annex-B

EXPENDITURE INCURRED ON THE ADMINISTRATION SET-UP FROM BENEVOLENT FUND

1987-88	1,269,949.53
1988-89	1,460,959.10
1989-90	1,784,096.22
1990-91	2,154,115.83
1991-92	2,617,252.58
Total :	9,286,373.26

جناب چیئرمین : سپلیمنٹری۔

سید فصیح اقبال : بینوولینٹ فنڈ چاروں صوبوں پر خرچ ہوتا ہے یا صرف فیڈرل ایمپلائز پر۔ کیونکہ فیڈریشن کے چاروں یونٹ ہیں تو یہ بتائیں کہ بلوچستان پر کیا خرچ ہوا ہے۔

چوہدری امیر حسین : یہ فیڈرل ایمپلائز کا فنڈ ہوتا ہے ۔ اس میں صوبوں کا کوئی عمل نہیں ۔ چاروں صوبوں کے جو بھی ایمپلائز ہیں ----

سید فصیح اقبال : اس میں، میں عرض کر رہا ہوں کہ چاروں صوبوں کی جو فنڈنگ ہے جیسے بینوولینٹ فنڈ کی بلڈنگ یہاں بنی ہے ۔ لاہور میں ہے کراچی میں ہے اور بلوچستان کے بھی فیڈرل ایمپلائز ہیں ۔ تو فیڈریٹنگ یونٹ کی حیثیت سے میں سوال کر رہا ہوں ۔ بڑا جائز سوال ہے ۔ اس میں،میں کوٹے کی بات نہیں کر رہا ۔ بینولینٹ فنڈ کی کوئی انویسٹمنٹ بلوچستان میں ہے ۔

چوہدری امیر حسین : اس میں گزارش یہ ہے ، کیونکہ ایمپلائز کا ہی فنڈ ہوتا ہے اور ایمپلائز کا ہی بورڈ ہوتا ہے کہ اس کو کس طریقے سے utilize کرنا ہے ۔

Mr. Chairman: Next Question, No. 5. Mir Abdul Jabbar.

*5. Mir Abdul Jabbar: Will the Minister for Defence be pleased to state whether there is any proposal under consideration of the Government to revive the practice of issuing security cards to working journalists at the airports?

Syed Ghous Ali Shah: Airport Entry Passes to working Journalists are issued on recommendations of Press Information Department.

جناب چیئرمین : سپلیمنٹری۔

میر عبدالجبار : اس سے قبل جرنلسٹ کو انٹری پاسز دیئے جاتے تھے جو بیچ میں مارشل لاء حکومت نے بند کر دیئے تھے، اب یہ جواب دیا گیا ہے کہ کچھ کو دیئے جاتے ہیں - یہ بیچ میں بند کیوں کئے گئے تھے اور اب کن وجوہات کی بنا پر چند ایک کے بحال کر دیئے گئے ہیں، اس بارے میں کیا پالیسی ہے ؟

چوہدری امیر حسین : جناب والا! گزارش ہے کہ انہوں نے از خود presume کر لیا ہے کہ بند کر دیئے تھے - سوال میں لکھا ہے کہ revive کر دیئے جائیں گے۔ اصل میں یہ پاسز جو جاری کئے جاتے ہیں۔ پریس انفارمیشن کا جو ڈیپارٹمنٹ ہے اس کی، recommendation پر جاری کئے جاتے ہیں اور اس وقت بھی میرے پاس لسٹ موجود ہے جن کے پاس پاسز ہیں اور یہ پریکٹس جاری ہے -

میر عبدالجبار : بیچ میں یہ practice بند کر دی گئی تھی، کیا اس کے بارے میں جناب کو علم ہے -

چوہدری امیر حسین : میں نے جیسے پہلے گزارش کی ہے کہ بند نہیں ہوئی تھی۔ پریکٹس اس وقت بھی تھی اور آئندہ بھی جو پالیسی ہو گی اس کے مطابق ہو گی -

سید فصیح اقبال : میں منسٹر صاحب کے نالج میں لاؤں گا کہ 89-90ء میں بند تھی۔ ابھی بھی کوئٹہ میں جو "نیشنل ڈیلی" کے نمائندے ہیں آپ لسٹ میں دیکھیں ان میں کسی کو پاس نہیں ملا۔

چوہدری امیر حسین: جہاں تک 89-88ء کا معاملہ ہے۔ جب سے موجودہ حکومت ہے اس وقت سے کسی کو بند نہیں کیا گیا بلکہ پاسز ہم دے رہے ہیں۔ جہاں تک فاضل ممبر کے سوال کا دوسرا حصہ ہے تو وہ ہم پریس اینڈ انفارمیشن ڈیپارٹمنٹ کی ریکمنڈیشن پر دیتے ہیں۔ از خود نہیں۔ جس کو بھی وہ recommend کریں گے جہاں سے بھی ہو گا وہ دیں گے۔ یہ میرے پاس لسٹ موجود ہے اس میں ڈومیسائل تو نہیں ہوتے۔ یہ سروس کی بنا پر ہے۔ فلاں آدمی فلاں عہدے پر ہے۔

Mr. Chairman: Abdullah Shah Sahib.

Syed Abdullah Shah: Sir, the answer says that the passes are issued on the recommendation of the Press Information Department. What is the criteria of PID for giving the recommendation to the journalists?

چوہدری امیر حسین : یہ چونکہ انفارمیشن ڈیپارٹمنٹ کا سوال ہے جس دن اس کا روٹا ڈے ہو گا وہ پوچھ لیں جو ان کی recommendation آتی ہے اس پر ہم دے دیتے ہیں۔ ان کا criteria کیا ہے، یہ تو ان کو پتہ ہوگا۔

Mr. Chairman: Next, Question No. 8. Khawaja Muhammad Asif.

*8. Khawaja Muhammad Asif: Will the Minister for Defence be pleased to state the ratio of employees per plane in P.I.A.?

Syed Ghous Ali Shah: The ratio of employees per plane in PIA is 419.4.

جناب چیئرمین: سپلیمنٹری۔

خواجہ محمد آصف: کیا جناب وزیر محترم یہ بتانا چاہیں گے کہ ایوی ایشن انڈسٹری کی جو انٹرنیشنل per plane employees average ہے وہ کیا ہے۔

چوہدری امیر حسین: میرے پاس کچھ ملکوں کی ہے وہ میں پڑھ دیتا ہوں۔ ایئر انڈیا ہے۔ Manpower strength جو ہے وہ پہلے بولوں گا - 18422 افراد، فلیٹ 18 اسی طرح انڈین ایئر لائن ہے۔ 18735 یہ جو ان کی دوسری ایئر لائن ہے۔ 54 فلیٹ اور بنگلہ دیش کا ہے جناب۔ 13 ان کا fleet ہے اور 4775 افراد ملائیشن ایئر لائن جو ہے

اس کا 34 fleet ہے اور 10384 افراد کویت ائیر لائن 20 فلیٹ اور 6700 افراد-

جناب چیئرمین: انہوں نے ratio نہیں نکالا -

چوہدری امیر حسین : ریشو پھر calculate کرنا پڑے گا کہ کس حساب سے ان کا فلیٹ ہے -

خواجہ محمد آصف : ایوی ایشن انڈسٹری کی ایک انٹرنیشنل average بھی ہوتی ہے جس سے standard پتہ چل جاتا ہے کہ ہم اوور سٹاف ہیں یا انڈر سٹاف ہیں - میرا مقصد اس سوال کے پوچھنے سے یہی تھا - وزیر موصوف نے جو ائیر لائنیں بتائی ہیں وہ ساری کی ساری پی آئی اے کی طرح inefficient ہیں - کسی سٹینڈرڈ ائیرلائن کی یہ average بتا دیں پھر تو compare کیا جا سکتا ہے - اگر انٹرنیشنل average نہیں بتا سکتے تو یہ ٹوٹل نمبر جو بتایا ہے اس سے comparison نہیں ہو سکتا-

This is not correct, the answer is insufficient.

چوہدری امیر حسین : گزارش یہ ہے کہ اس کا ریشو نکال کر سٹینڈرڈ کی جو ائیرلائن ہے-----

جناب چیئرمین : وہ کہہ رہے ہیں کہ آپ نے جو ائیرلائنز بتائی ہیں انڈین ائیرلائن، بنگلہ دیش وغیرہ یہ ہمارے اپنے ریجن کی ہیں- جو زیادہ efficient ائیرلائن ہیں جیسے سنگاپور ائیرلائن ، سوئس ائیر لائن اور Lufthansa دیکھ لیں-

چوہدری امیر حسین : فاضل ممبر کا سوال ٹھیک ہے اور جناب نے جس طرح observe فرمایا ہے ان کا ریشو نکال کر یعنی انٹرنیشنل جو ائیرلائن ہیں ان کا ریشو نکال کر

I will place it on the table of the House.

جناب چیئرمین : ٹھیک ہے جی - اس سوال کو ڈیفر کر دیں -

خواجہ محمد آصف : ڈیفر کر دیں۔

Mr. Chairman: Next Question No. 9, Khawaja Muhammad Asif Sahib.

*9. Khawaja Muhammad Asif: Will the Minister for Defence be pleased to refer to Senate Starred Question No. 100 dated 12th November, 1992 and state :

(a) the total number and names of the persons to whom complimentary tickets of each category issued by the PIA from January, 1992;

(b) the authority authorised to issue such tickets; and

(c) complimentary tickets issued to other Airlines, Travel Agencies, P.I.A. staff or non Revenue or issued directly for promotion of sales during the same period?

Syed Ghous Ali Shah: (a) 374 complimentary tickets were issued by PIA from 1.1.1992 to 30.9.1992. Since these tickets were issued from different locations, information is bieng obtained by PIA and will be placed before the House shortly.

(b) The Chairman and/or Managing Director PIAC are competent to issue complimentary tickets.

(c) Since PIA deals with a multitude of international airlines and travel agents from different statiohs spread all over the world, it does not maintain centralized record of tickets. As

such it will take quite sometime to collect the information. Tickets issued to pIA personnel were 20,000.

جناب چیئرمین : سپلیمنٹری۔

خواجہ محمد آصف : یہ سوال جو ہے different format میں، میں نے پچھلے سیشن میں بھی پوچھا تھا اس کے جواب میں محترم وزیر صاحب نے فرمایا تھا کہ یہ کمپلیمنٹری ٹکٹ جو ہیں ان میں کوئی revenue collection نہیں ہوتی اس لئے پی آئی اے نے ان کا کوئی ریکارڈ maintain نہیں کیا ہوا۔ whereas یہ auditable item ہے باقاعدہ اس کا آڈٹ ہوتا ہے ۔ اس سوال کا جو جواب تھا وہ غلط بیانی پر مبنی تھا ۔ اب انہوں نے ٹکٹ کے نمبر بتا دیئے ہیں ۔

"374 complimentary tickets were issued by PIA from 1.1.92 to 30.9.92.

اس کا مطلب ہے کہ ان کے پاس کوئی ریکارڈ موجود تھا۔ پچھلی دفعہ انہوں نے سوال جو ہے اس کو duck کرنے کی کوشش کی ۔ دوسرا انہوں نے کہا ہے کہ

"the information will be placed before the House shortly."

میں نے ان کے نام پوچھے تھے ۔ تو میں یہ پوچھنا چاہوں گا کہ پچھلی دفعہ اس سوال کا غلط جواب کیوں دیا گیا ۔ (2) کتنی amount involved in 374 tickets ہے۔ (3) میں نے جو نام پوچھے ہیں کتنی دیر میں یہ دیں گے۔ یہ بڑی vague term ہے کہ shortly کب تک یہ انفارمیشن دیں گے۔

چوہدری امیر حسین : گزارش یہ ہے کہ جواب میں لکھا گیا ہے کہ different location سے یہ ٹکٹ جاری ہوئے ہیں تو جونہی ان کی انفارمیشن مل جاتی ہے وہ ہم place کر دیں گے ۔ پہلے تو نمبر ٹوٹل ٹکٹ کتنے گئے ۔ یہ بات ان کی ٹھیک ہے ۔ اگر ٹوٹل نمبر آتا ہے تو پھر اس کی detail بھی آ جانی چاہیئے تو وہ انفارمیشن collect from

different locations کی جا رہی ہیں - وہ ہم place کر دیں گے -

خواجہ محمد آصف : میں نے جو عرض کیا تھا پچھلی دفعہ انہوں نے انفارمیشن total blackout کردی تھی - اب they have come out with the number of the tickets. Now they are avoiding to tell the amounts, total amounts of the tickets and the names.

تو یہ قسط وار سلسلہ کب تک چلے گا -

جناب چیئرمین : کہہ رہے ہیں کہ they will place it on the table of the House. تو لے آئیں گے -

خواجہ محمد آصف : یہ ڈیفر کر دیں -

جناب چیئرمین : نہیں آ جائے گی - کہتے ہیں کہ

he will place the information as soon as it comes.

Khawaja Muhammad Asif: I want amount and the names, both, Sir, I should be given an assurance that....

یہ دونوں چیزیں مجھے ------

جناب چیئرمین : کیوں جی آپ ان کو اطلاع دے دیں گے -

چوہدری امیر حسین : انہوں نے یہ پوچھا ہے کہ ٹکٹ اور ان کے نام - ان کا جو سوال ہے اس کے مطابق انفارمیشن ہم دے دیں گے - کیوں نہیں دیں گے -

خواجہ محمد آصف : میں نے اماؤنٹ بھی پوچھی ہے -

جناب چیئرمین : جو بھی information مل سکے ان کو دے دیں -

چوہدری امیر حسین : وہ بھی پھر ساتھ ہی ہو جائے گی -

Mr. Chairman: Next Question No.11, Khawaja Muhammad Asif Sahib.

*10. Khawaja Muhammad Asif: Will the Minister for Defence be pleased to state :

(a) the number of General Managers and Directors in the Pakistan International Airlines during the years 1970 to 1980 and 1990 to 1992; and

(b) the average amount of pay, allowances and other facilities available per month to each General Manager and Director?

Syed Ghous Ali Shah: (a) The requisite information is at Annexure-I and II.

(b) Requisite information is at Annexure-III.

Annexure-I

PAKISTAN INTERNATIONAL AIRLINES

YEAR-WISE NO. OF DIRECTORS & GENERAL MANAGERS

Years	Directors	General Managers
1970	8	19
1971	9	21
1972	8	22
1973	6	35
1974	6	40
1975	6	39
1976	12	45
1977	12	41
1978	13	42
1979	14	44
1980	13	48

Annexure-II

PAKISTAN INTERNATIONAL AIRLINES

YEAR-WISE NO. OF DIRECTORS & GENERAL MANAGERS

Years	Directors	General Managers
01-01-1990	14	85
01-01-1991	13	96
01-01-1992	13	99
01-12-1992	13	91

1. Including Precision Engineering.—1. Director, 2. General Managers.
2. Including those on LPR.—1. Director, 1. General Manager.
3. Excluding those on secondment to other Agencies.—2. Directors, 2. General Managers.

Annex-III

PAY & PERQUISITES OF DIRECTORS/SR. GENERAL MANAGER/ GENERAL MANAGERS AS ON 1ST JULY, 1992

Rs./P.M.

S. No.	Items	General Managers	Sr. General Managers	Directors
1.	Basic Pay.	5575	5575	6300
2.	Accommodation Allowance/ Rental Ceiling.	8250	11000	11000
3.	Entertainment Allowance (A).	2850	2850	3400
4.	Books and Magazines.	1000	1100	1100
5.	Servant's Pay.	1300	2000	2400

Rs./M.P.

S. No.	Items	General Managers	Sr. General Managers	Directors
6.	Driver's Pay.	1500	1500	2500
7.	Fuel.	4256	4669	5378
8.	Utility.	900	1200	1200
9.	Car Maintenance Allowance.	2000	2000	3200
10.	Telephone (Res.)	1250	1250	1856
11.	Dearness Allowance.	200	200	200
12.	Personal Pay (Average).	523	523	—
13.	Indexation (Average).	122	160	132
	Total . . .	29726	34027	38660
	OTHER PERKS			
—	Club Membership.	One	One	One
—	Professional Institute/Association Membership.	One	One	One
—	Car.	One	One	One
	PAY SCALE			
	General Managers.	5575—350—6975		
	Sr. General Managers.	5575—350—6975		
	Directors.	6300—400—11100		

جناب چیئرمین : سپلیمنٹری۔

جناب یوستان علی ہوتھی : کیا آنریبل منسٹر بتائیں گے ----- میں سپلیمنٹری کروں گا تو لمبا ہو جائے گا ------ 1970ء سے 1980ء ، 1980ء سے 1990ء اور 92ء تک ڈائریکٹر اور جنرل منیجر کی تعداد 1970ء میں 19 ہے ، 1991-92ء تک 91 ہو گئے۔ میں اس میں نہیں جانا چاہتا - میں موجودہ وزیراعظم کے دور میں 1990-92ء تک جو increase ہوئی ہے وہ جاننا چاہتا ہوں۔ 85ء سے 89ء تک 14 ڈائریکٹر اور جنرل منیجرز بھرتی کئے گئے - کیا ان کو قواعد و ضوابط کے تحت بھرتی کیا گیا تھا؟

چوہدری امیر حسین : Sir یہ appoint تو قواعد و ضوابط کے تحت ہی کیا گیا لیکن جناب ملاحظہ فرمائیں گے کہ 91ء جنوری میں یہ تھے جنرل مینیجرز 96 اور پھر جنوری 1992ء میں آ گئے 99 - اب دسمبر 92ء میں 91 ہیں - یعنی کچھ کم ہم نے کئے ہیں -

جناب چیئرمین : کم ہی ہوئے -

جناب یوستان علی ہوتھی : وہ تو ریٹائر ہو گئے -

جناب چیئرمین : جی جناب گچکی صاحب -

جناب منظور احمد گچکی : میں وزیر موصوف سے پوچھنا چاہوں گا کہ 1992ء میں جو 13 ڈائریکٹرز اور 91 جنرل منیجرز لئے گئے ہیں - کتنے ڈائریکٹرز کا تعلق بلوچستان سے ہے اور کتنے جنرل منیجرز کا تعلق بلوچستان سے ہے -

جناب چیئرمین : جی ہے یہ انفارمیشن آپ کے پاس -

چوہدری امیر حسین : Sir یہ ایک قسم کا نیا ہی سوال ہے - یہ فریش نوٹس دے دیں تو پھر انفارمیشن دے دی جائے گی -

جناب چیئرمین : بہرحال اس وقت تک تو ان کے پاس انفارمیشن نہیں ہے۔

جناب منظور احمد لچکی : ایک بھی نہیں ہے جی -

جناب چیئرمین : ایک بھی نہیں ہے -

چوہدری امیر حسین : یہ انفارمیشن دے دی جائے گی -

جناب بوستان علی ہوتھی : صرف ایک ہے جی جو ایڈوائزر صاحب ہیں ان کے بیٹے ہیں جن کا تعلق بلوچستان سے نہیں ہے، لیکن ان کو رکھا گیا ہے بلوچستان کے حوالے سے -

جناب چیئرمین : مطلب جنرل منیجر ہیں وہ -

جناب بوستان علی ہوتھی : میں honourable Minister سے یہ پوچھ رہا تھا کہ یکم جنوری 1990ء سے یکم جنوری 1992ء تک 14 جنرل منیجرز اور ڈائریکٹرز appoint ہوئے ہیں - آیا موجودہ وزیراعظم نے appoint کئے ہیں یا نہیں؟ یہ تو سیدھی سیدھی سی بات ہے -

جناب چیئرمین : نہیں، نہیں، یہ appoint نہیں ہوئے یہ ہیں- یہ نہیں لکھا ہوا ہے کہ appoint ہوئے ہیں -

جناب بوستان علی ہوتھی : نہیں، نہیں، سر increase ہوئے ہیں - یہ دیکھیں یکم جنوری 85ء میں 85 تھے اور یکم جنوری 1992ء میں 99 ہوئے ہیں - 99 میں سے 85 کو نکال دیں 14 نئے appoint ہوئے ہیں -

جناب چیئرمین : ٹھیک ہے جی -

جناب بوستان علی ہوتھی : میں یہ پوچھ رہا ہوں کہ یہ موجودہ وزیراعظم نے appoint کئے ہیں یا اور کسی اتھارٹی نے کئے ہیں -

جناب چیئرمین : جی جناب چوہدری امیر حسین-

چوہدری امیر حسین : سر بورڈ آف ڈائریکٹرز ہے جو ان کو promote بھی کرتا ہے appoint بھی کرتا ہے -

جناب چیئرمین : جی ٹھیک ہے، جی جناب فصیح اقبال صاحب-

سید فصیح اقبال : یہاں بڑی دیر سے باتیں ہو رہی ہیں، علم نہیں ہے جس بات کا- پچھلی مرتبہ ڈیفنس منسٹر صاحب نے کہا تھا کہ جو Non-official Directors ہیں وہ گورنمنٹ مقرر کرتی ہے، باقی شئیر ہولڈرز کے ڈائریکٹرز ہوتے ہیں، باقی promoted ہیں-

جناب چیئرمین : جی نہیں یہاں پر بات جنرل منیجرز کی ہو رہی ہے -

چوہدری امیر حسین : جی نہیں میں اس میں ڈائریکٹرز کی بات کر رہا ہوں - ابھی ڈائریکٹرز کی بات آئی ہے جس میں ہمارے معزز دوست نے کہا Non-official Directors میں اس گورنمنٹ نے کتنے ڈائریکٹرز بنائے ہیں - Non-official باقی تو چلیں promotion کے اور اس میں Non-official

جناب چیئرمین : ان ڈائریکٹرز میں وہ جو سرکاری ہوتے ہیں وہ بھی شامل ہیں یا اور اگر ہیں تو -----

چوہدری امیر حسین : یہ ٹوٹل ہیں جی سارے ملا کے - Bifurcation میں ان کو بتا دوں گا -

جناب چیئرمین : دو قسم کے ڈائریکٹرز ہیں PIA میں - ایک جو وہاں ملازم ہیں ، ایک جو بورڈ آف ڈائریکٹرز کے ممبر ہیں - میرے خیال میں اب یہ کلئیر نہیں ہے کہ یہ جو ڈائریکٹرز ہیں یہ کون سے ہیں - یہ salary والے ہوں گے ناں-

(مداخلت)

چوہدری امیر حسین : ڈائریکٹرز تو ٹوٹل ہی یہاں دیئے گئے ہیں بہرحال اس کی

Bifurcation میں بتا دوں گا -

جناب چیئرمین : نہیں میرے خیال میں یہ وہ ہیں جو ملازمت میں ہیں - یہ وہ ڈائریکٹرز ہیں غالباً - ہاں pay scale دیا ہوا ہے -

چوہدری امیر حسین : اس کو کنفرم کر کے بتا دوں گا -

جناب چیئرمین : نہیں، نہیں یہی صحیح لگتا ہے -

پروفیسر خورشید احمد : سپلیمنٹری-

جناب چیئرمین : یہ فصیح صاحب، یہ وہ ہیں جو ملازمت میں ہیں - وہ جو ہیں ناں آپ جو سوال پوچھ رہے ہیں وہ علیحدہ ہے - وہ یہ پوچھ رہے ہیں کہ جی جو Non-official ہیں ڈائریکٹرز وہ کتنے ہیں اور کب appoint ہوئے ہیں - یہ پوچھ رہے ہیں آپ -

سید فصیح اقبال : جی ہاں ، جو گورنمنٹ nominate کرتی ہے -

جناب چیئرمین : جو گورنمنٹ nominate کرتی ہے -

سید فصیح اقبال : انہوں نے یہ بتایا تھا کہ-------

Mr. Chairman : We will meet again at 5.20 p.m. The House is adjourned.

[The House adjourned for prayers]

سید غوث علی شاہ: جی میں حاضر ہو گیا ہوں۔

جناب چیئرمین : شاہ صاحب آپ کی کمی بہت محسوس ہوتی رہی -

پروفیسر خورشید احمد : شاہ صاحب بڑے آپ کے لئے اشتہارات دیئے گئے بہت اشتیاق کا اظہار ہوا۔

سید غوث علی شاہ : بڑی خوشی ہوئی کہ آپ لوگوں نے محبت سے یاد کیا اور اشتہارات تک بات پہنچ گئی - میں حاضر ہوں اور میں نے کل پوری تیاری کی تھی یہاں دو گھنٹے بیٹھ کر۔ میں خود ہی حاضر ہوتا ، اچانک ایک میٹنگ لمبی ہوگئی پھر میں نے چوہدری صاحب کو کہا کہ آپ ذرا face کریں ، میں حاضر ہو جاتا ہوں -

جناب چیئرمین: ٹھیک ہے جی۔

سید غوث علی شاہ : بہرحال میں اب حاضر ہوں جو ان کا حکم ہے اسکی تعمیل کریں گے۔

جناب چیئرمین : جی یہ فرما رہے ہیں کہ جو یہ سوال نمبر 10 ہے اس ضمن میں یہ جنرل منیجرز اور ڈائریکٹرز کی تنخواہوں وغیرہ کے بارے میں سوال ہے تو یہ فرما رہے ہیں کہ یہ جنرل منیجرز کی بنیادی تنخواہ 5575 اور انہیں تنخواہ ٹوٹل مل رہی ہے 29726 تقریباً 30000 تو اس کا مطلب یہ ہے کہ بنیادی تنخواہ سے وہ 600 فی صد زیادہ ہے -

سید غوث علی شاہ : میں عرض کروں گا کہ اس کو اگر آپ examine کریں گے اور اس میں جو فلاسفی ہے اس کو اگر آپ دیکھیں گے اینکسچر III ہم نے ساتھ لگا دیا ہے - اب جیسے اکاموڈیشن ہے، ایک افسر ہے جنرل منیجر 5575 روپے اس کی تنخواہ ہے، اب رہائش اس کو دینا ہے اور رہائش ہی نہیں ، آپ اکاموڈیشن کی حالت دیکھتے ہیں کہ تین کمروں والا گھر کتنے پیسوں میں ملتا ہے - تو یہ ان کے رہائشی الاؤنس ہیں پھر یہ جو بکس اور میگزین ہیں ، ایک سرونٹ ان کو دیا جاتا ہے ، ایک ڈرائیور کی تنخواہ ہے تو یہ سارے ان میں شامل ہیں ان کی جو اور سہولتیں شامل کی گئی ہیں - اور پھر یہ جو ادارے ہیں پی آئی اے یا اس قسم کے ان کے انٹرنیشنل لیول کا بھی خیال رکھا جاتا ہے کہ

[The House re-assembled after interval with Mr. Chairman (Mr. Wasim Sajjad) in the Chair]

جناب چیئرمین : جی آپ کا سوال تھا فرمائیے -

پروفیسر خورشید احمد : میں ذرا وزیر محترم کی توجہ اس طرف مبذول کروانا چاہتا ہوں - جواب کو quickly میں نے دیکھا ہے ڈائریکٹرز اور جنرل منیجرز ، بنیادی تنخواہ اور جو ٹوٹل مشاہرہ لیتے ہیں اس میں جنرل منیجرز کی 550 فی صدی اور ڈائریکٹرز کی 600 فی صدی بنیادی تنخواہ سے دوسرے emoluments زیادہ ہیں- Perks اور ان میں جو چیزیں quantified نہیں ہیں یعنی کلب ممبر شپ ، پروفیشنل انسٹی ٹیوٹ ایسوسی ایشن ممبر شپ ، کار شامل نہیں ہیں ، تو یہ بڑا ہی irrational انتظام ہے تنخواہ کا - wasteful جناب چیئرمین ! یہ 600 فی صدی زیادہ ہے بنیادی تنخواہ سے دیکھیں ناں بنیادی تنخواہ ہے جنرل منیجر کی 5575 اور ٹوٹل اس کو مل رہا ہے 29726 اسی طرح سے ڈائریکٹرز کی بنیادی تنخواہ 6300 روپے اور انہیں مل رہے ہیں 38660 روپے اور اس کے اندر بھی وہ شامل نہیں ہے جو تین پرکس ہیں - تو اس کے معنی ہیں کہ بنیادی تنخواہ جو ہے (نیچے آپ ڈھانچہ بھی دیکھیے) مثلاً جنرل منیجر کی بنیادی تنخواہ جو ہے اس سے اور جو دوسرے فائدے اور perks ہیں وہ ملا کر کے دیکھیں تو six times, seven times زیادہ ہو جاتے ہیں - اور یہ سب انکم ٹیکس کے چکر ہوتے ہیں - اور اس کا wasteful بھی یہی ہے تو کیا وہ یہ سارا سسٹم scrutinise کرنے کی ضرورت محسوس نہیں کرتے ہیں -

جناب چیئرمین : جی جناب چوہدری امیر حسین صاحب یہ دیکھا آپ نے-

چوہدری امیر حسین : شاہ صاحب آگئے ہیں جی -

جناب چیئرمین : آگئے ہیں شاہ صاحب -

comparatively دیگر ائرلائنز کو دوسرے ملکوں میں کیا ملتا ہے - تو فی الحال جو طریقہ ہے وہ یہی ہے اب جیسے D/A ہے - 200 روپے آپ دیکھیں 200 روپے میں کیا ہوتا ہے لیکن D/A ہے ہی 200 روپے تو اس طرح کہ یہ ضرور ان کے ہیں طریقہ کار جس پر یہ معاملہ آج تک چل رہا ہے -

جناب چیئرمین : جی جناب فصیح اقبال صاحب - سپلیمنٹری سوال-

سید فصیح اقبال : خوش قسمتی سے وزیر خزانہ بیٹھے ہوئے ہیں- وزیر دفاع صاحب کا یہ جو سوال ہے نہ وزیر خزانہ صاحب کا، تنخواہ میں پوچھ رہا ہوں ممبروں کی - اب آپ کو پتہ چلا کہ perks کیا ہوتے ہیں ؟ 69000 یہ بھی کم ہیں - میں سمجھتا ہوں کہ ممبروں کے لئے کیا ہو رہا ہے یعنی ممبروں کو کوئی الاؤنس ، ٹیلیفون آپ نے دیا ہے - ایک ایک ممبر کا ٹیلیفون بل چھ چھ ہزار ہو گیا ہے ہم لوگ دوسروں کے لئے نوحہ خوانی کر رہے ہیں اور ہمارے لئے کون پوچھنے والا ہے - یعنی آج جو لالیکا صاحب نہیں ہیں، منسٹر نہیں ہیں-

جناب چیئرمین : جی جناب شاہ صاحب-

سید غوث علی شاہ : میں محسوس کرتا ہوں ، یہ ہمارے قابل احترام فصیح اقبال صاحب نے جو بات کی وہ بات صحیح ہے کہ یہ جو لوگ ہیں ناں یہ اتنا قوم کے لئے کرتے ہیں ، مگر ان کے فائدے اتنے نہیں ہیں- proportionally جو ضرور ہونا چاہیئے-

and I think that requires a consideration. I definitely hundred per cent support the views of Senator Faseih Iqbal.

جناب چیئرمین : کیوں جی وزیر خزانہ صاحب آپ بھی سپورٹ کرتے ہیں

چوہدری امیر حسین : یہ تو مشترکہ ہو گیا ناں جناب-

جناب چیئرمین : جی جناب خواجہ آصف صاحب-

خواجہ محمد آصف : بات یہاں پر نہیں ختم ہو جاتی، ان سب کو فیملی کے

ساتھ فری ٹکٹ ملتے ہیں۔ جب ہم لوگوں کو 30000 کے صرف ملتے ہیں اس کے اوپر بھی قدغن ہے اور یہ جو ہیں یہ کوئی comparison ہی نہیں ہے - جو انہوں نے الاونسز اور تنخواہیں ان لوگوں کی بتائی ہیں -

پروفیسر خورشید احمد : لیکن مشکل یہ ہے کہ ٹیکس سسٹم آپ کو بدلنا پڑے گا اس کے لئے، اس کے بغیر آپ اس پورے سسٹم کو rationalise نہیں کر سکتے - اور میری کوشش یہی تھی کہ اس کے اندر ایک equity ہے اسے آپ دیکھیں -

جناب چیئرمین : جی دوسرا سوال نمبر 11 راجہ افضل خان - کوئی ضمنی سوال۔

راجہ محمد افضل خان : میرا ضمنی سوال اس پر یہ ہے کہ یہ پارٹ (اے) میں جواب انہوں نے دیا ہے ، "ہاں" یعنی جتنے ایڈھاک appointees تھے ان کو ہم نے نکال دیا ہے - میرا اس پر ضمنی سوال یہ ہو گا کہ آیا جتنے ایڈہاک ملازمین آپ کے تھے ان میں سے پبلک سروس کمشن کے امتحان کے بغیر کتنے لوگوں کی ملازمتیں آپ نے کنفرم کی ہیں -

جناب چیئرمین : جی جناب وزیر دفاع صاحب - میرے خیال میں یہ آپ ہی کا ہے۔

سید غوث علی شاہ : میری گزارش یوں ہے کہ اصول یہ طے ہوا تھا کہ جتنے بھی ایڈہاک لیکچرار دو سال یا دو سال سے زیادہ سروس کر چکے ہیں - ان سب کو en bloc میں regularise کیا جائے۔ باقی جو اس سے کم سروس والے تھے ان کے نکلنے کے دو اسباب بنے۔ ان کو بھی وہی حقوق تھے جو اوروں کے تھے کہ فیڈرل پبلک سروس کمیشن کے ذریعے یہ انڈکشن ہوتی ہے - تو جب فیڈرل پبلک سروس کمیشن سے لوگ سیلکٹ ہو کے آئے ان کو اکاوموڈیٹ کیا گیا اور باقی جو دو سال سے کم تھے - ان کو جانا پڑا - اور اس دوران میں یہ سہولت ان کے لئے بھی حاصل تھی - وہ اگر چاہتے تو بھی اپلائی کر سکتے تھے - اور compete کر سکتے تھے - لیکن ابھی بھی ان کے لئے اوپن ہے - یہ نہیں ہے جب تک vacancies تھیں تب تک ان کو continue کیا گیا جیسے ہی فیڈرل پبلک سروس کمیشن کے selectees آگئے تو دو سال سے کم سروس والوں کو جانا پڑا -

جناب چیئرمین : یہ کون سے سوال کا جواب۔

راجہ محمد افضل خان : جناب میرا سپلیمنٹری سوال یہ تھا میں ایک بار پڑھ دیتا ہوں-

"whether it is a fact that the services of ad-hoc lecturers of the Federal Government educational institutions and Cantonment institutions have been terminated?"

جناب چیئرمین : جی وہ کہتے ہیں صحیح ہے-

راجہ محمد افضل خان : اس کا جواب آیا ہے - جناب ""yes اس پر سوال میں نے یہ کیا - کہ کوئی ایسے ad-hoc appointees ہیں جن کی سروسز کنفرم ہوگئیں ہیں- یہاں جواب میں تو یہ آتا ہے جی کہ سب نکال دیئے-

سید غوث علی شاہ : یہ صحیح سوال ہے -اس کا میں جواب دیتا ہوں -
It will satisfy the honourable Senator.
اس طرح کل 79 لیکچرار بنے جو فیڈرل پبلک سروس کمیشن سے تو سلیکٹ نہ ہو سکے لیکن اس اصول پر دو سال سے زیادہ سروس کر چکے تھے - تو 79 لیکچرار کی regularisation of service کے لئے ہر چھ مہینے بعد extension کی سمری بھیجی جاتی ہے - till they get themselves selected وہ سمری بھیجی ہوئی ہے
for the approval to the Prime Minister and they will continue, till vacancies are there and till they qualified to be selected through the Federal Public Service Commission.

راجہ محمد افضل خان : نہیں جناب نہیں -

جناب چیئرمین : یہ سوال یہ پوچھ رہے ہیں کہ جن ایڈہاک لیکچراروں کو آپ نے کنفرم کر دیا ہے ....

راجہ محمد افضل خان : جس طرح یہ 79 کا figure بتا رہے ہیں ناں جی

اسی طرح کوئی figure بتائیں

جناب چیئرمین : سوال یہ ہے کہ آپ نے پوچھا کہ کچھ terminate کئے ہیں۔

راجہ محمد افضل خان : یہ ذرا گول مول کر جاتے ہیں۔

جناب چیئرمین : سوال ان کا یہ تھا کہ آپ نے کوئی ایڈہاک لیکچرار terminate کئے ہیں۔ آپ نے کہا کئے ہیں - اب یہ پوچھ رہے ہیں کہ اب ایسے بھی کوئی ایڈہاک لیکچرار ہیں جن کو کنفرم کیا ہے۔ یہی سوال ہے ناں آپ کا کہ جن کو ٹرمینیٹ نہیں کیا آپ نے یعنی انہوں نے کچھ اس کے مطابق -

Syed Ghous Ali Shah: I think, if I have not been able to make a clear statement.

میں کہتا ہوں جن کی بطور ایڈہاک دو سال سے زیادہ سروس تھی ....

جناب چیئرمین : ان کو کنفرم کیا آپ نے۔

سید غوث علی شاہ : ان کو کنفرم نہیں کیا ہے - ان کی سروسز ہر چھ مہینے کے لئے extend کر رہے ہیں۔

so they are to be retaind till either they are.....

جناب چیئرمین : ٹھیک ہے - وہ کہتے ہیں کہ ہم نے کنفرم نہیں کیا - لیکن جن کی دو سال سروس ہو چکی ہے ان کو نکالا نہیں گیا، ان کو ہم extend کرتے جا رہے ہیں اور کرتے رہیں گے جب تک کوئی vacancy نہیں مل جاتی - اس میں ان کو کنفرم کریں گے -

راجہ محمد افضل خان : جناب والا ! گزارش یہ ہے کہ جن کی سروس ایک سال کی ہے اس کو تو نکال دیا۔ جو دو سال کراس کر گیا اس کو رکھتے جائیں وہ تو over-age ہوتا جائے گا - اور اب پوزیشن یوں ہے جی کہ اب اگر یہ واضح بات کریں - منسٹر صاحب، تو کئی لوگ ایسے ہیں جو پانچ پانچ چھ چھ سال سے ایڈہاک پر چلائے جا رہے

ہیں

جناب چیئرمین : وہ تو یہ کہ بیٹھے ہیں ناں کہ وہ کہتے ہیں کہ کر رہے ہیں ہم اس طرح تاکہ کوئی vacancy مل جائے تو ہم کنفرم کر دیں -

سید غوث علی شاہ : نہیں جناب - وہ رول کوالیفائی کریں ناں- دو سال اور جن کو تین سال ہوگئے اور فیڈرل پبلک سروس کمیشن کی competition میں اگر پاس declare نہیں ہو سکتے ہیں تو ان کو ہم ایک موقع فراہم کر رہے ہیں

for extending their services for all six months till retirement or till they are able to qualify. They are able to get through the Federal Public Service Commission.

جناب چیئرمین : جناب سید فضل آغا صاحب -

انجینئر سید محمد فضل آغا : منسٹر صاحب سے گزارش کروں گا کہ سمجھ میں ان کا criteria نہیں آیا کہ ایڈہاک appointment تو انہوں کر لی - لیکن ان کے جن کے دو سال سے ایک دو مہینے کم بھی ہوں ان کو یہ نکال رہے ہیں اور جن کے دو سال سے زیادہ ہیں ان کو یہ continue کر رہے ہیں - تو یہ کوئی واضح پالیسی سمجھ میں نہیں آ رہی کہ کس قسم کی پالیسی ہے یا تو وہ جو دو سال سے کم ہیں ان کو بھی continue کریں ، پھر ان کو بھی موقع فراہم کرتے - سب پبلک سروس کمیشن میں جاتے یا پھر once for all جتنے بھی ایڈہاک ایمپلائز ہیں - سب کو نکال دیتے یا پبلک سروس کمیشن کو آفر کرتے- ایسی پالیسی میری سمجھ میں نہیں آئی کہ اگر دو سال کم سروس ملے تو ان کو آپ نے نکال دیا ہے اور جن کی زیادہ ہے اس کو آپ نے رکھ لیا تو اس کے لئے criteria کیا ہے یا

what is the logic behind it?

جناب چیئرمین : جی جواب دیں گے اس کا کوئی -

انجینئر سید محمد فضل آغا : اس کا جواب چاہتے ہیں ناں جی -

سید عباس شاہ : یہ پرائم منسٹر صاحب کے ساتھ، ایک سال پہلے یا نو مہینے ہوں گے - ہماری سینٹ کی میٹنگ ہوئی تھی وہاں پر ہم نے ان کو درخواست کی تھی کہ دو سال سے زیادہ جن کی سروس ہو ان کو نہ ٹرمینیٹ کیا جائے۔

and he agreed on that. I think that must be the policy.

(interruption)

Syed Ghous Ali Shah: We are getting their services extended for every six months.

جناب چیئرمین : شکریہ! اگلا سوال نمبر 12 ، اشتیاق اظہر صاحب -

*12. Syed Ishtiaq Azhar: Will the Minister Incharge of the Establishment Division be pleased to state the names of officers approved for promotion in Grade 22 during the regime of caretaker Prime Minister and that of present Government indicating also the place of their present posting?

Ch. Amir Hussain: (a) The list of officers approved for promotion to BPS-22 during the Caretaker regime is given as Annexure-I.

(b) The list of officers promoted and posted to BPS-22 posts by the present government is given as Annexure-II.

(c) The list showing the present posting of the officers listed in Annexure I and II is given as Annexure III.

Annexure-I

LIST OF OFFICERS APPROVED FOR PROMOTION TO BPS-22 DURING THE CARETAKER REGIME

Secretariat Group

1. Mr. Ahmad Rashid Siddiqui.
2. Mr. Mazhar Rafi.
3. Choudhary Shaukat Ali (Retired on superannuation on 20th March, 1991).
4. Mr. Ahadullah Akmal.
5. Mr. Fateh Khan Khajjak.
6. Mr. Imtiaz Ahmad Sahibzada.
7. Mr. Muzaffar Ahmad.
8. Mr. Fazal Illahi Malik.
9. Mr. Khalid Jawed.
10. Mr. T. Z. Farooqi.
11. Qazi M. Alimullah.
12. Mr. Muhammad Ahmad Sadick.
13. Mr. Abdul Karim Lodhi.
14. Mr. Muhammad Mashud Usmani.
15. Mr. Aslam Iqbal.
16. Dr. Muhammad Arshad Malik.
17. Mr. Inam-ul-Haq.
18. Mian Mumtaz Abdullah.
19. Mr. Muhammad Irshad Khan.

District Management Group:

20. Mr. A. A. Naseem.
21. Mr. Pervez Ahmad Butt.

Police Service of Pakistan:

22. Mr. Abdul Qayyum Khan.
23. Mr. Nazeer Ahmad Malik.
24. Mr. Zafar Iqbal Rathore.

Accounts Group:

25. Mr. Mashkoor Ahmad Khan.

Customs and Excise Group:

26. Mr. G. A. Jehangir.

Annexure-II

LIST OF OFFICERS PROMOTED AND POSTED TO BPS-22 BY THE PRESENT GOVERNMENT

Secretariat Group:

1. Mr. Muhammad Lutfullah.
2. Mr. Inam-ul-Haq.
3. Mian Mumtaz Abdullah.
4. Mr. Aslam Iqbal.
5. Mr. Muhammad Irshad Khan.

District Management Group:

6. Haji Muhammad Akram.
7. Syed Naseer Ahmad.

Police Service of Pakistan:

8. Mr. Nisar Ahmad Cheema.
9. Syed Saadat Ali Shah.
10. Mr. Muhammad Nawaz Malik.

Income Tax Group:

11. Shaikh Sajjad Hasan.

Annexure-III

PRESENT POSTING OF OFFICERS (BPS-22) LISTED IN ANNEXURE I & II

Secretariat Group:

1. Mr. Ahmad Rashid Siddiqi,
   Secretary, Health Division.
2. Mr. Mazhar Rafi,
   Secretary, Religious Affairs Division.
3. Mr. Ahadullah Akmal,
   President,
   Bankers Equity Limited, Karachi.
4. Mr. Fateh Khan Khajjak,
   Senior Member, Board of Revenue,
   Government of Baluchistan, Quetta.

5. Mr. Imtiaz Ahmad Sahibzada,
Secretary, Environment and Urban Affairs Division.

6. Mr. Muzaffar Ahmad,
Chairman, National Tariff Commission,
Islamabad.

7. Mr. Fazal Illahi Malik,
Secretary, Defence Production Division,
Rawalpindi.

8. Mr. Khalid Jawed,
Secretary, Finance Division,
Islamabad.

9. Mr. T.Z. Farooqi,
Secretary, Industries Division,
Islamabad.

10. Qazi M. Alimullah,
Principal Secretary to the Prime Minister,
Islamabad.

11. Mr. Muhammad Ahmad Sadick,
Secretary, Kashmir Affairs and Northern Affairs Division,
Islamabad.

12. Mr. Abdul Karim Lodhi,
Secretary, Statistics Division,
Islamabad.

13. Mr. Muhammad Mashud Usmani,
Chairman, Rice Export Corporation,
Karachi.

14. Mr. Muhammad Lutfullah,
Secretary, Food and Agriculture Division,
Islamabad.

15. Mr. Inam-ul-Haq.
Secretary, Women Development Division,
Islamabad.

16. Mian Mumtaz Abdullah,
Chairman, Corporate Law Authority,
Islamabad.

17. Mr. Aslam Iqbal,
Principal, Pakistan Administrative Staff College,
Lahore.

18. Mr. Muhammad Irshad Khan,
Additional Secretary, Law and Justice Division,
Islamabad.

19. Dr. Arshad Malik,
Chairman, Trading Corporation of Pakistan.

سید اشتیاق اظہر : ضمنی سوال - یہ انہوں نے بتایا ہے کہ سیکرٹریٹ گروپ کے 19 افسران تھے - جن کو Care taker Prime Minister نے بائیسویں گریڈ میں پروموٹ کر دیا تھا - ان میں کتنے افسران ہیں جو پروموٹ ہو کر بائیسویں گریڈ میں کام کر رہے ہیں اور کتنے افسران ہیں جن کو پروموٹ نہیں کیا گیا تھا -

جناب چیئرمین : پروموٹ تو کر دیتے ہیں -

سید اشتیاق اظہر : لیکن اس پر عمل نہیں کیا گیا -

جناب چیئرمین : اچھا، عمل نہیں کیا گیا - جی جناب چوہدری امیر حسین صاحب -

چوہدری امیر حسین :approve ہونا اور بات ہے اور باقاعدہ یعنی یہ ہوتا ہے ناں approve ہونا-

That persons quailifies be on that very post

تو اس میں سے تقریباً سارے ہی ہو گئے ہیں ماسوائے ایک ابھی رہتا ہے جی - باقی سارے ہو گئے ہیں جی-

جناب چیئرمین : ایک رہ گیا ہے جی - وہ کون سا ایک ہے جی -

ایک معزز رکن : ایک آدمی کے ساتھ کیوں یہ خصوصیت برتی گئی ہے -

جناب چیئرمین : یہ ایک آدمی کون رہ گیا ہے جی -

چوہدری امیر حسین : جناب والا! ان کا نام ڈاکٹر ارشد ہے -

جناب چیئرمین : جی ڈاکٹر ارشد رہ گیا ہے - جی کوئی اور ضمنی سوال -

سید اشتیاق اظہر : جناب والا! میں یہ واضح کرنا چاہوں گا کہ ایک نہیں چار رہ

گئے تھے اور اس کے بعد بھی لوگ پروموٹ ہوئے ہیں - یعنی آؤٹ آف کیڈر ترقی دی گئی- لیکن ان 4 افراد کے بارے میں کیا وجہ ہے کہ پروموٹ ہونے کے باوجود ان کی posting نہیں ہوئی؟

چوہدری امیر حسین : جناب! گزارش یہ ہے کہ جب ایک آدمی approve ہو جاتا ہے اور پھر جس پوسٹ کے against اسے ہم وہاں actually post کرتے ہیں تو وہ دیکھا جاتا ہے یعنی اس پوسٹ کے لحاظ سے کوئی ٹیکنیکل پوسٹ ہے - کوئی ہے تو پھر وہاں اس کو پوسٹ کیا جاتا ہے - تو یہ بات درست نہیں کہ 4 افراد رہتے ہیں - اس میں سے ایک رہتا ہے - تو جونہی competency کے لحاظ سے وہ پوسٹ آتی ہے ان کو بھی وہاں لگا دیا جائے گا-

He has already been approved.

Mr. Chairman : O.K.

سید اشتیاق اظہر : جناب! میرا کہنے کا مقصد یہ ہے کہ ایک شخص سینئر ہے اور apporve ہو گیا ہے - لیکن اس سے جونیئر پروموٹ کئے جا رہے ہیں - اس سے ان کی سینیارٹی متاثر ہوتی ہے - تو اس کا کیا جواز بنتا ہے -

جناب چیئرمین : جی جناب!

چوہدری امیر حسین : جناب والا ! اگر ایک آدمی qualify کر لیتا ہے after the approval to be posted at a particular post. وہ تو سارے ہی ہو جاتے ہیں - اور بہت سے ایسے کیس ہیں 18 سے 19 میں اور 19 سے 20 میں اور 20 سے 21 میں جو apprvove تو ہو جاتے ہیں qualify تو ہو جاتے ہیں - لیکن vacancy کے لحاظ سے اس کو وہاں لگا دیا جاتا ہے -

جناب چیئرمین : وہ یہ کہہ رہے ہیں کہ یہ approve ہو گیا ہے- اس کے بعد آپ نے اور promote کرکے پوسٹ بھی کر دیئے ہیں اور وہ وہیں کے وہیں بیٹھے ہوئے ہیں -

چوہدری امیر حسین : جناب میں گزارش کرتا ہوں کہ اس پوسٹ کے لحاظ سے اگر کسی کو وہاں پر لگا دیا جائے that is different thing.

جناب چیئرمین : لحاظ والی بات تو تب ہو کہ کوئی ٹیکنیکل چیز ہے - لیکن جو جنرل پوسٹیں ہوتی ہیں جیسے اس لسٹ میں ایسے افسر موجود ہیں جن کو آپ نے approve کر دیا ہے لیکن یہ صحیح کہہ رہے ہیں کہ وہ کافی عرصہ بغیر jobs کے بیٹھے رہے - وہ ایسے ہیں جو گریڈ 22 پر لگ سکتے ہیں ....

چوہدری امیر حسین : جناب والا ! آہستہ آہستہ سب کو لگا رہے ہیں-

جناب چیئرمین : جی - وہ آہستہ آہستہ لگا رہے ہیں -

That brings us to the end of the question hour.

جی جناب حافظ صاحب !

حافظ حسین احمد : جناب والا! نمبر 16 تک آپ پہنچ گئے اور آپ نے پھر پیچھے سے شروع کر دیا-

جناب چیئرمین : جی وہ رہ گئے تھے -

حافظ حسین احمد : جناب ! اگر وہ رہ گئے تھے تو اس میں ہمارا تو قصور نہیں تھا - اگر وزراء نہیں آئے تو اس کی سزا آپ ہمیں دے رہے ہیں -

جناب چیئرمین : نہیں - سزا میں نہیں دے رہا وہ تو پہلے نمبر پر تھے - جب وزرا آگئے ہیں اور وہ پہلے ہیں تو ان کو پہلے ہی لینا ہے -

حافظ حسین احمد : جناب ! اگر وزرا نہیں تھے تو آپ ان کو نہ لیتے اور آگے آپ چلاتے ....

جناب چیئرمین : پھر وہ حضرات جن کے سوالات ہیں وہ کہتے کہ ہمارے کدھر گئے -

حافظ حسین احمد : جناب ! ہم توحضرات نہیں - لیکن ہم بھی ممبران میں شامل ہیں -

جناب چیئرمین : باقی بھی ریکارڈ کا حصہ ہیں They are taken as read- ان کا باقاعدہ جواب دیا ہے -

حافظ حسین احمد : جناب والا! ان پر ہمارے ضمنی سوالات ہیں -

*17. Hafiz Hussain Ahmed: Will the Minister for Railways be pleased to state whether it is a fact that the Coolies at Railway Stations on the main lines, particularly, Lahore, Sialkot, Multan, Peshawar, Rawalpindi and Karachi are involved in large-scale black marketing of tickets, if so, the action, if any, taken against them?

Haji Ghulam Ahmed Bilour: Yes. There are complaints of black marketing of tickets by some sections of this society including coolies at big stations. This is because of greater demand for travel than the accommodation available. Surprise raids/checks are made by the officers and Inspectors regularly to curb this mal-practice. Railway staff can only apprehend its coolies as outsiders are beyond its jurisdiction. Coolies caught red handed are discharged from service by the Cooly Contractor. The following number of coolies have been dismissed:-

Karachi	=	43
Multan	=	21
Lahore	=	10
Rawalpindi	=	3
Sukkur	=	3

Quetta

Efforts are made to ensure that black marketing of tickets is reduced to the barest minimum.

*18. Hafiz Hussain Ahmed: Will the Minister for Railways be pleased to state the steps taken by the Government to make the Railways journey comfortable, to upgrade the standard of dining cars and cleaning and renovating the toilets, ensuring adequate water supply and an end the frequent search of passengers by Railway Police?

Haji Ghulam Ahmed Bilour: Efforts are continued to ensure basic ameninties to the travelling public. Special measures adopted to make the journey comfortable including the following:-

(1) Passenger coaches are bieng refurnished. Entire rakes of Tezgam, Subuk Kharam, Subuk Raftar have been renovated. One of the four rakes of Khyber Mail has also been renovated and the remaining three are in the Workshop for similar improvement. All Express trains rakes will be similarly improved.

(2) Gangs of repairing teams have been provided at the major stations to attend the minor repair work on the spot.

Question hour being over. the remaining questions and their answers are taken as read.

(3) All the lower class coaches having wooden seats are being provided with cushions to improve seating accommodation.

(4) Special attention is given to the cleanliness of the passenger coaches/compartments and toilets at major stations.

(5) Water filling in the over-head tanks is done without fail at stations provided with this facility.

(6) A.C. lower class service has been introduced on Awam Express, Shalimar and Tezgam.

(7) Utility packs containing soap, face towel, polythene commode seats are provided free to A.C. Sleeper passengers.

(8) Close circuit T.V. has been provided in the parlour cars of Shalimar Express train and at Platforms at Lahore, Karachi, Rawalpindi and Faisalabad stations.

(9) First Aid box is provided with Guard Incharge for any emergency during train run.

(10) 'Safar Ki-Dooa', is also broad-cast at major stations.

(11) Police force provided on the train for safety of passengers.

(12) For improving the catering new dining cars

contractors have been appointed. Railway plans to redesign the dining cars on important trains like Shalimar for self service facility through the counter.

2. Efforts are continued for providing amenities capable of satisfying the passengers requirements during the train run.

*19. Mir Sohrab Khan Khosa: Will the Minister Incharge of the Establishment Division be pleased to state the number of posts of Section Officers in BPS-18 to be filled in through promotion and the time by which the Departmental Promotion Committee will meet for the purpose?

Ch. Amir Hussain: No vacancy of Section Officer in BPS-18 is available to consider promotion of Section Officers from BPS-17 to BPS-18. The Departmental Promotion Committee will be convened as and when sufficient number of vacancies of Section Officers in BPS-18 become available.

*20. Syed Muhammad Fazal Agha: Will the Minister for Defence be pleased to state whether all weather day and night landing facilities are available at the Quetta Airport, if not, its reasons and the time by which these will be made available?

Syed Ghous Ali Shah: Day landing facilities are fully available to Quetta Airport. Night landing facilities are not envisaged due to the peculiar terrain en-route and at Quetta which severely inhibits regular night civil aircraft operations.

*21. Syed Iqbal Haider: Will the Minister for Interior be

pleased to state:

(a) names of the police officers suspended by the government for their maltreatment against the journalists Ms. Miriana Babar and Zamir Siddiqui on 19th November, 1992, in Islamabad;

(b) names and designation of the authority conducting inquiry in the aforesaid incidents; and

(c) findings of the aforesaid inquiry and the action taken against the persons involved in the aforesaid incident?

(Reply not received)

*22. **Raja Muhammad Afzal Khan:** Will the Minister for Information and Broadcasting be pleased to state:

(a) the steps taken by the Government to stop the Indian interruption in the broadcasting of Radio Pakistan; and

(b) whether it is a fact that there are certain accords signed between the two countries not to interrupt the broadcasting, if so, the action, if any, taken in the light of these accords?

Mian Abdul Sattar Laleka: (a) All India Radio is not interrupting the broadcasts of Radio Pakistan.

(b) There is no such accord between the two countries.

*23. Prof. Khurshid Ahmed: Will the Minister for Interior be pleased to state:

(a) whether it is a fact that 22 kanals and 11 marlas of private land, bearing khasra Nos.1 and 2 in Shakargarh, District Narowal (previously District Sialkot) was acquired by the Pakistan Rangers in 1988-89; if so, the value assessed for this land; and

(b) whether compensation for this land has been paid to the owners, if not, its reasons and the time by which it will be paid?

Ch. Shujat Hussain: (a) Yes. The value assessed by the Revenue Department was Rs. 20,50,612/20.

(b) No. Payment could not be made due to non allocation of funds. Efforts are being made to get allocation of funds. Payments will be made as soon as funds become available.

*24. Prof. Khurshid Ahmed: Will the Minister for Interior be pleased to state whether it is a fact that the column of date of birth/age has been omitted in the computerised National Identity Cards, if so, its reasons?

Ch. Shujat Hussain: Yes, the column of date of birth/age has been omitted in the news computerized identity cards, due to the reasons that:-

(i) the identity card is a certificate of national status as a

Pakistani citizen and not a birth certificate.

(ii) No proof of birth date/year was asked while issuing National Identity Card. Whatever, the applicant declared was accepted.

(iii) only birth certificate and school matric certificate is the proof of date of birth.

(iv) public and users of identity cards had started using identity cards as a birth certificate which was not correct. Some of the applicants went on changing their date of births frequently to achieve their ulterior motive.

In order to protect the computerized data base and identity cards the Government had decided not to include the birth column in it. However, the year of birth is being mentioned in national identity card at 4th and 5th position of citizen code number.

*25. Syed Abdullah Shah: Will the Minister for Railways be pleased to state whether it is a fact that the stop of Bolan Mail at Bhan Sayedabad in District Dadu has been discontinued, if so, its reasons?

Haji Ghulam Ahmed Bilour: Yes, stopage of Bolan Mail 3 UP/4 Dn was discontinued from Bhan Sayedabad Station with effect from 15-10-1991 in the Winter, 1991 Time Table, being least patronized. Only 14 passengers with an average earning of Rs. 90/- per day had been travelling by this train.

*26. Syed Abdullah Shah: Will the Minister for Railways be pleased to state:

(a) the extent of damage caused to the Railway lines/tracks in Sindh and Pubjab due to the recent floods and heavy rains; and

(b) the steps so far taken by the Government to restore these lines for normal and safe traffic?

Haji Ghulam Ahmed Bilour: Details of damages caused to Railway track in Punjab and Sindh Provinces due to recent floods and heavy rains are given as under:

1. Punjab

(i) Due to breaching of Sher Shah Bund, track between Sher Shah and Muzaffargarh was badly damaged and breached at two locations.

(ii) Between Sargodha and Khushab about 22 kilometers track was heavily damaged due to floods.

(iii) On Malikwal-Khushab Section about 7 kilometers track was badly damaged.

(iv) Railway track on Wazirabad, Sialkot, Narowal section was badly affected.

(v) Slight damage was caused to Guide Bund at Alexandra Bridge near Wazirabad.

(vi) The sections between Malikwal-Bhera and Malikwal-Dandot were also badly damaged.

The cost of the above damages has been worked out to about Rs. 92.50 millions.

2. Sindh

(i) Railway line on Kotri-Dadu section was breached at three places due to heavy rains in the adjoining hills. These damages were further supplemented by river flow.

(ii) Mirpurkhas-Nawabshah meter-gauge section was badly damaged due to rains and remained under water for over a month.

(iii) The main line from Hyderabad Railway station to Khairpur Railway station was affected at various locations due to heavy rains, thus necessitating imposing of speed restrictions.

(iv) The railway line between Hyderabad-Mirpur Khas was also affected by heavy rains.

The cost of the above damages has been assessed at about Rs. 21.00 millions.

(b) Prompt action was taken and all the railway sections which were affected by the floods and heavy rains were repaired and restored for train service in the shortest possible time and as such there was no major interruption to train operations on the main line.

*27. **Syed Abdullah Shah:** Will the Minister for Railways be pleased to state the annual profit earned or loss sustained by Pakistan Railways from the following railway stations:

(a) LANDHI (b) MALIR (c) MALIR HALT (d) JAMSHORO/SINDH UNIVERSITY (e) TANDO ADAM (f) PADDIDAN?

Haji Ghulam Ahmed Bilour: Railway administration only maintain station earnings and no separate accounts in respect of profit or loss of each station is prepared. The earnings of the requisite stations for the financial year 1991-92 are given as under:-

Name of Station	Earnings
(a) Landhi.	41,725,185
(b) Malir	189,986
(c) Malir Halt	97,736
(d) Sind University	1,634,906
(e) Tando Adam	21,105,451
(f) Padidan	6,232,771

*28. **Syed Faseih Iqbal:** Will the Minister for Interior be pleased to state the total number of Civil Armed Forces deployed in Baluchistan and the number of posts established along the International frontiers?

Ch. Shujat Hussain: Frontier Corps Baluchistan with a total strength of 34023 (of All Ranks) is functioning in the Baluchistan Province. In all 52 posts, 32 posts along Pak-Afghan Border and 20 posts along Pak-Iran Border, have been established by the Frontier Corps.

*29. Syed Faseih Iqbal: Will the Minister for Railways be pleased to state:

(a) whether there is any proposal under consideration of the Government to convert the narrow gauge track on Bostan Railway section into broad gauge track, if so, when; and

(b) whether it is a fact that the proposal to electrify the railway track between Quetta and Sibi section has been dropped, if so, its reasons?

Haji Ghulam Ahmad Bilour: (a) No proposal is under consideration of the Government to convert the Narrow Gauge Railway Line from Bostan to Zhob into broad gauge.

(b) Yes, the proposal to electrify the railway track between Quetta and Sibi has been dropped as it was not found feasible.

*30. Mr. Abdur Rahim Khan Mandokhel: Will the Minister for Defence be pleased to state:

(a) the number of schools and colleges running in the Cantt/Garrisons in the country, indicating also their city-wise breakup;

(b) whether it is a fact that the staff working in the said schools and colleges is deprived of medical allowance, medical leave, long-leave, maternity-leave, etc., if so, its reasons; and

(c) whether it is a fact that medical allowance of the employees of the said schools and colleges has been deducted during the years 1989-90, 1990-91 and 1991-92, if so, its reasons and the time by which it will be returned?

Syed Ghous Ali Shah: (a) 22 colleges and 243 schools in the Cantts/Garrisons are running in the country. Cantt. wise breakup of these institutions is enclosed as Annex.

(b) No.

(c) No.

(Annexure has been placed in the Senate Library).

*31. Mir Shorab Khan Khosa: Will the Minister for Defence be pleased to state:

(a) the total number of persons appointed in different groups of PIA from December, 1990 to November, 1992;

(b) the number of persons belonging to Balochistan indicating also their names and addresses and groups; and

(c) the procedure adopted for these appointments?

Syed Ghous Ali Shah: (a) 622. Group-wise/Domicile-wise detail is at Appendix-I.

(b) 18. Names and addresses of these 18 employees are at Appendix-II.

(c) Recruitment is made according to laid down procedure in PIA service regulations i.e., advertisement, merit etc.

Appendix-i

PAY GROUP DOMICILE-WISE INDUCTION
FROM 1-12-90 TO 30-11-92

Province	Spl.	Spl.	CC	X	IX	VIII	VII	VI	V	IV	III	I II	Total
Punjab.	1	50			2	1		1	30	131	117	1	334
Sindh (U).		15			1		1	1	9	40	75		142
Sindh (R).		3							10	20	24		57
N.W.F.P.		7						1	3	13	40		64
Balochistan.		1							1	8	8		18
NA FATA.		1											1
Azad Kashmir.		1							1	3	1		6
Total ..	1	78		0	3	1	1	3	54	215	265	1	622

Excluding:

1. MLR-52 Re-employed.
2. Normal Cases Re-employed.
3. Pre-Engineering.
4. Local Employees at Foreign Stations.

Appendix-II

LIST OF APPOINTEES HOLDING BALUCHISTAN DOMICILE
1-12-90 TO 30-11-92

Staf No.	Name	Designation	Pay Grp.	App. Date	Present Address as Per our Record
51754	M.A. Durrani.	Trainee Engr.	SPL CC	21-3-91	4-14/32, Mechangy Road, Quetta.
51870	Faisal Alam.	Airhostess.	V	31-5-91	5-12/108, Quarry Road, Quetta.
51650	Yasmin Moona.	Airhostess.	IV	26-11-90	Fire Brigade Colony, City PS, Quetta.
51664	Sumaira Bashir.	Airhostess.	IV	27-12-90	H. No. 432-C, Street No. 28, G-6/112, Islamabad.
51696	Farzana Choudhry.	Airhostess.	IV	22-1-91	C/o Shabaz Ch. Zeb Autos, Shahi Road, Rahim Yar Khan.
52159	Mehmooda Sultana.	Airhostess.	IV	26-5-92	114/3-C, Gracy Line Chacklala, Rawalpindi.
52205	Edna Hellen Dean.	Airhostess.	IV	10-6-92	H. No. 8-20/151A Mechangy Road, Quetta.
52221	Fouzia Yousuf.	Airhostess.	IV	16-6-92	H. No. 4-5/8, Shahzaman Road, Quetta.
52223	Tanveer Fatima.	Airhostess.	IV	16-6-92	H. No. 7-74/30, Alamdar Road, Naseerabad, Quetta.
52239	Afshan Waqar.	Airhostess.	IV	2-7-92	H. No. 7, Cicular Road Rahim Colony, Quetta.
51801	Abdul Waqeel.	Tech.	III	13-3-91	982-D, Supply Colony, Abbottabad.
51809	Pervez Ahmed.	Tech.	III	13-3-91	E-14, Najma Square, 13-B, Gulshan Iqbal, Karachi.
51813	Jamal Hasan Shah.	Tech.	III	13-3-91	10 Anwar Colony, Khojak Road, Quetta.
51849	Kaleem Ahmed.	Tech.	III	4-4-91	H. No. 9-14/11, Steward Road, Quetta.
51851	S. Rafat Ata.	Tech.	III	4-4-91	787/9, FB Area PO Joharabad, Karachi.
51884	Mahmood Saeed.	Tech.	III	13-6-91	B-73, Taj Centre Shah Faisal Colony, Karachi.
51899	Rashid Ahmed.	Tech.	III	27-6-91	64-B/19, Mohammad Ali Society, Karachi.
51911	Shamim Uddin Khan.	Tech.	III	11-7-91	Block 7, Flt No. 7/E, Gulberg Square Gul-Iqbal, Karachi.

TOTAL 18

*32. Dr. Muhammad Rehan: Will the Minister for Railways be pleased to state whether there is any proposal under consideration of the Government to allot plots to sportsmen working in the Railways Department, on out of turn basis?

Haji Ghulam Ahmad Bilour: There is no such proposal under consideration for allotment of plots on out of turn basis to sportsmen working in Railway Department.

*33. Dr. Muhammad Rehan: Will the Minister for Defence be pleased to state the reasons for converting the basement portion of the Cantonment Shopping Plaza, Arbab road, Peshawar Cantt., into a shop although originally it was planned as the underground parking lot of the building?

Syed Ghous Ali Shah: The occupants of the Shopping Plaza were not ready to park their vehicles in the basement area for fear of sabotage and bomb blasts because of peculiar conditions prevailing in Peshawar. The occupants of shopping plaza requested to rent out the basement area. After consideration, the Cantonment Board decided to rent out the basement. Sufficient space for Car Parking has been provided in front of the Plaza.

*34. Dr. Muhammad Rehan: Will the Minister for Defence be pleased to state whether it is a fact that land is being acquired in villages Badh Ber Huzarzai, Badh Ber Meyazai and Surzai, Tehsil and District Peshawar, for the construction of an air base?

Syed Ghous Ali Shah: There is no proposal for acquisition of any land in Villages Badh Ber Huzarzai, Badh Ber Meyazai and Surzai, Tehsil and District Peshawar for the construction of an air base.

*35. **Mr. Alam Sher Khan Mahsud:** Will the Minister for State and Frontier Regions be pleased to state the name of the firm which repaired the FATA Development Corporation's down the hole Camera at the cost of about Rs. 1.2 million through an S.D.P. scheme?

Sardar Mohammad Yaqoob Khan Naser: The name of the firm who repaired the Camera is M/s. Peshawar Electronics, Peshawar. The funds were not provided through SDP nor the cost of repair is Rs. 1.2 million.

*36. **Mr. Alam Sher Khan Mahsud:** Will the Minister for States and Frontier Regions be pleased to state:

(a) whether it is a fact that the FATA Development Corporation is purchasing two buldozers inspite of the fact that the work has already been given on contract to a private firm; and

(b) the time by which the delivery of these buldozers will be made?

Sardar Mohammad Yaqoob Khan Naser: (a) Yes. It is correct that execution of one scheme has already been given on contract and the contractor is using his own buldozers, the two buldozers now being purchased would be used for execution of other

Small Dam Schemes.

(b) The delivery is scheduled by the end of the year 1992.

*37. Mr. Alam Sher Khan Mahsud: Will the Minister for States and Frontier Regions be pleased to state:

(a) whether it is a fact that FATA Development Corporation had purchased five vehicles some time back if so, the purpose for which these were purchased; indicating also the names of the officers or other authority who are using these vehicles; and

(b) whether it is also a fact that out of these vehicles four have been garraged, if so, its reasons?

Sardar Mohammad Yaqoob Khan Naser: (a) It is a fact that five vehicles were purchased in replacement of existing 1000 CC Suzuki Cars, the Staff Cars are in use of the following Executive Directors of the Corporation:-

1. Mr. Roshan Khan, Executive director (Finance).
2. Mr. Taj Mohammad Afridi, Executive Director (Tech).
3. Mr. Noor Hassan Jan, Director (Industries).
4. Mr. Mohammad Javaid, Secretary, FATADC.
5. Mr. Qayyum Akhtar, Executive Director (Admn).

(b) Four Suzuki Cars have been temporarily garraged for technical inspections.

حافظ حسین احمد: جناب والا! ان پر ہمارے ضمنی سوالات ہیں۔

PROMISED REPLIES

SENATE STARRED QUESTION NO. 105 BY SYED FASEIH IQBAL

Q. Will the Minister for Food, Agriculture and Cooperatives be pleased to state the number of employees recruited in PASSCO during the period from 1-1-1991 to 30-6-1992 indicating also their grade-wise and province-wise breakup?

Ans. The desired information grade-wise and province-wise is given in the enclosed statement.

STATEMENT SHOWING THE NUMBER OF EMPLOYEES RECRUITED BY PASSCO FROM 1-1-1991 TO 30-6-1992, GRADE-WISE AND PROVINCE-WISE

S.No.	Scale	No of employees recruited	Punjab	Sindh	Baluchistan	NWFP	Azad Kashmir
1.	2.	3.	4.	5.	6.	7.	8.
1.	1	1	1	-	-	-	-
2.	2	48	37	4	3	3	1
3.	3	50	42	-	4	2	2
4.	4	-	-	-	-	-	-
5.	5	1	1	-	-	-	-
6.	6	37	28	3	5	-	1
7.	7	1	1	-	-	-	-
8.	16	3	1	2	-	-	-
9.	17	4	4	-	-	-	-
10.	18	5	5	-	-	-	-
Total:-		150	120	9	12	5	4

SENATE QUESTION NO. 42 9 DUE FOR REPLY ON 11-11-1992

Mr. Bostan Ali Hothi: Will the Minister for Petroleum and Natural Resources be pleased to state:

(a) the number of agreements signed during the regime of Ms. Benazir Bhutto to explore Oil and Gas, indicating also the extent of their implementations.

(b) The steps taken by the present government to explore oil and gas so far, indicating also the achievements in this regard; and

(c) The time by which Pakistan will be self-sufficient in oil production?

Ans. Ch. Nisar Ali Khan: Eight agreements were signed with foreign companies and one with OGDC. Extent of implementation is given in Annex-1.

Following major steps have been taken:

(1) A comprehensive petroleum policy with the tariff and price incentives to attract new investment has been announced.

(2) Producer gas price has been brought at par with imported fuel oil.

(3) A promotional programme through international competitive

bidding is proposed to be undertaken during first half of 1993 to attract new investment in oil and gas exploration.

(4) Twenty two agreements for exploration have been signed.

Annual production of oil is expected to go up from the present 60,000 barrels to 120,000 barrels per day by 1997-98. *p+24XThe need then would be around 340,000 barrels/day. Because of uncertainties of exploration and size of reservoirs discovered it is not possible to set a time-frame for self-sufficiency.

ANNEX -1

AGREEMENTS SIGNED WITH FOREIGN OIL COMPANIES AND OGDC DURING Ms. BENAZIR BHUTTO's REGIME

Sr. No.	CONCESSION NAME	OPERATOR	GRANT DATE	PRESENT OPERATIONAL STATUS
1	KOHAT	AMOCO	2/8/1989	Seismic survey has been completed. Preparations are underway to spud Kahi-1 well in the concession
2	SIBI	AMOCO	2/8/1989	Under Force Majeure.
3	KOHLU	ESSO	19/2/1989	Under Force Majeure.
4	BAKHSHAPUR	PREMIER	23/4/1989	Preparation in hand to under take seismic survey
5	KANDRA	PREMIER	23/4/1989	A low BTU Gas discovery has been made. Various options for utilising this gas are under consideration.
6	QADIRPUR	OGDC	23/4/1989	Gas discovery being appraised.
7	MANJHU	PREMIER	23/4/1989	Area relinquished after drilling of a dry well
8	ROJHAN	PREMIER	23/4/1989	Area relinquished as a result of non-identification of a drillable prospect.
9	BAHAWALPUR	POL	24/4/1990	One dry exploratory drilled earlier this year ' Potential of the remaining area is being evaluated

POINT OF ORDER Re: USING DEROGATORY WORDS FOR ALL LEGISLATORS

جناب چیئرمین : ڈاکٹر ریحان صاحب ، پوائنٹ آف آرڈر پر بولنا چاہتے ہیں -

ڈاکٹر محمد ریحان : جناب چیئرمین صاحب ! کل کے "فرنٹیئر پوسٹ" میں ایک شخص جس کا نام قاضی انور ہے جو کہ اپنے آپ کو بڑا وکیل بھی سمجھتا ہے اور جو فرنٹیئر صوبے کا ایڈووکیٹ جنرل بھی رہا ہے اس کی طرف سے بڑے غلیظ اور توہین آمیز الفاظ کہے گئے ہیں اور اس نے بڑی حقیر زبان استعمال کی ہے اور یہ الفاظ سارے پاکستان کے لیجسلیٹرز کے بارے میں استعمال کئے گئے ہیں -

جناب چیئرمین : آپ اس کے بارے میں باقاعدہ تحریک استحقاق دیں -

ڈاکٹر محمد ریحان : جناب والا ! میں نے تحریک استحقاق دی ہے میں یہ عرض کر رہا ہوں کہ آپ اسے آؤٹ آف ٹرن لے لیں -

جناب چیئرمین : میں ایگزامن کر لوں - پھر دیکھتے ہیں -

ڈاکٹر محمد ریحان : جناب! میں یہ سمجھتا ہوں کہ ہم اہل ہی نہیں ہیں کہ کوئی سوال کریں یا کسی چیز کو زیر بحث لائیں -

جناب چیئرمین : میں اسے examine کرلوں اور کل اس کو دیکھیں گے -

ڈاکٹر محمد ریحان : جناب والا ! اس نے سب لیجسلیٹرز کو سمگلر کہا ہے -

جناب چیئرمین : اچھا - میں اس تحریک کو دیکھتا ہوں - آپ نے تحریک استحقاق آج دی ہے ؟

ڈاکٹر محمد ریحان : جی میں نے کل پیش کی تھی -

جناب چیئرمین : جی اسے دیکھتے ہیں - ایک پریویلج موشن جناب جبار صاحب کی ہے - اس سے پہلے leave applications لیتے ہیں -

LEAVE OF ABSENCE

جناب چیئرمین : جناب مخدوم حامد رضا گیلانی گذشتہ چالیسویں اجلاس کے دوران مورخہ 17 تا 21 نومبر اجلاس میں شرکت نہیں کر سکے - انہوں نے ایوان سے ان تاریخوں کے لئے رخصت کی درخواست کی ہے - کیا آپ ان کی رخصت منظور فرماتے ہیں -

(رخصت منظور کی گئی)

جناب چیئرمین : اقبال حیدر صاحب بعض ناگزیر وجوہات کی بنا پر مورخہ 20 تا 24 دسمبر ایوان میں حاضر نہیں ہو سکے - وہ رخصت کی درخواست کرتے ہیں - کیا آپ ان کی رخصت منظور فرماتے ہیں -

(رخصت منظور کی گئی)

جناب چیئرمین : جناب یحیٰی بختیار صاحب کوئٹہ اسلام آباد فلائٹ منسوخ ہو جانے کی وجہ سے مورخہ 20 دسمبر کو اجلاس میں شرکت نہیں کر سکے - انہوں نے اس دن کے لئے رخصت کی درخواست کی ہے ، کیا آپ ان کی رخصت منظور فرماتے ہیں -

(رخصت منظور کی گئی)

جناب چیئرمین : ڈاکٹر عبدالغفار خان جتوئی نے اپنے بھائی کی بیماری کی بنا پر حالیہ مکمل اجلاس کے لئے ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے - کیا آپ ان کی رخصت منظور فرماتے ہیں -

(رخصت منظور کی گئی)

سید فصیح اقبال : پوائنٹ آف آرڈر - جناب والا ! دو تین روز پہلے کوئٹہ سے ایک جہاز آیا تھا ، اس کا پہیہ نہیں کھلتا تھا ، تو وزیر دفاع صاحب تشریف رکھتے ہیں ، میں ان کی توجہ اس طرف مبذول کرانا چاہتا ہوں -

جناب چیئرمین : یہ پوائنٹ آف آرڈر نہیں بنتا -

سید فصیح اقبال : جناب والا! اس میں 12 سینیٹر صاحبان نہیں آ سکے تو ان کی چھٹیاں آپ کیسے منظور کریں گے ؟

جناب چیئرمین : ٹھیک ہے - وہ درخواست دے دیں - ہم دیکھ لیں گے -

سید فصیح اقبال : 12 کے 12 درخواستیں دے دیں -

جناب چیئرمین : جی یہ پوائنٹ آف آرڈر نہیں بنتا اسے آپ طریقے سے پیش کریں -

I do not want the House's time to be utilized for this purpose.

PRIVILEGE MOTIONS

(i) RE: SUPPLY OF WRONG INFORMATION TO THE HOUSE BY THE MINISTRY OF FINANCE

جناب چیئرمین : جی جناب جبار صاحب -

میر عبدالجبار : شکریہ جناب چیئرمین صاحب ! میں نے مورخہ 18 نومبر 1992ء کو وزارت خزانہ کے نشاندار سوال نمبر 1 کے حوالہ سے سوئی گیس کی رائلٹی کے متعلق دریافت کیا تھا - وزیر خزانہ نے مذکورہ سوال کا جواب غلط فراہم کیا اور کہا 92-1991ء کے بجٹ کے estimates کے مطابق رائلٹی، سرچارج کا بالترتیب estimate 295 ملین روپے اور 4793.7 ملین تھا - جبکہ درحقیقت 265 ملین اور 4314.5 ملین روپے دیئے گئے کیونکہ

مذکورہ ۔۔۔ کے دوران گیس کی پیداوار کم تھی جبکہ اس کے برعکس مذکورہ وزارت نے جولائی 1992 ء میں جو اقتصادی جائزہ 92-1991ء آئی جے آئی کی حکومت کے بیس ماہ کا جاری کیا ہے اس کے صفحہ 2 آخری پیرا میں کہا گیا ہے کہ مذکورہ سال کے دوران گیس کی پیداوار میں 5.4 فیصد اضافہ ہوا ہے - مذکورہ بالا حوالے سے وزیر موصوف نے ایوان کو غلط معلومات فراہم کر کے نہ صرف میرا بلکہ پورے ایوان کا استحقاق مجروح کیا ہے - لہٰذا میں یہ تحریک کرتا ہوں کہ اس معاملہ پر بحث کر کے اس کو استحقاق کمیٹی کے سپرد کیا جائے -

جناب چیئرمین : شکریہ جی جناب وزیر خزانہ صاحب !

جناب سرتاج عزیز : جناب چیئرمین : اس کی میں وضاحت یہ کرونگا کہ جو سوال کا جواب تھا اس کا تعلق تھا کہ جو budget estimate تھا اس کے مقابلے میں جو revised estimates تھے اس میں گیس کی پروڈکشن میں کمی ہوئی یعنی جو original estimate تھا وہ یہ تھا اور جو وہاں پر آپ کو پتہ ہے کچھ مقامی حالات خراب تھے اور کچھ لاء اینڈ آرڈر کا مسئلہ تھا تو گیس کی پروڈکشن budget estimates کے مقابلے میں کم ہوئی - یہ جو اقتصادی جائزے کا ذکر کر رہے ہیں یہ 1991.92 increase کے مقابلے میں 1991-92 کا ذکر تھا یہ اس سال کے مقابلے میں بڑھی - وہ جو موازنہ تھا وہ اس سال کا جو budget estimate تھا اس کے مقابلے میں revised estimates میں 7.6 فیصدی کی reduction ہوئی تھی - تو وہ جواب صحیح تھا - یہ اگر کوشش کرتے تو ان کو گیس پروڈکشن کی actual figure معلوم ہو جاتی -

پریویلج موشن کافی serious چیز ہوتی ہے - اور اس میں facts کو پوری طرح verify کرکے دینا چاہیئے - اور یہ جو فگرز ہیں تخمینے کے کہ وہ کیا ہوتے ہیں یہ اکاؤنٹس کیس کمپنیاں کئی مہینے تک دیتی رہتی ہیں اور اب جو latest figures آئے ہیں اس میں ، میں نے جو estimate دیا تھا کہ actual transfer of gas 4314 ملین تھا اور budget estimate 4793 تھا تو اس کے مقابلے میں اب جو فائنل فگرز آئی ہیں اس میں وہ بجٹ کے بہت قریب ہو گیا ہے یعنی figures again revised upward تو اس قسم کے جو estimate ہیں اس میں کوئی غلط بیانی کا سوال پیدا نہیں ہوتا - اور آپ کو معلوم ہے کہ کئی دفعہ اس پر رولنگ آچکی ہے کہ

Unless there is a wilful statement to mislead the House it does not

constitute a breach of privilege.

اور یہ جو estimates ہیں وہ جو اس وقت کے تخمینے ہوتے ہیں -

They are presented and even in that context the reply was correct and the position now before us is even better than it was before.

Mr. Chairman: Anything you (Mir Abdul Jabbar) want to say?

میر عبدالجبار : جناب والا ! جس طرح انہوں نے وضاحت فرمائی ہے تو اس سلسلے میں میرے پاس documentary evidence ہے -

جناب چیئرمین : نہیں وہ تو اس کو ایڈمٹ کر رہے ہیں -

میر عبدالجبار : جی - میں بھی یہی عرض کر رہا ہوں - اسی پر آ رہا ہوں - میں اپنا وہ سوال بھی پڑھ سکتا ہوں اور اس کا وہ جواب بھی جناب کو اور سارے ہاؤس کو سنا سکتا ہوں - سوال میں کوئی ابہام نہیں ہے - میں سوال دوبارہ پڑھتا ہوں ، کیا وزیر خزانہ و اقتصادی امور ، یہ بیان فرمائیں گے کہ 92 - 1991ء کے دوران حکومت بلوچستان کو سوئی گیس پر سرچارج اور رائلٹی کی کتنی رقم ادا کی گئی اور 93 - 1992ء کے دوران کتنی رقم ادا کی جائے گی -

جناب چیئرمین : یہ تو صحیح ہو گی اس میں تو کوئی جھگڑا نہیں -

میر عبدالجبار : جناب والا! ہے - میں ابھی اس کی طرف آ رہا ہوں - یہ فرماتے ہیں کہ 92 - 1991ء میں قدرتی گیس کی رائلٹی اور سرچارج بالترتیب 295 ملین روپے اور 4793ء7 ملین تھی - ان estimates کے مقابلے میں اصل رقم 265 ملین روپے اور 4314.5ملین روپے دیئے گئے تھے کیونکہ گیس کی اصل پیداوار توقع سے کم تھی - انہوں نے فرمایا کہ گیس کی پیداوار کم تھی -

جناب چیئرمین : نہیں ، توقع کا مطلب ہے کہ بجٹ estimates میں جو توقع کی گئی تھی ، جو estimate کیا تھا اس سے کم تھی - بجٹ estimate میں ہو گا کہ اتنی سیل ہو گی تو اس کے مطابق اتنی رائلٹی آئے گی تو اس سے کم تھی -

میر عبدالجبار : محترم وزیر نے جو جواب دیا ہے

A review of the economy 1991-1992+Twenty months of 151 Government.

اور اس کتابچہ میں جو موازنہ پیش کیا گیا ہے اس سے مختلف ہے - دوسرے میرے پاس اکنامک سروے 92 - 1991ء بھی ہے - اس میں بھی یہی لکھا گیا ہے کہ

The production of Sui Gas during the year increased by 5.4%

تو وہی بات ہوئی اور یہاں اکنامک سروے میں بھی انہوں نے لکھا ہے - یہاں بھی 92 - 1991 ء کا انہوں نے موازنہ کیا ہے اور موازنہ کر کے 5ء4 فیصد کا اضافہ بتایا گیا ہے یعنی پیداوار increase ہوئی ہے - جب increase ہوئی ہے تو پھر وہ جیسے وزیر صاحب نے ارشاد فرمایا ہے کہ جی وہاں پر ہڑتال تھی کام رک گیا تھا، یہ تھا اور وہ تھا تو ایسی صورت میں وہ increase تو نہیں ہو سکتی تھی - پیداوار کم ہونی چاہیئے تھی تو بتائیے یہ increase کیسے ہوئی؟

جناب چیئرمین : نہیں وہ یہ فرما رہے ہیں کہ بجٹ میں جو estimate تھا ------

میر عبدالجبار: Estimate کے متعلق فرما رہے ہیں کہ estimate ہمارا یہ تھا مگر اصل یہ فرماتے ہیں کہ ---

جناب چیئرمین : ہاں -

میر عبدالجبار : مگر میں سمجھتا ہوں کہ ان دونوں باتوں میں صرف الفاظ کا ہیرپھیر ہے اور کوئی ایسی بات نہیں ہے- میں بڑے واضح الفاظ میں گزارش کروں گا کہ گیس کی پیداوار میں زیادتی ہوئی ہے اور کافی زیادہ ہوئی ہے اور یہ جو ہندسوں کا ہیرپھیر کیا گیا ہے یہ غلط ہے ، اس اکنامک سروے کے مطابق واضح ہے میں پڑھتا ہوں -

During the first nine months of 1991-1992 the production was 11543

million cubic meters as against 10932 million cubic meters during the same period the last year showing an increase of 5.58%.

جناب چیئرمین : نہیں ، آپ کے واقعات پہ تو وہ dispute نہیں کر رہے ہیں - وہ یہ کہہ رہے ہیں کہ اس کا مطلب یہ ہے کہ ہم نے جو بات کی تھی وہ اس context میں کی تھی کہ estimate کے مطابق یہ تھا - estimate سے کم ہوا ہے figure dispute نہیں ہو رہا - وہ یہ فرما رہے ہیں کہ جو ہم estimate لگاتے ہیں مثلاً اگلے سال کیا ہو گا - اس کا ایک estimate ہے اگر اس سے کم ہو جائے تو وہ کہتے ہیں کہ پھر وہ اس کے مطابق ہو جاتی ہے - سو یہ figures کا dispute ہے - یعنی figures وہاں سے shift کر رہے ہیں -

میر عبدالجبار : یہ figures کس نے دی تھیں - estimate کیسے لگایا گیا تھا؟

Mr. Chairman: Would you like to make further comments on this.....

جناب سرتاج عزیز : میں دوبارہ عرض کروں جی کہ وہ جو figure پڑھ رہے ہیں کہ 1991ء میں یہ تھا اور 1991-92ء میں اس سے increase ہوئی تو 1991-92ء کا ایک بجٹ estimate تھا جس میں وہ increase ممکن ہے - 5ء4 فیصد نہ ہو ، 10 کے برابر ہو - وہ اصل میں اس سے کم ہوا اور اصل بجٹ estimate کے مقابلے میں ایک وہ estimate ہے کہ 1991ء میں 100 ہے اس میں ہم نے حساب لگایا کہ 110 ہو گا اب 110 کی بجائے 105 ہوا تو 100 کے مقابلے میں تو 5 زیادہ ہے لیکن 110 کے مقابلے میں 5 کم ہے -

جناب چیئرمین : یہ بات ہے -

جناب سرتاج عزیز : اس لئے وہ اس سال میں 7ء3 فیصد deduction ہوئی تھی اور وہ factually correct تھا - یہ اس کو پچھلے سال سے compare کر رہے ہیں-

جناب چیئرمین : سو وضاحت ہو گئی - پھر آپ اس کو پریس کریں گے - وضاحت تو آ گئی -

میر عبدالجبار : میں اپنے knowledge کے لئے وزیر صاحب سے آپ کے توسط سے درخواست کروں گا کہ وہ مجھے تھوڑا سا ٹائم دے دیں -

جناب چیئرمین : ٹائم دے دیں تا کہ وہ آپ سے ڈسکس کر لیں -

جناب سرتاج عزیز : ٹھیک ہے -

جناب چیئرمین : ٹھیک ہے جی - ہو گیا -

So, not pressed in the light of the statement.

ii) RE: CENSORING OF MAIL AND TAPPING THE TELEPHONES OF SENATORS

Mr. Chairman: Next is privilege motion by Ishtiaq Azhar Sahib.

Syed Ishtiaq Azhar: Resolved that this House should suspend normal business under the rules to consider an urgent matter concerning breach of privilege by the security personnel and obstructing the working of the Senators belonging to the MQM by censoring their mail and tapping their telephone calls and shadowing all their movements in Islamabad.

Mr. Chairman: Minister for Interior.

چوہدری شجاعت حسین : جناب والا! سینیٹر اشتیاق اظہر صاحب نے جس چیز کا

ذکر کیا ہے - پہلے تو انہوں نے خطوط کا ذکر کیا ہے تو اس سلسلے میں ، میں یہ کہوں گا کہ اب ویسے تو وہ زمانہ نہیں رہا کہ خطوں کے ذریعے کوئی چیز لکھی جائے بہرحال جہاں تک انہوں نے ٹیلیفون کا ذکر کیا ہے تو میں نے اس تحریک استحقاق کے آنے کے بعد پتہ کیا کیونکہ انہوں نے اس میں کسی کا نام نہیں بتایا - کسی کا یہ نہیں کہا کہ کس نے ان کا ٹیلیفون ٹیپ کیا اور کب کیا اور ان کے پاس کیا کوئی ایسی چیز تھی کہ جس سے ثابت کر سکیں کہ وہ ٹیلیفون ٹیپ ہوتا ہے ، ویسے قطعاً کسی سینیٹر یا ایم این اے یا کسی اور اس طرح کے آدمی کا ، میں نے سارا انکوائر کرایا ہے ، کسی قسم کا کوئی ٹیلیفون ٹیپ کرنے کا رواج اس موجودہ حکومت نے نہیں کیا اور نہ ہی کرنے کا کوئی ارادہ ہے کہ سینیٹرز یا ایم این ایز کے جو ٹیلیفونز ہیں وہ ٹیپ کئے جائیں تو اس لئے میری گزارش ہو گی کہ اگر ان کے پاس کوئی ایسی چیز ہے تو بتائیں تو میری بھی رہنمائی ہو جائے گی -

جناب چیئرمین : جی جناب اشتیاق اظہر صاحب -

سید اشتیاق اظہر : میرا ٹیلیفون نمبر 825382 ہے جو کہ اب بھی ٹیپ ہو رہا ہے -

جناب چیئرمین : اب تو ٹیپ ہو جائے گا - اب تو آپ نے بتا دیا ہے -

(قہقہہ)

سید اشتیاق اظہر : نہیں ، ہو رہا ہے ، آپ اس کو چیک کر لیں - اور چیک کرنے کے بعد اگر آپ کا خیال یہ ہے کہ میرا کہنا غلط ہے تو میں بات ماننے کے لئے تیار ہوں اور اگر ہو رہا ہے تو پھر آپ اس کو چیک کریں-

جناب چیئرمین : چلیں ذار مزید آپ اس کو دیکھ لیں -

چوہدری شجاعت حسین : جناب میں دوبارہ دیکھ لوں گا لیکن ویسے تو ہر چیز آج کل اخبارات میں آ رہی ہے - جتنے بھی ان کے بیانات ہیں وہ اخبارات میں آ رہے ہیں - ان کے خیالات بھی اخبارات میں آ رہے ہیں - میرا خیال ہے کہ ٹیلیفون ٹیپ کرنے کی کوئی خاص وجہ نہیں ہے -

جناب چیئرمین : جی ان کی بات الطاف حسین سے ہوتی رہتی ہے ناں وہ آپ ٹیپ کرتے ہوں گے - اس کے بارے میں کہہ رہے ہیں -

سید اشتیاق اظہر : وہ بھی چیک ہوتی ہے -

جناب چیئرمین : وہ ٹیپ ہوتی ہے ناں -

چوہدری شجاعت حسین : وہ بتا ہی دیتے ہیں - وہ اخبار میں آ جاتی ہے - ایسی کوئی بات نہیں -

جناب چیئرمین : تو بہرحال وہ چیک کر لیں - وہ اخبار میں خفیہ بات نہیں بتاتے- جی جناب بہرہ ور سعید صاحب ، آپ کچھ کہنا چاہتے ہیں-

اخونزادہ بہرہ ور سعید: پوائنٹ آف آرڈر سر -

جناب چیئرمین : جی فرمائیے -

اخونزادہ بہرہ ور سعید : جناب میں نے ایک call attention نوٹس دیا تھا

جناب چیئرمین : وہ اب کل ہی ہو گا - آج تو مشکل ہے -

اخونزادہ بہرہ ور سعید : جناب میں نے 2 بجے دیا تھا - اس میں ٹائم تو ہے- دو گھنٹے پہلے دیا تھا -

جناب چیئرمین : لیکن call attention تو میرا خیال ہے کہ اسی دن مشکل ہوتا ہے -

اخونزادہ بہرہ ور سعید : آپ یہ رول پڑھ لیجیئے -

جناب چیئرمین : یہ رول کون سا ہے -

اخونزادہ بہرہ ور سعید : یہ شاید 48 ہے - جناب اس ہال میں دوستوں کے روپ میں میرے دشمن بڑے ہیں-

(قہقہے)

جناب چیئرمین : جی ٹھیک ہے - یہ ہو سکتا ہے - ممکن ہے -

اخونزادہ بہرہ ور سعید : اس میں دو گھنٹے پہلے ہے ناں -

جناب چیئرمین : یعنی ٹیکنیکلی ممکن ہے کہ آپ کا call attention نوٹس دو گھنٹے پہلے آ جائے لیکن ابھی تک تو مجھے موقعہ ہی نہیں ملا کہ میں اس کو ایگزامن کروں ، پروسس کروں کہ لانا ہے یا نہیں لانا کیونکہ مجھے یہ سلیکٹ کرنے پڑتے ہیں - یعنی میرے پاس جو نوٹس آتے ہیں اس میں سے پھر سلیکٹ کرنا پڑتا ہے کہ کون سا لینا ہے؟

اخونزادہ بہرہ ور سعید : جناب اس رول میں یہ نہیں لکھا ہوا کہ یہ رک سکتا ہے -

(قہقہے)

جناب چیئرمین : نہیں ، نہیں لکھا ہوا ہے

(قہقہے)

کال اٹینشن نوٹس میں یہ ہوتا ہے کہ جو میرے پاس آ جاتے ہیں اس میں سے میں پھر چنتا ہوں کہ کون سا ایسا مناسب ہے کہ جس کو لے لیا جائے - پھر مجھے نوٹس دینا ہوتا ہے تا کہ وزیر صاحب اس پر بیان دے - تو اس کو کل ٹیک اپ کر لیں گے -

اخونزادہ بہرہ ور سعید : کیا یہ آج آپ کے نوٹس میں نہیں لایا گیا -

جناب چیئرمین : آج دیکھیئے ناں - آپ خود کہتے ہیں کہ دو گھنٹے پہلے میں نے یہ دیا ہے -

اخونزادہ بہرہ ور سعید : نہیں ، دو گھنٹے نہیں - میں نے تین گھنٹے پہلے دیا ہے -

جناب چیئرمین : دو گھنٹے پہلے تو آپ میرے پاس بیٹھے ہوئے تھے - آپ بھی باتیں کر رہے تھے -

اخونزادہ بہرہ ور سعید : تو میں نے عرض کی تھی -

جناب چیئرمین : اس وقت آپ سے باتیں کرتا یا میں نوٹس دیکھتا - جی جناب مندوخیل صاحب -

جناب صوبیدار خان مندوخیل : جناب میں اس وقت آپ سے personal explanation پر بات کروں گا-

جناب چیئرمین : جی فرمایئے -

جناب صوبیدار خان مندوخیل : جناب ابھی دوچار روز ہوئے میں سعودی عرب سے آیا اور اس سے پہلے میں امریکہ گیا - سعودی عرب سے یہ تیسرا روز ہے کہ میں رات کو فلائٹ سے واپس آ رہا تھا - جو تلاشی ہماری لی گئی - چلو تلاشی تو جناب ٹھیک ہے - میں نے گھڑی اتاری ، قلم وغیرہ سب کچھ اتارے - اس کے بعد وہ جو ایک دروازہ ہوتا ہے جب میں وہاں پہنچا تو انہوں نے کہا کہ آپ جوتے بھی اتاریں - میں نے کہا کہ میں تو سینیٹر ہوں - میں باعزت آدمی ہوں اور میں تو سعودی عرب سے exit کر رہا ہوں enter تو نہیں کر رہا ہوں - انہوں نے کہا کہ ہمیں پتہ نہیں آپ جوتے اتاریں - بہرحال میں نے جوتے اتار دیئے ، مجبوری تھی - دوسرے ہمارے سعودی عرب کا آرڈر تھا یا جو بھی تھا- اس سے پہلے میں سعودی عرب میں تین چار دن رہا - میں کافی لوگوں سے ملا - انہوں نے ہمیں بلایا بلکہ شکائتیں کیں کہ یہاں پر ہر جمعہ کو سمگلنگ کی وجہ سے تین چار پاکستانیوں کے

سر قلم ہوتے ہیں - یہ ہماری تلاشی اس لئے نہیں لی گئی کہ ہم سمگلنگ کر رہے ہیں ، وہ جو ہمارے پاکستانی بھائی وہاں جاتے ہیں ، وہ جو سمگلنگ کرتے ہیں تو اس کی زد میں اچھے بھی آتے ہیں اور برے بھی آتے ہیں - میں گورنمنٹ کو یہ مشورہ دوں گا کہ ہماری پی آئی اے کی فلائٹ جہاں بھی جاتی ہے - یورپ جاتی ہے یا مڈل ایسٹ جاتی ہے - اس کی اتنی چیکنگ کی جائے کہ کوئی آدمی بھی یہاں سے سمگلنگ میں ہیروئن اور نارکوٹکس وغیرہ نہ لے جائے - جناب! ہماری اتنی بدنامی ہے کہ وہاں نیویارک میں بھی لوگوں نے ہمیں بہت کہا کہ ہماری بدنامی ہے - ملک کی بدنامی ہے - میں تو ایک سینیٹر ہوں - چلو آ گیا ہوں - ہمارے ملک کی بدنامی ہے اور آپ یقین کریں کہ پاکستانیوں نے مجھے جدہ میں کہا کہ ہفتہ کے دن ہم لوگ اخبار نہیں پڑھتے ہیں کیونکہ جمعہ کے دن تین چار آدمیوں کے بلا ناغہ سر قلم ہو جاتے ہیں -

جناب چیئرمین : ٹھیک ہے جی -

جناب صوبیدار خان مندوخیل : جناب اور شعبوں میں بھی ہماری بڑی بدنامی ہے - آپ ایکسپورٹ دیکھ لیں - ایکسپورٹ میں بھی ہمارا یہی حال ہے -

جناب چیئرمین : بہرحال یہ explanation پتہ نہیں آپ کس چیز کی دے رہے ہیں

جناب صوبیدار خان مندوخیل : جناب والا! میں تو یہ کہوں گا کہ ہماری حکومت بڑے اچھے کام کر رہی ہے اور ساری دنیا ہماری حکومت کو اچھے انداز سے سراہتی ہے- جناب والا ان چیزوں پر اگر سختی کی جائے بلکہ میں تو یہ کہوں گا کہ جو بھی آدمی وہاں پر پکڑا گیا - یہاں کے عملے کو بلاجواز ڈسمس کر دیا جائے -

جناب چیئرمین : ٹھیک ہے جی -

جناب صوبیدار خان مندوخیل : جناب اس طرح سے یہ سمگلنگ ختم ہو سکتی ہے - ہم باہر کے ممالک میں سر اٹھا کر بات نہیں کر سکتے اور ہم یہ نہیں کہہ سکتے کہ ہم پاکستانی ہیں -

جناب چیئرمین : میرے خیال میں چونکہ سفارتی سطح کا معاملہ ہے ------

جناب صوبیدار خان مندوخیل : جناب والا! میں سفارت کی بات نہیں کر رہا ہوں -

جناب چیئرمین : نہیں آپ کی بات سمجھ میں آ گئی ہے -

جناب صوبیدار خان مندوخیل : جناب والا! ہمارے پاکستان سے جو جہاز جاتا ہے ------

جناب چیئرمین : میرے خیال میں شاہ صاحب بھی بیٹھے ہیں اور چوہدری شجاعت حسین صاحب بھی ایوان میں بیٹھے ہیں - انہوں نے آپ کی بات سن لی ہو گی اور وہ اس بارے میں ضروری مناسب کارروائی کریں گے - یہ personal explanation تھا - اس پر آپ نے اپنی بات کر دی ہے - اور وزرا صاحبان نے اسے سن لیا ہے -

جناب صوبیدار خان مندوخیل : جناب والا! یہ کوئی ایسی بات نہیں ہے کہ میں نے یہ بات کر دی ہے اور یہ اڑ گئی ہے -

جناب چیئرمین : نہیں - یہ ابھی اڑی نہیں ------

جناب صوبیدار خان مندوخیل : جناب والا! میں آپ کو یقین سے کہتا ہوں کہ جدہ میں میرے پاس اتنے لوگ آئے اور انہوں نے میرے سامنے اپنے ہاتھ جوڑے اور درخواست کی کہ خدا کے لئے آپ سینٹ میں یہ کہہ دیں - جناب والا! میں اپنا تجربہ بتا رہا ہوں جب میں وہاں سے exit ہو رہا تھا تو انہوں نے میرے جوتے اتارے -

جناب چیئرمین : ٹھیک ہے - ٹھیک ہے -

جناب صوبیدار خان مندوخیل : جناب والا ! یہی وجہ ہے کہ وہاں پر سمگلنگ ہوتی ہے -

---

[At this stage the Chair was vacated by the Chairman and was occupied by the Deputy Chairman (Dr. Noor Jehan Panezai)].

جناب صوبیدار خان مندوخیل : چیئرپرسن صاحبہ - میں گزارش کر رہا ہوں - میں گورنمنٹ کو یہ نہیں کہوں گا کہ اس محکمے کے اوپر، ایف آئی اے کے اوپر یا انٹی کرپشن کے اوپر ایک اور محکمہ depute کرے - جناب اگر ایک اور محکمے کو involve کر لیا گیا تو وہ بھی اسی میں آ جائے گا - طریقہ یہ ہے کہ جس فلائٹ سے جو بھی آدمی پکڑا گیا، اس فلائٹ کے جو بھی ذمہ دار آدمی ہوں گے خواہ وہ پی آئی اے کے ہوں یا ایف آئی اے کے ہوں ، جو بھی ہوں اس سارے عملے کو بغیر کسی تفتیش کے ڈسمس کیا جائے -

میڈم ڈپٹی چیئرمین : شکریہ. جی -

سید فصیح اقبال : پوائنٹ آف آرڈر -

میڈم ڈپٹی چیئرمین : جناب فصیح اقبال کا پوائنٹ آف آرڈر ہے - جی فصیح اقبال صاحب -

سید فصیح اقبال : چیئرمین صاحبہ ! ابھی میں نے سوالات کے وقفے کے بعد پوائنٹ آف آرڈر پر ایک سوال اٹھایا تھا کہ دو دن سے ہمارے کوئٹہ میں ایسے جہاز بھیجے گئے ہیں جن کے پہیے نہیں کھلتے- 12 سینیٹرز پرسوں بھی لیٹ آئے اور یہاں رخصت کی درخواستیں بھی نہیں دے سکے - جس میں ہمارے لیڈر آف دی اپوزیشن یحییٰ بختیار بھی تھے - وزیر دفاع یہاں تشریف رکھتے ہیں - میں یہ وضاحت کرنا چاہتا ہوں کہ کوئٹہ کی طرف پی آئی اے جو جہاز بھیج رہی ہے - وہ تین تین دن وہاں رہتے ہیں - اور وہ آٹھ آٹھ گھنٹے رہتے ہیں اور مسافروں کو کتنی تکلیف ہوتی ہے- اس اجلاس میں آنے کے لئے لوگوں کو ٹرین استعمال کرنی پڑی ہے - لہٰذا اس سلسلے میں، میں وزیر دفاع سے درخواست کرتا ہوں کہ میرے ساتھ discrimination کی گئی ہے- اب آپ چونکہ آ گئی ہیں، میں بتا رہا ہوں کہ

کیا وزیر دفاع صاحب توجہ فرمائیں گے کہ تین دن سے بلوچستان میں جو بھی جہاز جا رہا ہے وہ ایک ہی فلائٹ ہوتی ہے - اس کے پہیئے نہیں کھلتے - وہ technically خراب ہے - اور وہ وہاں پر 9 ، 9 گھنٹے کھڑا رہتا ہے - اور ہمارے مسافروں کو کافی disturbance ہوئی ہے- ان میں ہمارے 12 سینیٹرز بھی تھے جو وقت پر یہاں نہیں آ سکے -

میڈم ڈپٹی چیئرمین : شکریہ - وزیر دفاع صاحب یہاں پر بیٹھے ہوئے ہیں- مجھے یقین اور امید ہے کہ انہوں نے آپ کی باتیں سن لی ہیں - وہاں کے لوگوں کو ویسے یہ شکایات کافی ہیں - آپ اس میں personal interest لیں -

ADJOURNMENT MOTIONS

میڈم ڈپٹی چیئرمین : اب adjournment motions کو take up کرتے ہیں- Adjournment Motion No. 2 سید اقبال حیدر صاحب کا ہے - فاضل سینیٹر صاحب ایوان میں تشریف نہیں رکھتے ہیں اس سے آگے adjournment motion No. 17 ہے - اور یہ سید اشتیاق اظہر صاحب کا ہے - جی اشتیاق اظہر صاحب -

I) RE: CLOSING OF 2 PLANTS IN PAKISTAN STEEL, KARACHI

سید اشتیاق اظہر : میں اس ایوان کی توجہ 21 اکتوبر 1990ء کی اس خبر کے تراشے کی جانب مبذول کرانا چاہتا ہوں جو کہ ڈان میں چھپی ہے اور جس کے مطابق پاکستان اسٹیل کی انتظامیہ کے دو بڑے اور اہم پلانٹ (1) بیلٹ مل اور (2) بلوم کاسٹر کو بند کر دیا ہے - ان دو اہم پلانٹ کے بند ہو جانے سے پاکستان اسٹیل کی مصنوعات پر زبردست منفی اثر پڑے گا - جس سے موجودہ حالات اور بھی بدتر ثابت ہونگے -

میں اس اہم اور فوری مسئلے کی جانب اس معزز ایوان کی توجہ دلاتے ہوئے درخواست کروں گا کہ ایوان کی کارروائی کو روک کر فوراً اس پر بحث کرنے کی اجازت دی جائے -

میڈم ڈپٹی چیئرمین : جی اس کو کون ڈیل کر رہا ہے -

جناب اسلام نبی : جی یہ مجھ سے متعلق ہے -

میڈم ڈپٹی چیئرمین : جی اسلام نبی صاحب وزیر پیداوار-

جناب اسلام نبی : چیرمین صاحب ! میں واجب الاحترام سینیٹر صاحب کی خدمت میں عرض کرنا چاہتا ہوں کہ انہوں نے روزنامہ ڈان کے 26 اکتوبر کے شمارے میں چھپنے والی .....

Syed Abdullah Shah: Madam, I am on a point of order.

Madam Deputy Chairman: Syed Abdullah Shah Sahib is on a point of order.

Syed Abdullah Shah: Madam Chairman, despite of opposing the adjournment motion, the Minister concerned is just making his statement.

میڈم ڈپٹی چیئرمین : کیا آپ اس کو اپوز کرتے ہیں -

جناب اسلام نبی : میں اس بارے میں پہلے تھوڑی سی وضاحت دینا چاہتا ہوں - اس کے بعد اسے ڈسکس کرونگا - ویسے میں ٹیکنیکلی اس کو اپوز کرتا ہوں -

میڈم ڈپٹی چیئرمین : آپ ٹیکنیکلی اسے اپوز کر رہے ہیں -

جناب اسلام نبی : جی میں ٹیکنیکلی اسے اپوز کر رہا ہوں -

میڈم ڈپٹی چیئرمین : جی اشتیاق اظہر صاحب ، آپ تفصیل سے اپنی بات کریں-

سید اشتیاق اظہر : میڈم - میں نے عرض کیا ہے کہ گزشتہ ایک ، ڈیڑھ سال سے اسٹیل مل کی کارکردگی بری طرح سے متاثر ہو رہی ہے اور میں نے جن دو واقعات کی نشاندہی کی ہے - ان سے یہ اندازہ ہوتا ہے کہ وہاں کی مینجمنٹ اور انتظامیہ کو حالات پر کنٹرول نہیں ہے - وہاں slackness ہوتی ہے - زیادتی ہوتی ہے - دھاندلی ہوتی ہے - جس کی وجہ سے یہ صورتحال پیدا ہو رہی ہے - اور ایک ایسا ادارہ جو ہمارے قومی ادارے کی حیثیت رکھتا ہے اگر اس ادارے کی کارکردگی کا نوٹس نہ لیا گیا تو اس سے بدتر حالات پیدا ہو سکتے ہیں - اور اسٹیل مل کی پیداواری صلاحیت کم ہونے کی وجہ سے ملک کی اقتصادی حالت پر جو اثرات مرتب ہوں گے ان کا بھی اندازہ لگایا جا سکتا ہے -

میڈم ڈپٹی چیئرمین : شکریہ جناب - جی منسٹر پروڈکشن جناب ، اسلام نبی صاحب -

جناب اسلام نبی : میں واجب الاحترام ممبر سینٹ کی خدمت میں عرض کرنا چاہتا ہوں کہ 26 اکتوبر کے شمارے میں چھپنے والی خبر کے بارے میں جو انہوں نے کہا کہ دو بڑے اور اہم پلانٹ یعنی بیلٹ مل اور بلوم کاسٹر کو بند کر دیا گیا ہے اور اس کی وجہ سے پیداواری صلاحیت میں کمی آ گئی ہے- جناب ! یہ حقیقت پر مبنی نہیں ہے اور صحیح صورتحال یہ ہے کہ بیلٹ مل اور بلوم کاسٹر کو 25 اکتوبر 1992 کو طے شدہ پروگرام کے تحت maintenance اور capital repair کے لئے بند کیا گیا تھا - بلوم کاسٹر کو 18 نومبر 1992 ء کو اور بیلٹ مل کو 3 دسمبر 1992ء کو معمول کے مطابق دوبارہ چالو کر دیا گیا - پاکستان اسٹیل مل کی باقی تمام یونٹس اپنا کام کر رہی تھیں - capital repair اور maintenance کا کام مل کی کارکردگی کو بڑھانے کے لئے کیا جاتا ہے اور اس سے کوئی اثر نہیں پڑتا کہ اسکی پیداواری صلاحیت میں کوئی کمی آ رہی ہے اور اس کی repair کے بعد یہ ہوا ہے کہ نومبر 1992ء میں raw-mill کی پیداوار میں 104 فیصد کا اضافہ ہوا اور road بیلٹ 19 دسمبر تک 20 ہزار ہوگی - جبکہ اس کا ہدف 25 ہزار تھا - تو میں یہ عرض کروں گا کہ اس capital repairs کے سلسلے میں جو چیزیں بند کی گئی تھیں اس سے کسی قسم کی کمی نہیں ہوئی بلکہ اس سے آئندہ خرابی دور کرنے میں کافی مدد ملے گی - میں اس وضاحت کے بعد محترم سینیٹر سے درخواست کروں گا کہ وہ اس کو press نہ کریں - وہاں پر کسی قسم کی کوئی کمی واقع نہیں ہوئی -

میڈم ڈپٹی چیئرمین : جناب اشتیاق اظہر ، ب -

سید اشتیاق اظہر : جناب چیئرپرسن ! بات یہ ہے کہ میں نے یہاں جو بات کہی تھی وہ اخبار کے حوالے سے کہی تھی - اگر اخبار کی خبر غلط تھی تو میرا یہ کہنا ہے اور جناب وزیر صاحب کی خدمت میں عرض ہے کہ مل انتظامیہ کو اس کی تردید کرنی چاہیئے تھی اور یہ آج جو بات فرما رہے ہیں - یہ بالکل different ہے اور جو اخبار میں چھپا وہ بالکل different ہے - کیا میں آپ سے یہ پوچھ سکتا ہوں کہ جب یہ بات غلط تھی اور " ڈان " جیسے اخبار میں یہ خبر چھپے اور head line کے ساتھ یہ خبر آئے - تو کیا یہ مناسب نہیں تھا کہ اس خبر کی تردید کی جاتی- مجھے یہ تحریک التوائے کار پیش کرنے کی ضرورت ہی نہ پیش آتی -

میڈم ڈپٹی چیئرمین : تو آپ اسے پریس نہیں کر رہے ہیں -

سید اشتیاق اظہر : جی میں پریس نہیں کرتا - لیکن میں یہ عرض کروں گا کہ انتظامیہ کی طرف سے جو غفلت ہوئی اس کا ضرور نوٹس لینا چاہیئے -

Madam Deputy Chairman: Not pressed. Now, the next is No. 3, Syed Iqbal Haider.

Adjournment motion: فاضل ممبر سینٹ تشریف نہیں رکھتے - اس سے آگے 15 ہے اور یہ سید اشتیاق اظہر صاحب کا ہے - جی اظہر صاحب -

II) RE: IRREGULARITIES IN THE AWARD OF A CONTRACT FOR THE CONSTRUCTION OF GRID STATIONS.

سید اشتیاق اظہر : "جنگ" راولپنڈی مورخہ 28 اکتوبر 1992ء کی ایک اطلاع میں یہ بتایا گیا ہے کہ وزیر اعظم اور دیگر حکام کے نام کنٹریکٹر ایسوسی ایشن کے 28 ٹھیکہ داروں نے واپڈا گرڈ سٹیشن کی کنسٹرکشن (construction of grid station) میں بدعنوانیوں کی نشاندہی کی ہے اور مطالبہ کیا ہے کہ پراجیکٹ ڈائریکٹر جی ایس یو کو تحقیقات سے قبل معطل کیا جائے ورنہ یہ ٹھیکیدار بھوک ہڑتال کریں گے -

یہ فوری نوعیت کا ایک اہم عوامی مسئلہ ہے اس کو ایوان کی معمول کی کارروائی معطل کرکے بحث کی اجازت دی جائے -

Jam Muhammad Yousaf: Opposed.

میڈم ڈپٹی چیئرمین : جام یوسف صاحب اس کو oppose کرتے ہیں- جی اشتیاق اظہر صاحب -

سید اشتیاق اظہر : جیسا کہ میں نے آپ کے سامنے یہ تحریک پڑھی ہے - یہ خبر اخبار میں شائع ہوئی ہے اور بڑی ذمہ داری کے ساتھ شائع ہوئی ہے - اگر یہ خبر غلط تھی تو اس کی تردید ہونا چاہیے تھی - اس خبر کی کوئی تردید نہیں کی گئی - اس لئے اس کو میں نے تحریک التوا کی صورت میں پیش کرنے کا فیصلہ کیا تاکہ اصل حقائق سامنے آئیں اور یہ معلوم ہو کہ واپڈا کے حوالے سے بدعنوانیوں کی شکایت کی جا رہی ہے- اس سے اس ادارے کی زبردست بدنامی ہو رہی ہے - میں یہ جاننا چاہوں گا کہ اگر یہ خبر درست تھی تو پھر قواعد و ضوابط کے مطابق کارروائی کیوں نہیں کی گئی اور اگر یہ خبر غلط تھی تو اس کی تردید کرنے کی کوشش کیوں نہیں کی گئی -

میڈم ڈپٹی چیئرمین : جناب ڈاکٹر ریحان صاحب ، آپ کی تحریک التوا نمبر 28 بھی اسی موضوع پر ہے - کیا آپ اس پر بولنا چاہیں گے- آپ اسے پہلے move کر لیں -

ڈاکٹر محمد ریحان : جناب چیئرمین صاحب، پہلے تو میں آپ کو جناب چیئرمین صاحب کہہ کر مخاطب کروں گا- کیونکہ ہمارے رولز میں نہ چیئرپرسن ہے اور نہ چیئرووومن ہے-

میڈم ڈپٹی چیئرمین : مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے -

ڈاکٹر محمد ریحان : یہ بنیاد پرستوں کی اصطلاحات ہیں اور میں یہ عرض کرنا چاہوں گا اس موقع پر کہ بنیاد پرستی نے اس خطے کو ، ہمارے پیارے وطن کو پہلے کافی نقصان پہنچایا ہے - میں اس سلسلہ میں عرض کرنا چاہتا ہوں کہ وقت آچکا ہے کہ ہم بنیاد پرستی کی اصطلاحات کو بھی ترک کریں اور یہ جو کسی کو سیکس (sex) کے متعلق conscions بنا لیتے ہیں .....

میڈم ڈپٹی چیئرمین : مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے - سب کہہ رہے ہیں- آپ بھی جیسے چاہے بلائیں - سبھی چیئرمین کہتے ہیں -

ڈاکٹر محمد ریحان : میں آپ کو مسٹر چیئرمین ہی کہوں گا - آپ ہمارے لئے مسٹر چیئرمین ہی ہیں - ہمیں اس سے کوئی تشفی نہیں ہے یہ کسی کا کیا sex ہے - آپ جس کرسی پر تشریف رکھ رہی ہیں ہم آپ کو چیئرمین ہی کہہ کر مخاطب کریں گے -

میڈم ڈپٹی چیئرمین : شکریہ ! میں نے تو پہلے کہا ہوا ہے کہ چیئرمین کہہ دیا کریں -

Dr. Muhammad Rehan: With humble submission, I seek leave of this honourable House to move an adjournment motion i.e., that serious allegations have been expressed in a statement published in the daily 'Jang', Rawalpindi, in its issue of 29th October, 1992, about the irregularities and violation of rules by the concerned officials/officers of WAPDA while awarding the contracts for the construction of Grid Stations. As such huge amounts of public money have been embezzled/misappropriated.

So, Mr. Chairman Sir, the matter is of recent occurrence. It is of high national importance and concerns the Federal Government. So, I request that the routine proceedings of the House be suspended and this issue be taken up for discussion.

میڈم ڈپٹی چیئرمین : جناب جام یوسف صاحب منسٹر واٹر اینڈ پاور-

Jam Muhammad Yousaf: I oppose it.

میڈم ڈپٹی چیئرمین : ڈاکٹر صاحب آپ اس پر تفصیل سے بات کر لیں -

انہوں نے اس کو اپوز کر دیا ہے۔

ڈاکٹر محمد ریحان : میں ایوان کا وقت ضائع نہیں کرنا چاہتا اگر منسٹر صاحب کچھ فرما دیں تو اس کی روشنی میں میں کچھ گزارش کروں گا ۔

جام محمد یوسف : جناب! اگر محترم سینیٹر صاحب اس کی details میں کچھ کہتے تو میں اس کو اور elaborate کر لیتا ۔ جہاں تک embezzlement کا تعلق ہے ۔ یہ جو پریس میں point out ہوئی تھی

various malpractice in WAPDA Grid Stations (construction)

میں ہوئی ہے ۔ وزیر اعظم نے ایک کمیٹی کی constitute to investigate the composition کمیٹی کے چند ممبران اس کی مزید investigation کر چکے ہیں ۔ اور وہ 15-11-92 تک investigation مکمل ہو چکی ہے ۔ اس میں contractors نے illegal طریقے سے دستخط کئے تھے کہ واپڈا گرڈ سٹیشن میں mal-practice ہوئی ہے ۔ ایسی کوئی بات نہیں ہے ۔ کوئی ایسی bid نہیں تھی ۔ صرف "سی" کلاس کا ایک contractor تھا جس کو انہوں نے bid میں اجازت نہیں دی تھی ۔ ایک آفیسر نذر تھا جو بلوں کے اندر delaying tactics کرتا تھا ۔ لیکن اس کی بھی ٹرانسفر ہوچکی تھی ۔ اصل حقیقت یہ ہے کہ راجہ جہانگیر خود ساختہ (self styled chairman) نے ایک ایسوسی ایشن بنائی ہوئی تھی ۔ اس میں سے کچھ آدمیوں نے ، جس میں راجہ علی شاہ ، عبدالجبار اور تاج محمد تھے ، کہا کہ یہ جو الزام لگایا گیا ہے اس کے اندر وہ شامل نہیں ہیں ۔

Raja Jahangir is not a base of fault because the PD, Rawalpindi did not yeild to do undue favour,

ان کے کچھ personal تنازعے تھے ۔ واپڈا کے پی او ایل کے لیجر میں کچھ پیٹرول کے matters ہوئے تھے ۔ لیکن بعد میں ان کو بھی سٹاپ کر دیا گیا تھا ۔ ایسی کوئی بات نہیں ہے کہ واپڈا گرڈ سٹیشن کے اندر کوئی مزید due project دیا ہو یا کوئی contract دیا ہو۔ لہٰذا میں محترم سینیٹر صاحب سے یہ کہوں گا کہ اگر واقعی mal practice جیسی کوئی چیز ہوئی ہے تو میں ان کی مدد سے ایک کمیٹی فارم کر دیتا ہوں۔

they should investigate personally and find out that whether the embezzlement has taken place or not.

میڈم ڈپٹی چیئرمین : یہ آپ نے خود ساختہ کمیٹی کی بات کی ہے اس کو ذرا

clear کر دیں -

جام محمد یوسف : یہ 28 کنٹریکٹرز تھے جنہوں نے یہ کہا کہ embezzlement ہوئی ہے - لیکن بعد میں پتہ چلا کہ ان میں سے کچھ کنٹریکٹرز تھے کہ جنہوں نے یہ کہا کہ ہم نے sign ہی نہیں کئے ہیں -

میڈم ڈپٹی چیئرمین : جناب اشتیاق اظہر صاحب ، وزیر صاحب کی وضاحت کے بعد آپ اس کو پریس کریں گے -

سید اشتیاق اظہر : ہم اس کو پریس نہیں کرتے بلکہ ہم اس کو ویلکم کہتے ہیں کہ انہوں نے جو دو رکنی کمیٹی بنانے کی تجویز پیش کی ہے - یہ بڑی اچھی تجویز ہے - ہم associate کرکے اس کی انکوائری کریں گے اور جیسا مناسب ہو وہ کرنے کو تیار ہیں - میں اس چیز کو ویلکم کہتا ہوں اور ہرگز اس کو پریس نہیں کرتا -

میڈم ڈپٹی چیئرمین : شکریہ ! جناب ڈاکٹر ریحان صاحب ، آپ اس کے بارے میں کیا کہنا چاہتے ہیں -

Dr. Muhammad Rehan: In the light of the detailed statement of the honourable Minister for Water and Power I am feeling satisfied and as such I don't press the motion. But at the same time I am supporting Mr. Ishtiaq Azhar that a committee as was proposed by the honourable Minister should be constituted in order to make an enquiry and I think it will help the department also. Thank you.

میڈم ڈپٹی چیئرمین : شکریہ not pressed تحریک التوا نمبر 16 سید اشتیاق اظہر صاحب -

III) RE: SCANDAL OF MAKING SPURIOUS CEMENT

سید اشتیاق اظہر : اخبار "نوائے وقت" راولپنڈی مورخہ 25 اکتوبر کی ایک اطلاع میں جعلی سیمنٹ تیار کرنے کے ایک سیکنڈل کا انکشاف کیا گیا - اور بتایا گیا ہے کہ جعلی سیمنٹ زیادہ تر سرکاری عمارتوں ، پلوں اور بندوں کی تعمیر میں استعمال کی جا رہی ہے اور پولیس چھاپے میں جو ایف 11 سیکٹر کی ایک زیر تعمیر کوٹھی پر کیا گیا تھا، اس سیکنڈل کے شواہد ملے ہیں - یہ ایک انتہائی سنگین نوعیت کا سیکنڈل ہے اور گزشتہ چند مہینوں کے درمیان منکشف ہونے والے درجنوں سیکنڈلوں میں سے ایک سنگین سکینڈل ہے ، پر بحث کے لئے ایوان کی کارروائی روک دی جائے اور اس تحریک پر بحث کرنے کا موقع فراہم کیا جائے -

میڈم ڈپٹی چیئرمین : اس کا کون جواب دے گا -

Jam Muhammad Yousaf: I oppose if it is mine.

میڈم ڈپٹی چیئرمین : جناب اشتیاق اظہر صاحب - آپ دوبارہ move کریں - اور منسٹر صاحبان ، آپ ذرا attentive رہیں - ایک تو مشکل سے آپ یہاں آتے ہیں اور اس کے بعد آپ attention بھی نہیں دیتے - یہ تو بڑی زیادتی ہے -

سید اشتیاق اظہر : یہ جو ابھی میں نے تحریک التوا پڑھی تھی یہ اصل میں اخبار "نوائے وقت" کی 25 اکتوبر کی اشاعت میں تھی - اصل خبر یہ ہے کہ 4 حصے مٹی ملا کر جعلی سیمنٹ تیار کرنے کا سیکنڈل نکلا ہے - اسلام آباد کے زیر تعمیر سیکٹروں میں وسیع پیمانے پر جعلسازی کا کام جاری ہے - جعلی سیمنٹ زیادہ تر سرکاری عمارتوں ، پلوں اور بندوں کی تعمیر میں استعمال کیا جا رہا ہے - پولیس نے ایف 11 کی زیر تعمیر کوٹھی میں چھاپہ مار کر بھاری مقدار میں تھیلے اور مٹی برآمد کی ہے - میں سمجھتا ہوں کہ اس سلسلہ میں ضروری کارروائی ہونا چاہیئے - اس سنگین دھاندلی کا اگر سدباب نہ کیا گیا تو میں سمجھتا ہوں کہ غریب شہریوں کی زندگیاں خطرے میں رہیں گی - اس طرح بنائے جانے والے سیمنٹ سے تیار ہونے والے پل کسی وقت بھی بیٹھ سکتے ہیں - یہ بہت ہی سنگین نوعیت کا ایک سیکنڈل ہے - اس کا قرار واقعی نوٹس لیا جانا چاہیئے اور اس پر مناسب کارروائی ہونا چاہیئے - یہ اہم نوعیت

کا عوامی مسئلہ ہے ۔

میڈم ڈپٹی چیئرمین : جناب وزیر برائے پارلیمانی امور ، اسے کون ڈیل کر رہا ہے ؟ شاید وزیر برائے پیداوار سے متعلق ہے ۔

چوہدری امیر حسین : ہاں ، وزیر پیداوار سے متعلق ہے لیکن معزز رکن کا مطالبہ ہے کہ اس کا نوٹس لیا جائے اگر معزز رکن اپنی تحریک کو پریس نہیں کرتے تو ہم اس کا نوٹس لیں گے ۔ میری معزز رکن سے گزارش ہے کہ وہ اپنی تحریک کو پریس نہ کریں اور بجائے اس کے کہ ہم اس کے فنی پہلوؤں پر غور کریں ۔ بہرحال ہم اس کا نوٹس ضرور لیں گے ۔

I will ask the Minister to take the notice.

سید اشتیاق اظہر : وزیر موصوف کی یقین دہانی کے پیش نظر میں اپنی تحریک کو پریس نہیں کرتا ۔

میڈم ڈپٹی چیئرمین : ناٹ پریسڈ جی تحریک 18 جناب اشتیاق اظہر صاحب ۔

سید اشتیاق اظہر : روزنامہ نوائے وقت راولپنڈی مورخہ 12 اکتوبر میں یہ اطلاع دی گئی ہے کہ پاکستان میں روپوش بھارتی باشندوں کو آئی ایس آئی کے حوالے کرنے کا فیصلہ کر لیا گیا ہے ....

میڈم ڈپٹی چیئرمین : یہاں پر یہ پیغام آیا ہے کہ اسے نیکسٹ ٹائم کے لئے ملتوی کر دیں کیونکہ متعلق وزیر موجود نہیں ہیں ۔

سید اشتیاق اظہر : بہتر ہے جناب والا!

COPY OF THE ADDRESS OF THE PRESIDENT - LAID.

Madam Deputy Chairman: Item No. 3, Ch. Amir Hussain.

Ch. Amir Hussain: I beg to lay before the Senate an authenticated copy of the Address of the President of Pakistan under Article 56(3) of the Constitution made before the two Houses of Majlis-e-Shoora (Parliament), assembled together on 22nd December, 1992 as required by Sub-rule (2) of Rule 29 of the Rules of Procedure and Conduct of Business in the Senate, 1988.

(pause)

چوہدری امیر حسین : میں یہ hand over کرتا ہوں -

Madam Deputy Chairman: Mr. Akhunzada Behrawar Saeed on a point of order.

Akhunzada Behrawar Saeed: May I request the honourable Minister for Parliamentary Affairs to move a motion for discussion on Babri Masjid in this House? This should be the foremost item on the agenda and we press on it for discussion.

Ch. Amir Hussain: I am grateful to the honourable Senator. یہ بہت ہی اہم معاملہ ہے - پورے ہال میں موجود سینیٹرز اور پوری قوم کا یہ مسئلہ ہے - ابھی وزیر خارجہ صاحب یہاں موجود تھے

we intend to move the motion

میں یہ چاہوں گا کہ اس اہم مسئلے پر جتنی جلدی بحث ہو جائے اس سے اہم مسئلہ ہمارے پاس اور کوئی نہیں ہے تو میں یہ عرض کرتا ہوں کہ آج ہی اس پر بحث ہو جائے - ہم تو پہلے ہی اس پر بحث کے لئے تیار ہیں - میں وزیرخارجہ کو بلا لیتا ہوں یہ انکا سبجیکٹ ہے

He will move the motion.

جس طرح انہوں نے فرمایا ہے ہم اس طرح کریں گے -

میڈم ڈپٹی چیئرمین : وہ کہہ رہے ہیں کہ میں ابھی بابری مسجد کے بارے میں موشن موو کرتا ہوں تو وزیر برائے امور خارجہ کو بلا کر آج ہی اس پر بحث شروع کروا دیتے ہیں -

جناب یحیی بختیار : آج پیش کر دیں - بحث کے لئے بہت ٹائم کی ضرورت ہے -

اخونزادہ بہرہ ور سعید : میری تو تحریک التوا بھی اسی پر ہے -

چوہدری امیر حسین : جناب جب آپ کہیں - آج کہیں - کل کہیں - پرسوں کہیں - ہم ویسے آج پیش کرنا چاہ رہے ہیں ، جس طرح آپ مناسب سمجھیں -

پروفیسر خورشید احمد : جی آرڈر آف دی ڈے سے نکال لیں -

چوہدری امیر حسین : جی وزیر خارجہ بھی آجاتے ہیں وہ آج پیش کریں گے -

اخونزادہ بہرہ ور سعید : یہ جو چوھدری صاحب نے کہا ہے میں ان کے نوٹس میں لاتا ہوں کہ

I will read the relevant portion for honourable Minister for Parliamentary Affairs;

> "to lay before the Senate an authenticated copy of the Address of the President of Pakistan under Article 56(3) of the Constitution made before the two Houses of Majlis-e-Shoora (Parliament)".

Two Houses means 'Parliament'.

Dr. Bisharat Elahi: Not two houses of Majles-e-Shoora.

Akhunzada Behrwar Saeed: Yes. It means before the Parliament. The words, "Two Houses", should be deleted.

Madam Deputy Chairman: Ch. Amir Hussain, Minister for Parliamentary Affairs.

چوہدری امیر حسین : جناب والا ! یہ اچھا ہے کہ وضاحت ہو جائے اور اگر غلطی ہوئی ہے تو میری بھی تصحیح ہو جائے گی ۔

Article 56, its clause (3) reads:

> "At the commencement of the first session after each general election to the National Assembly and at the commencement of the first session of each year, the President shall address both Houses assembled together and inform the Majlis-e-Shoora (Parliament) of the causes of its summons."

اس لئے یہ لکھا گیا ہے ۔

Madam Deputy Chairman: Dr. Bisharat Elahi on a point of order.

ڈاکٹر بشارت الٰہی : یہ جو پڑھ رہے ہیں یہاں لکھا ہوا ہے اس میں فرق ہے ۔

if he reads again, that makes sense. But this does not make sense. "Two Houses", of Majlis-e-Shoora, which are two Houses of Majlis-e-Shoora? The two Houses put together is a Majlis-e-Shoora.

Madam Deputy Chairman: Yes, Ch. Amir Hussain,

Minister for Parliamentary Affairs.

Ch. Amir Hussain: Basically it is , "two Houses assembled together".

ٹھیک ہو گیا - اور یہ جو یہاں موشن لکھی جاتی ہے یہ سیکرٹریٹ کی طرف سے لکھی جاتی ہے اگر وہ سمجھتے ہیں کہ یہ درست نہیں ہے ہم نے تو جو اس میں لکھا تھا (پڑھ دیا) مجلس شوریٰ کا لفظ بعد میں آیا ہے یہاں پہلے لکھ دیا گیا ہے - "مجلس شوریٰ - پارلیمنٹ " یہ بعد میں ہے اس میں پہلے لکھا گیا ہے، -"both Houses assembled together" بعد میں لکھا گیا ہے یعنی سنس تو میرے خیال سے وہی رہتی ہے لیکن اس کے باوجود

it is a technical matter which requires debate.

یعنی میں کوئی پوائنٹ آف پریشج نہیں بنا رہا یہ ویسے بھی سینٹ سیکرٹریٹ تیار کرتا ہے - اور

two Houses assembled together

میں جو ایڈریس ہے اس پہ بحث ہے -

میڈم ڈپٹی چیئرمین : شکریہ جناب ، اب آئیٹم نمبر 3 چوہدری امیر حسین صاحب -

ڈاکٹر بشارت الٰہی : اس میں آپ نے کیا فیصلہ کیا ہے -

چوہدری امیر حسین : جو ڈاکٹر بشارت صاحب کا فیصلہ ہے وہ فیصلہ ہے جی -

میڈم ڈپٹی چیئرمین : وہ "of" کاٹ دیا ہے جی -

اخونزادہ بہرہ ور سعید : جناب یہ "of " کی بات نہیں ہے -

ڈاکٹر بشارت الٰہی : ٹو ہاؤسز لکھنے کی ضرورت نہیں ہے -

چوہدری امیر حسین : ٹو ہاؤسز لکھنے کی ضرورت نہیں ہے -

Dr. Bisharat Elahi: Before the Majlis-e-Shoora?

Ch. Amir Hussain: Not before the Majlis-e-Shoora.

میڈم ڈپٹی چیئرمین : ڈاکٹر صاحب اس میں جو غلطی ہے اس کو بعد میں ٹھیک کر دیا جائے گا ۔

چوہدری امیر حسین : صرف ڈاکٹر صاحب کی تسلی کے لئے میں گزارش کر رہا ہوں "Two Houses assembled together" لکھنا ضروری ہے اور اس کی وضاحت میں پھر کروں گا ۔ بحث شروع ہو جائے گی ۔

ڈاکٹر بشارت الٰہی : ٹھیک ہے وہ لکھ دیں آپ پھر مجلس شوریٰ کاٹ دیں اور ٹو ہاؤسز ۔ آپ مجلس شوریٰ مت لکھیں اس کے ساتھ ۔

چوہدری امیر حسین : جناب میں پھر پڑھتا ہوں ، آرٹیکل 56 کی کلاز (1) پڑھ لیں ۔ غلطی نہیں ہوئی بالکل ٹھیک ہے صرف یہ کہ میں کسی بات پہ چاہتا ہوں کہ یہ ختم ہو جائے ۔

Then I read Article 56, Clause (1):

> "The President may address either House or both Houses assembled together and may for that purpose require the attendance of the members."

اس میں مجلس شوریٰ کا لفظ نہیں ہے correct

It is the discretion of the President. He may or may not address but in clause (3) we will see - "both Houses assembled together and inform the Majlis-e-Shoora (Parliament)", these words are written. And there is a spirit behind it.

جس پہ میرا خیال ہے کہ جب فاضل ممبر بحث کریں گے ہو سکتا ہے میرا ویو غلط ہو لیکن میں اس وقت سمجھتا ہوں کہ میرا خیال درست ہے - جب یہ بحث کریں گے تو اس میں یہ ساری چیزیں سامنے آ جائیں گی جب آخر میں ہماری طرف سے اس پر بحث ہو گی تو یہ مسئلہ حل ہو جائے گا - میں یا میرا کوئی ساتھی اس کو جب wind up کریں گے تو اس کی وضاحت کر دیں گے - اس وقت اس پر بات نہ کی جائے اس طرح زیادہ وقت لگ جائے گا - لہٰذا اسی وقت اس پر بحث کی جائے -

میڈم ڈپٹی چیئرمین : ڈاکٹر صاحب اب آپ اس پر کچھ بات کرنا-----

Dr. Bisharat Elahi: I want your ruling that this whole thing will be discussed later on.

میڈم ڈپٹی چیئرمین : جی اس کو بعد میں ڈسکس کر لیں گے -

Dr. Bisharat Elahi: Because I very strongly feel.....
کہ یہ ہاؤسز آف مجلس شوریٰ نہیں ہے -

میڈم ڈپٹی چیئرمین : ڈاکٹر صاحب ٹھیک ہے اس پر بعد میں بیٹھ کر بحث کر لیں گے -

ڈاکٹر بشارت الٰہی : ٹھیک ہے یہ مجلس شوریٰ کے ہاؤسز نہیں ہیں - بہرحال بعد میں اس کو دیکھ لیں گے -----

ORDINANCES-LAID

Madam Deputy Chairman: Item No. 3, Ch. Amir Hussain.

Ch. Amir Hussain: I beg to lay before the Senate the

following Ordinances, as required by clause (2) of Article 89 of the Constitution of the Islamic Republic of Pakistan :-

(1) The Criminal Law (Fifth Amendment) Ordinance, 1992 (XVII of 1992).

(2) The Criminal Law (Sixth Amendment) Ordinance, 1992 (XVIII of 1992).

(3) The Anti-Narcotics Task Force Ordinance, 1992 (XIX of 1992).

(4) The Pakistan Postal Services Corporation Ordinance, 1992 (XX of 1992).

(5) The Pakistan Environmental Protection (Amendment) Ordinance, 1992 (XXI of 1992).

(6) The Suppression of Terrorist Activities (Special Courts) (Amendment) Ordinance, 1992 (XXII of 1992).

Madam Deputy Chairman: The Ordinances stand laid.

پروفیسر خورشید احمد : جناب والا! اس سلسلے میں ، میں نے ایک ریزولیوشن موو کیا ہے -

میڈم ڈپٹی چیئرمین : یہ کونسا نمبر ہے -

پروفیسر خورشید احمد : اسی سلسلے میں ہے -

میڈم ڈپٹی چیئرمین : پروفیسر صاحب آپ کا ریزلیوشن تو میرے پاس ابھی آیا ہی نہیں ہے - ایجنڈے پر ہی نہیں ہے - یہ آپ نے کس وقت move کیا ہے -

پروفیسر خورشید احمد : یہ آپ کو ڈیڑھ دو بجے کے قریب ملا ہو گا -

میڈم ڈپٹی چیئرمین : ابھی یہ ایجنڈے پر بھی نہیں آیا اور میری نظر سے بھی نہیں گزرا -

پروفیسر خورشید احمد : میں آپ کی بات کر رہا ہوں - Disapproval of the Ordinance کی بنیاد پر یہ بات کر رہا ہوں اور رول 236 کے تحت میں نے یہ request کی تھی کہ چونکہ اس کے لئے تین دن کا نوٹس ہوتا ہے اس لئے اسے out of turn آج ہی ٹیک اپ کر لیا جائے -

میڈم ڈپٹی چیئرمین : پروفیسر صاحب آپ اسے کل پر کیوں نہیں رکھتے کیونکہ میں نے اسے نہ دیکھا ہے اور نہ ہی یہ میرے پاس آیا ہے -

پروفیسر خورشید احمد : میں آپ کو سنا دیتا ہوں پھر آپ اس پر جو فیصلہ کریں -

I beg to move the following resolution in the House under Article 132 of the Rules of Procedure and Conduct of Business.....

میڈم ڈپٹی چیئرمین : پروفیسر صاحب آپ کس رول کے تحت اس وقت اسے یہاں پیش کر رہے ہیں -

پروفیسر خورشید احمد : رول 236 کے تحت کر رہا ہوں -

The Orders of the Day for 22nd December, 1992, item No. 3 provides that the Minister for Parliamentary Affairs .....

میڈم ڈپٹی چیئرمین : لیکن پروفیسر صاحب میں نے تو ابھی اس کی اجازت ہی نہیں دی آپ کس طرح اسے پیش کر رہے ہیں -

پروفیسر خورشید احمد : جناب میں رول 236 کے تحت کر رہا ہوں اور آپ رول 236 کے تحت move کرنے کی اجازت بھی دے سکتی ہیں -

چوہدری امیر حسین : یہ ایجنڈے پر اس لئے نہیں آیا ، جیسا کہ فاضل رکن نے خود فرمایا ہے کہ اس کا آج نوٹس دیا گیا ہے اور اس کے لئے کم از کم تین دن کا نوٹس ضروری ہوتا ہے اور چونکہ دفتر نے اسے دیکھنا ہوتا ہے ، اس کی scrutiny کرنا ہوتی ہے اور میعاد گزرنے سے پہلے آرڈر آف دی ڈے پر کوئی بزنس لایا ہی نہیں جا سکتا - میں یہ گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ فاضل رکن کی یہ بات آ گئی ہے کہ یہ move کرنا چاہتے ہیں لیکن جب نوٹس کی میعاد پوری ہو گی تو تب ہی move کریں گے -

میڈم ڈپٹی چیئرمین : پروفیسر صاحب اس طرح ہم آپ کے ریزولیوشن کو proper طریقے سے دیکھیں گے -

پروفیسر خورشید احمد : میں نے تو اسے proper طریقے سے کیا ہے - میں آپ کو بتاتا ہوں کہ اس کا قاعدہ کیا ہے ، قاعدہ یہ ہے کہ جب ایک چیز آرڈر آف دی ڈے پر آ جاتی ہے تو معلوم ہوتا ہے کہ یہ آ رہی ہے - پھر اس کے بعد ممبر کا یہ حق ہوتا ہے کہ وہ ریزولیوشن کو move کرتا ہے اور وزیر صاحب یہ درست فرما رہے ہیں کہ ریزلیوشن کے لئے تین دن کا نوٹس درکار ہوتا ہے ------

میڈم ڈپٹی چیئرمین : یہ آرڈر آف دی ڈے پر بھی نہیں ہے -

پروفیسر خورشید احمد : آرڈر آف دی ڈے کے متعلق بھی میں عرض کروں گا کہ صدر کی تقریر کا بھی ذکر نہیں تھا لیکن آج تقریر ہوئی لہٰذا یہ سپلیمنٹری ایجنڈے میں شامل ہو جاتی ہے - میں نے جو move کیا ہے اس میں کہا ہے کہ تین دن کا نوٹس جائز ہے لیکن یہ مسئلہ ایسا ہے اور ہم یہ چاہتے ہیں کہ جس دن یہ ہاؤس میں lay ہو رہا ہو- اسی دن اس کو kill کر دیا جائے گا - اس لئے رول 236 کے تحت ہمیں یہ اجازت دی جائے اور تین دن کا نوٹس waive کر دیا جائے - اس لئے اس ریزولیوشن کو آج آنا چاہیئے- یہ

سپلیمنٹری ایجنڈا ہے -

میڈم ڈپٹی چیئرمین : پروفیسر صاحب میرے خیال میں اگر آپ بہتر سمجھیں تو ہم اسے کل لے آتے ہیں - میں خود بھی اسے دیکھنا چاہتی ہوں ------

پروفیسر خورشید احمد : میں اسے پڑھ دیتا ہوں پھر آپ اس پر فیصلہ کریں ، اگر آپ اجازت دیں ----

میڈم ڈپٹی چیئرمین : پروفیسر صاحب ایک منٹ آپ تشریف رکھیں - چوہدری امیر حسین صاحب -

چوہدری امیر حسین : میں نے پہلے بھی گزارش کی ہے کہ چونکہ ابھی تو یہ بھی فیصلہ ہونا ہے کیونکہ دو قسم کے ریزولیوشن ہوتے ہیں - ابھی یہ دیکھنا ہے کہ اس قسم کے ریزولیوشن کے لئے تین دن کا نوٹس ضروری ہے یا سات دن کا نوٹس ضروری ہے -

پروفیسر خورشید احمد : آپ اس سلسلے میں رولز دیکھ لیں -

میڈم ڈپٹی چیئرمین : میں آپ سے گزارش کرتی ہوں کہ آپ اسے کل تک رکھ لیں -

چوہدری امیر حسین : محترمہ یہ کل بھی نہیں ہو سکتا -

میڈم ڈپٹی چیئرمین : کل تو اجلاس بھی نہیں ہے -

چوہدری امیر حسین : کل ہو بھی نہیں سکتا -

میڈم ڈپٹی چیئرمین : پرسوں پھر اسے دیکھیں گے -

چوہدری امیر حسین : پرسوں بھی شاید نہ ہو سکے کیونکہ اس کی limitation کو دیکھنا پڑے گا ان کا موقف ہے بشمول عبداللہ شاہ کے کہ تین دن کے نوٹس کی ضرورت

ہے - میرا موقف ہے کہ سات دن کے نوٹس کی ضرورت ہے اور یہ دیکھنا پڑے گا اور یہ معاملہ تھریش آؤٹ کرنا پڑے گا اور یہ معاملہ اس لئے آج پیش نہیں ہو سکتا کہ یہ ریزولیوشن move کرنا چاہتے ہیں کہ یہ جو آرڈیننس نمبر xxii ہے اس کو disapprove کیا جائے جس کا آرٹیکل 89 کے تحت نوٹس دیا جا سکتا ہے - یہ وہ move کرنا چاہتے ہیں - یہ نوٹس بھی آج دیا گیا ہے اور آج آرڈرز آف دی ڈے پر آ بھی نہیں سکتا - اگر آج اسے move کرتے ہیں تو پھر دو تین پانچ rules suspension کے motion move کرنا پڑیں گے اور کوئی بھی موشن move کرنے کے لئے نوٹس دینا ضروری ہے - یہ بھی تصفیہ طلب ، وضاحت طلب اور بحث طلب معاملہ ہے ان کی بات ریکارڈ پر آ گئی ہے - میں نے سن لی اور ہمیں معلوم ہو گیا - انہوں نے سینٹ کو ایک نوٹس دیا ہے کہ آرڈیننس نمبر xxii کو disapprove کیا جائے ، ان کا نوٹس دفتر کو مل گیا ہے - میعاد گزرنے کے بعد ان کی جب باری آئے گی اس پر بحث بھی کی جائے گی - دونوں طرف سے موقف سنا بھی جائے گا فیصلہ سینٹ کے معزز اراکین نے کرنا ہے ، ان کے ریزولیوشن کو پاس کرتے ہیں یا نہیں کرتے - میرے خیال میں یہ بات تو آ گئی ہے جو کہ چیئرمین کے نوٹس میں آنی چاہیئے تھی -

میڈم ڈپٹی چیئرمین : فیصلہ قانون کے مطابق ہو گا- میں تو ہر ممبر کا نقطہ نظر سنتی ہوں -----

پروفیسر خورشید احمد : میں نے جو بات کی ہے وہ قاعدے اور قانون کے مطابق ہے - رولز واضح طور پر یہ کہتے ہیں کہ -----

میڈم ڈپٹی چیئرمین : میں خود بھی اسے دیکھنا چاہتی ہوں اگر آپ مجھے اس کے لئے وقت دے دیں - میری آپ سے گزارش ہو گی کہ آپ اسے آج move نہ کریں-

پروفیسر خورشید احمد : میں آپ کی request ماننے کے لئے تیار ہوں لیکن یہ بات ماننے کے لئے تیار نہیں ہوں کہ کوئی چیز قاعدے قانون کے خلاف ہوئی ہے - میں یہ بات بھی ماننے کے لئے تیار ہوں کہ بلاشبہ تین دن کا نوٹس ضروری ہے لیکن رول 236 کے تحت اسے waive کیا جا سکتا ہے - اور میں نے اسی لئے اپنے نوٹس کے اندر دونوں چیزیں کی ہیں ایک میں اس آرڈیننس کے revocation کی بات کر رہا ہوں اور دوسرا رول 236 کے تحت یہ گزارش کر رہا ہوں کہ اسے آؤٹ آف ٹرن ٹیک اپ کیا جائے -

میڈم ڈپٹی چیئرمین : میں آپ سے یہ گزارش کر رہی ہوں کہ میں نے ابھی اسے دیکھا نہیں ہے -

پروفیسر خورشید احمد : آپ اس کا مطالعہ کر لیں، میں آپ کا ضرور احترام کروں گا لیکن میں نے جو کام کیا ہے وہ قاعدے اور قانون کے مطابق کیا ہے -

میڈم ڈپٹی چیئرمین : میں اس کی بات نہیں کر رہی ہوں -

پروفیسر خورشید احمد : رول 236 کے تحت ٹائم کا کوئی نوٹس نہیں چاہیئے ہوتا- وہ اسی وقت بھی دیا جا سکتا ہے -

میڈم ڈپٹی چیئرمین : شکریہ -

چوہدری امیر حسین : رول 236 کے تحت بھی اگر موشن move کرنی ہے تو پھر بھی نوٹس ضروری ہے -

میڈم ڈپٹی چیئرمین : آئٹم نمبر 4 - اخونزادہ بہرہ ور سعید -

اخونزادہ بہرہ ور سعید : پوائنٹ آف آرڈر - وزیر خارجہ صاحب تشریف لائے ہیں، میں نے یہ گزارش کی تھی کہ وہ بابری مسجد پر موشن پیش کریں ، اس وقت سارا ہاؤس اس پر بات کرنے کے لئے تیار ہے -

میڈم ڈپٹی چیئرمین : وہ بنا رہے ہیں -

اخونزادہ بہرہ ور سعید : ساری قوم اس کی طرف دیکھ رہی ہے اور ہم خاموش بیٹھے ہیں -

میڈم ڈپٹی چیئرمین : وہ موشن بنا رہے ہیں - وزیر صاحب کو بلا لیا ہے ، وہ موشن بنوا رہے ہیں -

اخونزادہ بہرہ ور سعید : جناب موشن بنا رہے ہیں ، وہ اسے پیش کریں ۔

میڈم ڈپٹی چیئرمین : جناب صدیق خان کانجو ، وزیر خارجہ ۔

MOTION UNDER RULE 194

جناب محمد صدیق خان کانجو : شکریہ چیئرمین صاحب ۔ چیئرمین صاحب! میں رول 194 کے تحت موشن پیش کرنا چاہتا ہوں بسلسلہ افسوسناک واقعہ جو بابری مسجد کے سلسلے میں پیش آیا ہے ۔ میں آپ سے request کروں گا اور میں سمجھتا ہوں کہ پورے ہاؤس کی بھی یہ feeling ہے کہ اس کی اتنی اہمیت ہے کہ آپ جس وقت چاہیں ، ابھی چاہیں یا کل چاہیں یا جس وقت چاہیں اس کو زیر بحث لایا جائے ۔

میڈم ڈپٹی چیئرمین : وہ move تو کر دیں گے لیکن اس پر آپ کب بحث کرنا چاہیں گے ۔ جناب یحییٰ بختیار صاحب آن پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب یحییٰ بختیار : میری request ہے کہ یہ بڑا اہم مسئلہ ہے ۔ اس لئے انہوں نے جو move کیا ہے ، پرسوں سے یا کسی اور دن سے ، تین چار دن کے اندر بحث ہونی چاہیئے ۔

میڈم ڈپٹی چیئرمین : جناب محمد علی خان ہوتی صاحب ۔

جناب محمد علی خان ہوتی : Move کر دیں ۔ بحث کے لئے پھر آپ ٹائم دے دیں کیونکہ اس کے لئے انہوں نے تیاری کرنی ہو گی ۔

میڈم ڈپٹی چیئرمین : میں بھی یہی بہتر سمجھتی ہوں کہ move آج کر دیں اور اس کے لئے ٹائم فکس کردیں۔ جناب بوستان علی ہوتھی صاحب آن پوائنٹ آف آرڈر ۔

جناب بوستان علی ہوتھی : کم از کم فارن منسٹر صاحب موجود ہیں ۔move کرنے میں کیا حرج ہے ۔ آپ انہیں move تو کرنے دیں ۔ ڈسکشن بعد میں کر لیں گے ۔

میڈم ڈپٹی چیئرمین :Move وہ کر رہے ہیں - جناب صدیق کانجو صاحب -

Mr. Muhammad Siddique Khan Kanju: Madam Chairman, I move under Rule 194:

that this very sad incident of Babri Masjid may be considered and debated here in this House.

(the motion was carried)

Akhunzada Behrawar Saeed: I suggest Sir, that we should start discussion immediately.

میڈم ڈپٹی چیئرمین : بہرہ ور سعید صاحب لوگوں نے تیاری کرنی ہوتی ہے - تشریف رکھیں جی - آئٹم نمبر 4 مولانا عبدالستار خان نیازی صاحب -

چوہدری امیر حسین : یہ ٹائم کب فکس کریں گی آپ - یہ ٹائم فکس ہو جائے ناں تا کہ وزیر خارجہ کو پتہ ہو اور یہ موجود ہوں -

میڈم ڈپٹی چیئرمین : یہ پھر پرسوں رکھ لیتے ہیں - کل تو سٹنگ نہیں ہے - پرسوں کے لئے پھر رکھ لیتے ہیں -

چوہدری امیر حسین : ٹھیک ہے جی -

میڈم ڈپٹی چیئرمین : پرسوں پھر آپ موجود رہیں -

REPORT OF C.I.I. ON ISLAMIC ECONOMIC SYSTEM - LAID.

Maulana Abdus Sattar Khan Niazi: Report of the Council of Islamic Ideology on Islamic Economic System; the above

mentioned report was received in this Ministry on 29th October, 1992.

Madam Deputy Chairman: Maulana Sahib item No. 4.

Maulana Abdus Sattar Khan Niazi: I lay before the Senate a copy of the report of the Council of Islamic Ideology on Islamic Economic System, as required by clause (4) of Article 230 of the Constitution of the Islamic Republic of Pakistan, read with sub-rule(1) of the rule 139 of the Rules of Procedure and Conduct of Business in the Senate, 1988.

Madam Deputy Chairman: The report stands presented.

میڈم ڈپٹی چیئرمین : حافظ حسین احمد صاحب -

حافظ حسین احمد: محترمہ! میرے خیال میں اسلامی نظریاتی کونسل کی رپورٹس کے دفاتر کے دفاتر سینٹ میں پچھلے سال بھی اور اس سے پہلے قومی اسمبلی میں گھومتے رہے لیکن دفعہ 30 کے تحت لازمی ہے کہ اس پر بحث کی جائے اور پچھلی دفعہ ہم نے یہ بات کی ہے کہ شو پیس کی طرح ہر ہفتہ جاتا ہے اور آج تک اسلامی نظریاتی کونسل کی ایک رپورٹ پر بھی نہ بحث ہوئی ہے اور نہ اس کے مطابق قانون سازی کی گئی ہے - میں گزارش کرتا ہوں کہ ہم اس پورے نظریے کے ساتھ دھوکہ کر رہے ہیں - اسلامی نظریاتی کونسل کی رپورٹس کے لئے آپ مہربانی کریں کہ ان پر فوری طور پر بحث کے لئے وقت کا تعین کیا جائے - پچھلے سال بھی رپورٹس پیش ہوئیں اور اس ایوان میں چیئرمین صاحب نے وعدہ کیا ہے کہ اس کے لئے ہم وقت مختص کریں گے - ہم سمجھتے ہیں کہ یہ سب سے اہم مسئلہ ہے اسے زیر بحث لایا جائے -

چوہدری امیر حسین : محترمہ! یہ درست بات ہے - فاضل ممبر نے درست فرمایا ہے- بہت اہم معاملہ ہے - یہ آپس میں بیٹھ کر ٹائم فکس کر لیں - جو بھی ہمیں حکم کریں گے اس پر بحث شروع کرا دیں گے - یہ سارے کولیگ آپس میں بیٹھ کر ، چیمبر میں آپ فیصلہ کر لیں - جس تاریخ سے کہیں گے ، جس دن سے کہیں گے ، اس پر بحث شروع کریں گے -

جناب عالم علی لالیکا : میڈم چیئرمین صاحبہ! نہ صرف حافظ حسین احمد صاحب نے فرمایا ہے بلکہ مجھے یاد پڑتا ہے کہ جناب صدر پاکستان نے اپنے مجلس شوریٰ کے خطاب 1991ء میں اس بات پر خصوصی زور دیا تھا کہ اسلامی نظریاتی کونسل کی رپورٹیں سٹوروں میں ڈمپ ہو جاتی ہیں اور یہ مقام افسوس ہے کہ اگر ہم نے ان کی رپورٹوں پر بحث نہیں کرنی ، عمل کرنا تو کجا ، اگر بحث کے قابل بھی نہیں سمجھتے تو پھر اسلامی نظریاتی کونسل کو چھوڑ دیں - پھر سیکولر ازم کیوں نہ اختیار کر لیں - پھر مسلمان ہونے کا دعویٰ ترک کر دیں - جناب محترمہ! یہ صدر پاکستان نے اپنی تقریر میں 1991ء میں فرمایا تھا ------

میڈم ڈپٹی چیئرمین : شکریہ جناب - جناب پروفیسر خورشید احمد صاحب -

پروفیسر خورشید احمد: میں یہ بات کہنا چاہتا ہوں کہ سینٹ میں اس وقت کوئی 23 یا 24 رپورٹیں موجود ہیں اور ہم نے بار بار اس مسئلے کو اٹھایا ہے لیکن ابھی تک اس پر باقاعدہ ڈسکشن کے لئے وقت مقرر نہیں کیا گیا - اس کے علاوہ سینٹ نے اپنے پچھلے سیشن میں میری صدارت میں ایک کمیٹی بنائی تھی اور اس نے اپنی رپورٹیں یہاں پیش کی ہیں- ان پر بھی ڈسکشن نہیں ہوئی ہے - اس کے علاوہ آپ کو یاد ہو گا کہ کم از کم نیشنل اسمبلی نے اپنا سال بھر کا شیڈول طے کر لیا لیکن بدقسمتی سے آج تک سینٹ کے لئے وہ شیڈول طے نہیں کیا گیا ہے - میں سمجھتا ہوں کہ گورنمنٹ اس معاملے میں اپنے رویے کو بدلے - وقت دے - سینٹ کی میٹنگ میں طے کرے پہلے سے کہ پورے سال میں اس کے 5 سیشن ہوں گے یا 6 سیشن ہوں گے - فلاں فلاں وقت میں ہوں گے اور پھر یہ سلسلہ ختم کیا جائے کہ تین دن سیشن ہو اور 3 دن چھٹی - آج آپ سیشن کر رہے ہیں کل کو چھٹی - یہ سلسلہ ختم کیجئے - 5 دن مسلسل وقت دیجئے قوم نے آپ پر اعتماد کیا تو اس کا حق ادا کیجئے - اس لئے یہ بہت ضروری ہے کہ ان معاملات کو آپ طے کریں -

میڈم ڈپٹی چیئرمین : شکریہ! میر عبدالجبار صاحب- پوائنٹ آف آرڈر-

میر عبدالجبار : شکریہ! یہ جو کچھ حافظ صاحب نے ارشاد فرمایا ، اس سے قبل پروفیسر صاحب نے بھی یہی فرمایا - اس سے اتفاق کرتے ہوئے ہم سب کی رائے بھی یہی ہے کہ اس پر بہت جلد اور ہمہ گیر قسم کی بحث ہونی چاہیئے تا کہ اسلامی نظریاتی کونسل کی رپورٹیں عوام تک پہنچ سکیں -

میڈم ڈپٹی چیئرمین : شکریہ ! جناب پیر عباس شاہ صاحب آن پوائنٹ آف آرڈر -

سید عباس شاہ : میڈم چیئرمین! میں اس سینٹ کے ریکارڈ پر تین سال سے متواتر ، جب سے ہمارے چیئرمین غلام اسحاق خان صاحب گئے ہیں ، یہی درخواست کرتا رہا ہوں اور ان بنیادوں پر جو کمیٹی ، پروفیسرخورشید احمد صاحب کی اس بارے میں تشکیل ہوئی تھی وہ بھی میری request پر - لیکن میں یہ ذمہ داری اب وزارت مذہبی امور پر ڈالتا ہوں کہ وہ اسے سنجیدگی سے لے اور اس چیز کو آگے بڑھائے- میں نے پہلے بھی اپنی تقریر میں جو شریعت بل پر کی تھی ، یہ پوائنٹ آؤٹ کیا کہ جن لوگوں نے اس وعدے پر ووٹ لیا ہے کہ وہ اسلام کے لئے کام کریں گے ، اس بل کے لئے بھی انہوں نے بائیکاٹ کیا ، ہم درخواست کریں گے کہ اسلامی نظریاتی کونسل کی رپورٹوں کے متعلق صرف باتیں کرنے کی ضرورت نہیں ہے بلکہ اس پر بحث کرنا ضروری ہے اور اس پر کام کرنا ضروری ہے -

میڈم ڈپٹی چیئرمین : اب پھر بحث کے لئے اس پر ٹائم فکس کر لیتے ہیں - چوہدری امیر حسین صاحب - حافظ حسین احمد صاحب آن پوائنٹ آف آرڈر -

حافظ حسین احمد : میں نے کہا کہ ہمیں یہ یقین دہانی کرائیں کہ اس سیشن کے دوران ہی اسلامی نظریاتی کونسل کی رپورٹس پر بحث ہو گی -

میڈم ڈپٹی چیئرمین : شکریہ - مولانا عبدالستار نیازی صاحب اور پارلیمانی افئیرز کے منسٹر بیٹھے ہوئے ہیں - تو پھر آپ سب لوگ مل بیٹھ کر فیصلہ کر لیں - اس سیشن کے دوران وہ ایشورنس مانگتے ہیں -

چوہدری امیر حسین : چیمبر میں آپ انہیں بلا لیں ، سب فاضل ممبران جو ہیڈز ہیں پارلیمانی پارٹیوں کے ، پہلے بھی فیصلے کرتے ہیں - تو وہاں جو یہ کہیں گے اس کی

تعمیل کی جائے گی -

میڈم ڈپٹی چیئرمین : شکریہ جناب - آئٹم نمبر 5 - جناب سرتاج عزیز صاحب -

PAPERS RE: FOREIGN EXCHANGE BEARER CERTIFICATE RULES -- LAID

Mr. Sartaj Aziz: Madam Chairperson, I beg to lay before the Senate a copy each of the Notifications dated 3-10-1991 and 6-10-1992 to amend the U.S. Dollare Bearer Certificates Rules, 1991, and the Foreign Exchange Bearer Certificates Rules, 1985, respectively, as required by section 28(3) of the Public Debt Act, 1944 (XVIII of 1944).

Madam Deputy Chairman: Notification laid. Now Item No. 5. Prof. Khurshid Sahib on point of order.

پروفیسر خورشید احمد : میرے علم کی حد تک یہ پہلا موقع ہے کہ یہ Public Debt Act, 1944 کے تقاضوں کو پورا کرتے ہوئے کوئی چیز ایوان میں لائی جا رہی ہے - کیا محترم وزیر خزانہ بتا سکیں گے کہ آیا یہ حقیقت ہے کہ اس سے پہلے جب بیئرر سرٹیفکیٹ رولز بنائے گئے وہ بھی یہاں نہیں لائے گئے اور اگر ایسا ہے تو پھر یہ وائلیشن ہوا ہے - اسے کس طریقے سے آپ ریکٹیفائی کریں گے -

میڈم ڈپٹی چیئرمین : جناب سرتاج عزیز صاحب کیا آپ اس بارے میں وضاحت کریں گے -

جناب سرتاج عزیز : میرے پاس اطلاع نہیں ہے کہ یہ پہلے ہوا ہے یا نہیں ہوا ہے - لیکن جب ہم نے منسٹری آف لاء اینڈ جسٹس سے پوچھا تو انہوں نے advise کیا کہ اسے lay کرنا چاہیئے - اس لئے ہم نے lay کیا لیکن میں verify کروں گا کہ پہلے کئے گئے تھے یا نہیں -

پروفیسر خورشید احمد : اس کو چیک کر لیں اگر ماضی میں نہیں ہوا تو اس کو دیکھ لیتے ہیں -

میڈم ڈپٹی چیئرمین : آپ وزیر خزانہ صاحب سے خود مل لیں اور ان کو بتائیں کہ کون سی وائلیشین ہوئی ہے ، تو پھر اس پر بات کر لیں - شکریہ!

میاں عالم علی لالیکا : پوائنٹ آف آرڈر -

میڈم ڈپٹی چیئرمین : میاں عالم علی لالیکا صاحب -

میاں عالم علی لالیکا : محترمہ! میں نہ تو معیشت کا ماہر ہوں اور نہ ہی مجھے پارلیمنٹ کا تجربہ ہے - البتہ میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ آیا یہ کوئی زرعی ٹیکس سے متعلقہ بات ہے - کیا یہ کوئی زرعی ٹیکس لگ رہا ہے ، یہ کیا ہے - کیا وزیر صاحب اس کی وضاحت فرمائیں گے -

(قہقہے)

میڈم ڈپٹی چیئرمین : شکریہ - آئٹم نمبر 6 ، جناب محمد اعظم خان ہوتی -

NATIONAL HIGHWAY COUNCIL

Mr. Muhammad Azam Khan Hoti: Madam Chairperson, before I beg to move the motion I would like to made a submission that although there is clear provision in the National Highway Act that an honourable Senator and honourable Member of the National Assembly should be inducted into the National Highway Council. And there is an amendment also from the Senate which is still before the House for approval. But there is some sort of confusion here. Madam Chairperson, I dare not challenge the rulings of the Chair or the

decision of the Chair but I would only request that if some time can be given in order to give us some time that we can discuss this issue in order to have consensus from the House. Because it is the privilege of the House either to appoint a member or any committee which is elected by the House who nominate honourable Senator to the National Highway Council but there is some sort of confusions. I would request if time is given and this is deferred meanwhile.

Madam Deputy Chairman: Mr. Behrawar Saeed Sahib on a point of order.

Akhunzada Behrawar Saeed: What is the confusion at all. Let the House be taken into confidence.

Mr. Muhammad Azam Khan Hoti: We have a letter from the House that the Chair has nominated Senator Syed Abbas Shah as a Member of the National Highway Council. Whereas the National Highway Act is very clear that the honourable Senator and honourable Member of the National Assembly should be inducted into the National Highway Council keeping in view the representation of all the four provinces. Now the present situation is that the Prime Minister himself who is Chairman of the National Highway Council and Mr. Hamid Nasir Chattha who is Minister for Planning as a Member of the Highway Council represent Punjab. Mr. Sartaj Aziz, the honourable Finance Minister and myself who are members of the National Highway Council represent the Frontier Province and Mr. Faseih Iqbal represents Baluchistan and Mr. Jam Mashooq Ali the honourable Minister represents Sindh. Now, if this ruling of the Chair is accepted and if I move this motion then Baluchistan will be left without any representation. The Chair has nominated.....

(مداخلت)

میڈم ڈپٹی چیئرمین : تو پھر اسے ڈیفر کرتے ہیں -

Mr. Muhammad Azam Khan Hoti: I would request, if I am given some time in order to get consensus of the House.....

میڈم ڈپٹی چیئرمین : آئٹم نمبر 7 ، سید فخر امام صاحب -

چوہدری امیر حسین : محترمہ ، اس میں بھی یہی درخواست ہے کہ اس کو ملتوی کر دیا جائے کیونکہ سید فخر امام کے بھائی کا انتقال ہو گیا ہے اور وہ اس سلسلے میں ملتان گئے ہوئے ہیں

He has asked me to request the Chair to defer this matter.

میڈم ڈپٹی چیئرمین : میر عبدالجبار صاحب ، پوائنٹ آف آرڈر -

میر عبدالجبار : میں محترم وزیر صاحب کی خدمت میں گزارش کروں گا کہ جو ارشادات ابھی فرمائے ہیں ان سے کوئی انکار نہیں کر سکتا مگر میں اتنی گزارش ضرور کروں گا کہ آپ کی نیشنل ہائی وے کا دو تہائی حصہ بلوچستان سے گزر رہا ہے ، 2/3 حصہ بلوچستان سے گزرتا ہے جب کہ آپ نے ہماری نمائندگی اس میں بالکل صفر کے برابر رکھی ہوئی ہے اور اس کے مقابلے میں فرنٹیئر سے جہاں سے مختصر حصہ گزرتا ہے ، وہاں سے آپ نے نمائندگی بہت زیادہ رکھی ہوئی ہے - مہربانی کر کے اس کو دیکھیئے گا اور ہماری جو صحیح نمائندگی ہے ، اس ہائی وے کی لمبائی کو دیکھ کر جو بلوچستان سے گزرتی ہے ، کے مطابق دیں -

میڈم ڈپٹی چیئرمین : جناب محمد اعظم خان ہوتی صاحب -

جناب محمد اعظم خان ہوتی : میں محترم سینیٹر سے اتفاق کرتا ہوں لیکن عرض کرتا ہوں کہ فرنٹیئر سے جو اس وقت ممبران ہیں وہ Ex-officio ممبران ہیں تو اسی لئے گزارش کر رہا ہوں ، وقت مانگ رہا ہوں کہ اگر سینیٹر فصیح اقبال کو بھی ہٹا دیا جائے

تو پھر بلوچستان سے اس میں کوئی نمائندگی نہیں رہے گی تو اس لئے میں وقت مانگ رہا تھا کہ اس میں کوئی consensus ہو جائے -

میڈم ڈپٹی چیئرمین : شکریہ - ٹھیک ہے - آئٹم نمبر 8 ، جناب انور سیف اللہ صاحب -

Mr. Anwar Saifullah Khan: Thank you Madam Chairperson. I beg to introduce a bill to seek permission of the House to introduce a bill to amend the Pakistan Environmental Protection Ordinance, 1983. The Pakistan Environmental Protection Amendment Bill, 1992.

Madam Deputy Chairman: Stand referred to concerned Committee. Next is item No. 9.

ابھی آپ ہاؤس کو چلانا چاہیں گے -

چوہدری امیر حسین : ممبران سے پوچھ لیں جی -

آوازیں (ایڈجرن) کر دیں

میڈم ڈپٹی چیئرمین : کیا آپ ابھی ہاؤس کو چلانا چاہتے ہیں یا نہیں -

چوہدری امیر حسین : ٹھیک ہے ممبران کہتے ہیں تو ہاؤس ایڈجرن کر دیں -

Madam Deputy Chairman: The House is adjourned to meet again on December 24, at 10:00 a.m.

[The House adjourned to meet again at ten of the clock in the morning on Thursday, 24th December, 1992].

CPPI—328 (96) Senate—14-3-96—180.